سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

(جمعتہ المبارک 9، سوموار 12، منگل 13-اکتوبر 2020)

(یوم الجمع 21، یوم الاثنین 24، یوم الثلاثہ 25-صفر المظفر، 1442ھ)

سترہویں اسمبلی : پچیسواں اجلاس

جلد 25 : شمارہ جات : 1 تا 3

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

پچیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،9۔اکتوبر2020

جلد 25 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1
2۔	ایجنڈا	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	5
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	13
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	14
6۔	چیئر مینوں کا پینل	15

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
7-	معزز ممبر اسمبلی جناب علی عباس کی والدہ ماجدہ اور سابق معزز ممبر اسمبلی محترمہ رخسانہ کوکب کی وفات پر دعائے مغفرت ----------	15
	سوالات (محکمہ زراعت)	
8-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	16
9-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	46
	تحاریک استحقاق	
10-	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ----------	91
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
11-	پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر عام بحث ----------	92
	سوموار، 12-اکتوبر 2020	
	جلد 25 : شمارہ 2	
12-	ایجنڈا ----------	115
13-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	117
14-	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	118
	سوالات (محکمہ مواصلات و تعمیرات)	
15-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	119
16-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	154
17-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	190

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	توجہ دلاؤ نوٹس	
18۔	پنجاب ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں چار افراد کا قتل (---جاری) -----------	200
19۔	سیالکوٹ موٹروے تھانہ گجرپورہ، لاہور کی حدود میں ڈاکوؤں کی خاتون سے زیادتی اور لوٹ مار -----------	201
20۔	تھانہ رائیونڈ سٹی کی حدود میں چوری اور خاتون کی عصمت دری -----------	202
	تحاریک التوائے کار	
21۔	لاہور میں باسٹھ خواتین سے زیادتی -----------	204
22۔	جی او آر-III میں ایس ڈی او کی سرپرستی میں ڈکیت گینگ و قبضہ مافیا کی وارداتیں -----------	205
	سرکاری کارروائی	
	آرڈیننسز (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	
23۔	آرڈیننس (ترمیم) (تدارک وکنٹرول) وبائی امراض پنجاب 20-----------	208
24۔	آرڈیننس (ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز پنجاب 2020 -----------	208
	مسودات قانون (جو ایوان میں پیش ہوئے)	
25۔	مسودہ قانون (ترمیم) پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی، پنجاب 2020--------	209
26۔	مسودہ قانون (ترمیم) سٹامپ 2020 -----------	209
	بحث	
27۔	پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر عام بحث (---جاری) -----------	210

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	منگل،13-اکتوبر2020	
	جلد 25 : شمارہ 3	
28-	ایجنڈا ------------	231
29-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	235
30-	نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ------------	236
	تعزیت	
31-	کراچی میں شہید ہونے والے معتبر عالم دین مولانا عادل خان کے لئے دعائے مغفرت ------------	237
	سوالات(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن)	
32-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	238
33-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	245
34-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	278
	پوائنٹ آف آرڈر	
35-	تھانہ شاہدرہ لاہور میں درج بغاوت کے مقدمہ کے حوالے سے وزیر قانون سے وضاحت کا مطالبہ ------------	280
	تحاریک استحقاق	
36-	دربار بی بی پاکدامن لاہور پر انتظامیہ کا معزز ممبران اسمبلی سے توہین آمیز روّیہ ---------	285
	تحاریک التوائے کار	
37-	حلقہ پی پی-185 بصیر پور تحصیل دیپالپور میں پانی کی عدم دستیابی اور ناقص سیوریج سسٹم ------------	286
38-	ساہیوال پوسٹ آفس میں سیکرٹری اطلاعات پی ٹی آئی کا خاتون آفیسر پر تشدد-------	288

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں(مفاد عامہ سے متعلق)	
39-	چوبرجی چوک تا ایل او ایس نالہ تک ملتان روڈ پر یوٹرن بنانے کا مطالبہ--------	290
40-	حلقہ پی پی-104 کے چکوک کو راجباہ کلیانوالہ بورالہ ڈویژن فیصل آباد سے پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کا مطالبہ -----------	291
41-	جان بچانے والی ادویات کی قیمتوں میں بے پناہ اضافے کو واپس لینے کا مطالبہ -----------	292
42-	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ -----------	303
43-	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(64)/2020/2369. Dated: 2nd October, 2020. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Parvez Elahi, *Speaker,*** Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Friday, 9th October, 2020 at 03.00 pm** in the Assembly Chambers, Lahore.

Dated: Lahore, the
30th September, 2020

PARVEZ ELAHI
SPEAKER "

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 9-اکتوبر 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

1۔ پرائس کنٹرول پر عام بحث

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

2۔ امن وامان پر عام بحث

ایک وزیر امن وامان پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے	پی پی۔296
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	جناب عبدالعلیم خان	:	سینئر وزیر/وزیر خوراک
2۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
3۔	جناب محمد بشارت راجہ	:	وزیر قانون وپارلیمانی امور، سماجی بہبود و بیت المال
4۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

6

5۔ جناب فیاض الحسن چوہان : وزیر اطلاعات / کالونیز

6۔ جناب یاسر ہمایوں : وزیر ہائر ایجوکیشن

پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*

7۔ جناب عمار یاسر : وزیر کانکنی و معدنیات

8۔ جناب محمد اخلاق : وزیر خصوصی تعلیم

9۔ جناب محمد رضوان : وزیر تحفظ ماحول

10۔ سید سعید الحسن : وزیر اوقاف و مذہبی امور

11۔ جناب عنصر مجید خان نیازی : وزیر محنت و انسانی وسائل

12۔ جناب محمد سبطین خان : وزیر جنگلات

13۔ جناب محمد اجمل : وزیر چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم

14۔ چودھری ظہیر الدین : وزیر پبلک پراسیکیوشن

15۔ جناب ممتاز احمد : وزیر آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول

16۔ محترمہ آشفہ ریاض : وزیر ترقی خواتین

17۔ جناب محمد تیمور خان : وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت

18۔ مہر محمد اسلم : وزیر امداد باہمی

19۔ میاں خالد محمود : وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ

20۔ میاں محمد اسلم اقبال : وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

21۔ جناب مراد راس : وزیر سکولز ایجوکیشن

22۔ میاں محمود الرشید : وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

7

23۔	جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
24۔	سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
25۔	سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک / جنگلی حیات وماہی پروری
26۔	ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
27۔	سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر زراعت
28۔	جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
29۔	جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
30۔	جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
31۔	جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوۃ و عشر
32۔	مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
33۔	جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
34۔	سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
35۔	محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
36۔	جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2۔	چودھری محمد عدنان	:	مال
3۔	جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
4۔	ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5۔	راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6۔	جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7۔	میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8۔	چودھری لیاقت علی	:	صعنت، تجارت و سرمایہ کاری
9۔	جناب ساجد احمد خان	:	سکولز ایجوکشن
10۔	جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
11۔	چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول
12۔	جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
13۔	جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
14۔	جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف و مذہبی امور
15۔	جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
16۔	جناب شکیل شاہد	:	محنت
17۔	جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
18۔	جناب شہباز احمد	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ

10

19۔ جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی وترقیات
20۔ جناب نذیر احمد چوہان	:	بیت المال
21۔ جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22۔ جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23۔ سید عباس علی شاہ	:	قانون وپارلیمانی امور
24۔ جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات وثقافت
25۔ میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26۔ جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27۔ رائے ظہور احمد	:	خوراک
28۔ سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ وپروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29۔ جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی ومعدنیات
30۔ جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ وعُشر
31۔ جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
32۔ جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
33۔ جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
34۔ جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
35۔ جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات وتعمیرات
36۔ جناب محمد طاہر	:	زراعت
37۔ سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
38۔ جناب مہندر پال سنگھ	:	انسانی حقوق

11

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب محمد خان بھٹی

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پچیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،9-اکتوبر2020

(یوم الجمع،21-صفر المظفر1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 5بج کر20منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا
فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى
تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ
وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿٩﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٠﴾

سُورَۃُ الحُجرات آیات 9تا10

اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو۔ پھر اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع لائے۔ پس جب وہ رجوع لائے تو دونوں میں عدل کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف کے ساتھ کام لو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے(9) مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحمت کی جائے(10)

وَمَا علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ہے میرا چارہ گر مدینے میں
منزل و راہبر مدینے میں
کتنی صدیوں پہ ہو گئے ہیں محیط
میرے شام وسحر مدینے میں
تو نے کچھ بھی تو دیکھنے نہ دیا
اے میری چشم تر مدینے میں
کتنی صبحیں ظہور کرتا ہے
جاگنا رات بھر مدینے میں
یاد فرمایئے میرے مولا ﷺ
مجھ کو بار دگر مدینے میں
ہے میرا چارہ گر مدینے میں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی-258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی-29
3. سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے پی پی-296
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو-331

شکریہ

تعزیت

معزز ممبر اسمبلی جناب علی عباس کی والدہ ماجدہ
اور سابق معزز ممبر اسمبلی محترمہ رخسانہ کوکب کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: جناب علی عباس ایم پی اے کی والدہ محترمہ وفات پا گئی ہیں تو ان کی مغفرت کے لئے دعا کی جائے۔

محترمہ زیب النسا: جناب سپیکر! سابق ایم پی اے محترمہ رخسانہ کوکب کا بھی انتقال ہو گیا ہے تو ان کی مغفرت کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، مرحومین کی مغفرت کے لئے دعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب علی عباس، ایم پی اے کی والدہ محترمہ
اور سابق ایم پی اے محترمہ رخسانہ کوکب کی مغفرت کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ زراعت سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جواب دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال کا نمبر 2677 ہے لیکن اس سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! میرا خیال ہے کہ آپ کے تین سوالات تھے جو pending ہوئے تھے لیکن ان کے جواب ابھی تک موصول نہیں ہوئے۔ منسٹر صاحب! پہلا ہی سوال نمبر 2677 ہے جو کافی دیر سے pending چلا آرہا ہے اور اب بھی ہمارے پاس یہی لکھا ہوا آیا ہے کہ اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! مجھے چارج سنبھالے ہوئے ابھی تیسرا ہفتہ ہے اور مجھے کل ہی پتا چلا ہے کہ محکمہ نے ان سوالوں کے جواب نہیں دیئے تو میں نے محکمے کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ فوری طور پر ان سوالوں کے جواب جمع کروائیں۔

جناب سپیکر! میں نے حال ہی میں چارج سنبھالا ہے تو میں آپ کو تسلی کراتا ہوں کہ ان سوالوں کے جلدی جواب جمع کرا دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ان سوالوں کو پھر pending کرلیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! جی، سوالوں کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، ابھی تک ان سوالوں کے جواب نہیں آئے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میرے تین سوال نمبر2677، 2678اور 2682 ہیں۔ یہ سوال تقریباً پچھلے ایک سال اور کچھ مہینے سے pending چلے آرہے ہیں۔ بار بار سپیکر سیکرٹریٹ کی طرف سے محکمہ کو لیٹر جاری کیا گیا۔ سیکرٹری ایگریکلچر کو بار بار یاد کروایا گیا لیکن اس کے باوجود ان تینوں سوالوں کے جواب آج تک نہیں مل سکے۔ اب سونے پر سہاگہ یہ ہوا ہے کہ ابھی میں ہاؤس کے اندر آیا ہوں تو مجھے پتا چلا ہے کہ جن صاحب کے متعلق یہ سوال ہے وہ ڈاکٹر اقرار صاحب سابق وائس چانسلر ہیں انہوں نے ایگریکلچر یونیورسٹی میں پہلے پانچ سال میں اپنا tenure مکمل کیا۔ اس کے بعد انہوں نے پھر پانچ سال اپنا tenure مکمل کیا اور ابھی پھر اس کو چار یا پانچ سال کے لئے تعینات کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے اور میں نے سوالوں میں بھی یہی پوچھا تھا کہ 247 انکوائریاں، رٹیں اور applications ڈاکٹر اقرار صاحب کے خلاف چلتی ہیں لیکن کیا وجہ ہے اور کیا ڈاکٹر اقرار صاحب اس ہاؤس سے زیادہ تگڑے ہوگئے ہیں کہ ان کے متعلق کچھ پوچھا جائے گا تو ہاؤس کو بتایا نہیں جائے گا۔

جناب سپیکر! میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کیونکہ سابقہ منسٹر صاحب نے میرے ساتھ بیٹھ کر اس پر بات بھی کی تھی اور وزیر قانون یہاں پر موجود ہیں انہوں نے ensure کیا تھا کہ منسٹر صاحب اگلے سیشن کے اندر ان سوالوں کا جواب دیں گے اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی بھی کریں گے تو وزیر قانون بھی یہاں پر تشریف فرما ہیں لیکن ابھی تک ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہوئی ہے اور اُلٹا مجھے یہاں پر آکر آج یہ پتا چلا ہے کہ ان کو دوبارہ تعینات کیا جا رہا ہے۔ ابھی ایک ہفتہ پہلے انٹی کرپشن پنجاب میں ایف آئی آر درج ہوئی ہے اور مجھے یہ سمجھ نہیں آتی ہے کہ کیوں یہ ایسا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ اس میں ہوا یوں ہے کہ یہ کیس سپریم کورٹ گیا تھا، پہلے ہائی کورٹ میں ہوا اور یہ اس کے خلاف ہوا تو پھر گورنمنٹ سپریم کورٹ میں چلی گئی۔ سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کا فیصلہ بحال کیا ہے اور latest position یہ ہے کہ ابھی یہ کیس ہائی کورٹ میں

بھی چل رہا ہے اور سپریم کورٹ میں review petition بھی چل رہی ہے تو جب تک اس کا فیصلہ نہیں ہو جاتا تو میرا خیال ہے، وزیر قانون! ویسے بھی جب تک اس کا فیصلہ وہاں نہیں ہو گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: تو meanwhile ویسے منسٹر صاحب! اب آپ نے چارج لے لیا ہے تو اس کو بھی ذرا sort out کرا دیں۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ تمام معاملات میرے سے پہلے کے ہیں اور میں نے کل دیکھا ہے ویسے سپریم کورٹ اور جو ہائی کورٹ کے فیصلے ہیں وہ آپ کے نوٹس میں ہیں تو کورٹ کے حوالے سے مجبوری تو اپنی جگہ پر ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: اب ان سوالوں کو pending کر لیتے ہیں کیونکہ کورٹ کا فیصلہ آ لینے دیں تو اس میں پھر پتا چل جائے گا کہ کیا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ نیب نے بھی اس کو take up کیا ہوا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں اس میں صرف ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس matter کو اور جو میں نے سوال پوچھے ہیں ان سوالوں کو کسی کورٹ نے take up نہیں کیا اگر ہوئی ہے تو وہ صرف وائس چانسلر صاحب کی تعیناتی take up ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہو گی کہ جب next session ہو گا تو مہربانی کر کے جو بھی جوابات ہیں جس نے بھی یہاں پر یہ illegal چیزیں کی ہیں چاہے وہ ہماری حکومت میں ہوئی ہیں چاہے وہ کسی کی بھی حکومت میں ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ دیکھ لیں ناں۔ منسٹر صاحب! meanwhile آپ نے بھی محکمہ کا چارج لے لیا ہے تو اب آپ ذرا اس کو sort out کر لیں اور اگلے اجلاس تک اس کو لے آئیں۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! اگلے اجلاس تک ان سوالوں کے جواب جمع کرا دیں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز کے تینوں سوال نمبر2677، 2678اور2682 کوpending کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور کا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! On her behalf.

جناب سپیکر: جی، on her behalf نہیں، ان کو خود آنا چاہئے۔ اگلا سوال نمبر3258 محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر3133 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیکرٹری زراعت پنجاب کے آفس میں
اسامیوں کی تعداد اوران کے کیڈر سے متعلقہ تفصیلات

*3133: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیکرٹری زراعت سول سیکرٹریٹ کے دفتر میں منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں؟

(ب) کتنی اسامیاں پر ہیں ان اسامیوں پر تعینات گریڈ17 اوراوپر کے ملازمین کی تعداد مع نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) گریڈ17 اوراوپر کے ملازمین کس کس سروس سے تعلق رکھتے ہیں؟

(د) کتنے ملازمین پی سی ایس سروس، کتنے ملازمین سی ایس ایس سروس کے ہیں کتنے ملازمین محکمہ زراعت کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھتے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان ملازمین کے ماہانہ اخراجات بتائے گی؟

(و) کیا حکومت ان ملازمین کے پٹرول اور ڈیزل کے اخراجات بتائے گی؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) سیکرٹری زراعت سول سیکرٹریٹ کے دفتر میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 148 ہے۔

(ب) 101 اسامیاں پُر ہیں۔ گریڈ 17 اور اوپر کی اسامیوں پر تعینات 33 ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گریڈ 17 اور اوپر کے ملازمین سی ایس ایس، پی ایم ایس، پی ایم ایس (ایکس پی سی ایس)، پی ایم ایس، (ایکس پی ایس ایس)، محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی، قانون و پارلیمانی امور اور زراعت کے سروس کیڈرز سے تعلق رکھتے ہیں۔

(د)

نمبر شمار	سروس کیڈر	تعداد ملازمین
1۔	سی ایس ایس	03
2۔	پی ایم ایس، پی ایم ایس (ایکس پی سی ایس)، پی ایم ایس (ایکس پی ایس ایس)	11
3۔	محکمہ زراعت	08

(ہ) حکومت سیکرٹری زراعت کے دفتر میں کام کرنے والے ملازمین پر تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں -/1,18,67,453 روپے ماہانہ خرچ کرتی ہے۔

(و) پٹرول اور ڈیزل کے اخراجات -/3,70,230 روپے ماہانہ ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ جو مجھے تفصیل دی گئی ہے۔ میں نے جز (الف) کے اندر پوچھا تھا کہ سیکرٹری زراعت سول سیکرٹریٹ کے دفتر میں منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں جس کی تفصیل جو مجھے دی گئی ہے وہ سی ایس ایس کیڈر کی تین بتائی گئیں، پی ایم ایس کی گیارہ بتائی گئی ہیں اور ایگریکلچر کی آٹھ بتائی گئی ہیں تو میں منسٹر صاحب سے یہ ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو 11 نمبر پر ڈپٹی سیکرٹری نعیم خالد ہیں یہ کب سے ایگریکلچر سیکرٹریٹ میں تعینات ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ ان کا parent department ہے چونکہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کا ایک کوٹا ہوتا ہے جو سیکرٹریٹ میں ان کے ملازمین ہوتے ہیں تو اس کوٹے کی بنیاد پر وہ یہاں پر تعینات ہیں اور کوئی پچھلے ہفتہ دس دن ہوئے ہیں تو ان کو سیکرٹری Regulation کا چارج دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: صرف اتنا جواب کہ ان کو وہاں پر لگے ہوئے کتنا ٹائم ہوا ہے؟ ان کو دس دن ہوئے ہیں۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ موصوف دس دن سے سیکرٹری Regularization تعینات ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، دس دن ہوئے ہیں؟

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! جی ہاں، دس بارہ دن ہوئے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ وہی ڈپٹی سیکرٹری جناب نعیم خالد ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی وجہ سے جو مسائل ہیں وہ پیدا ہوتے ہیں۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: جی، Please order in the House.

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ عرصہ کوئی 25 سے 30 سال سے ایگریکلچر سیکرٹریٹ میں تعینات ہیں۔ میں نے منسٹر صاحب سے صرف یہ پوچھا ہے کہ ان کی جو عرصہ تعیناتی ہے، ابھی دیکھیں کہ جب میں نے زیرو آر نوٹس جمع کروایا تو یہ ڈپٹی سیکرٹری پلاننگ تھے اور وہاں سے ہٹا کر ان کو اب ڈپٹی سیکرٹری ٹیکنیکل لگا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ کیا ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے پاس کوئی ایسا ڈپٹی سیکرٹری نہیں ہے؟ یہ بندہ 22 اور 25 سال سے یہاں پر بیٹھا ہوا ہے اور جس کی وجہ سے ادارے کی performance میں بھی فرق آتا ہے، ان کے خلاف مختلف قسم کی انکوائریز چل رہی ہیں اور ان کے خلاف مختلف application بھی آتی ہیں لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ ادارہ اور سیکرٹری ایگلر یکلچر ان کو کیوں defend کرتے ہیں؟

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):جناب سپیکر!میرے پاس تاریخ موجود ہے کہ 28-09-2017 کو ایس اینڈ جی اے ڈی نے ان کے آرڈر بطور ڈپٹی سیکرٹری پلاننگ کئے تھے اور ان کو پچھلے ہفتے وہاں سے ہٹا کر ڈپٹی سیکرٹری ٹیکنیکل لگایا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں!ٹھیک ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز:جناب سپیکر!یہ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ یہ ڈپٹی سیکرٹری اتنے powerful ہیں کہ 25اور30 سال سے یہ اسی سیکرٹریٹ میں تعینات ہوتے آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں!یہ تو ان کا administrative matter ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز:جناب سپیکر!جبکہ میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ basically ایک سیکشن آفیسر گریڈ کے ہیں اور یہ فیصل آباد ایوب ریسرچ کے اندر تعینات تھے۔

جناب سپیکر: دیکھیں!یہ جو بھی ہے یہ ان کا administrative مسئلہ ہے۔یہ تو کہیں بھی لگ سکتے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز:جناب سپیکر!میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جب ایک بندے پر بار بار سوالات اٹھائے جا رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔یہ اسی کی تو خرابی ہوئی ہے،یہ ساری یونیورسٹی کی خرابی ہے یہ جو ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں کیس چل رہا ہے تو اسی وجہ سے چل رہا ہے۔منسٹر صاحب! آپ خود overall ان کو دیکھیں کیونکہ جو یونیورسٹی کا اصل کام ہے وہ تو ہو ہی نہیں رہا۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):جناب سپیکر!مجھے نہایت افسوس ہے کہ یہ یونیورسٹی جو میری alma mater ہے میں وہاں پڑھا ہوں مجھے یونیورسٹی کے حالات دیکھ کر بڑا افسوس ہوتا ہے جو اس کے حالات ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں ابھی تو آپ نے اس منسٹری کا charge لیا ہے آپ اس معاملے کو sort out کریں۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! کوشش کریں گے میری اوّلین کوشش ہو گی کہ اس یونیورسٹی کو جو اس کی پرانی۔۔۔

جناب سپیکر: ایک زمانہ تھا یہاں بڑے ریسرچ کے کام ہوتے تھے اس یونیورسٹی میں نئے نئے بیج بھی develop ہوتے تھے۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ پاکستان کی واحد یونیورسٹی تھی جس کا Asia کی top hundred universities میں شمار ہوتا تھا ہم کوشش کریں گے اس یونیورسٹی کی جو سابقہ ساکھ تھی وہ بحال ہو جائے اور باقی جو معزز ممبر تعیناتی کی بات کر رہے ہیں یہ رولز میں ہے کہ 20 فیصد کوٹا۔۔۔

جناب سپیکر: وہ آپ کی بات ٹھیک جو بھی ہے لیکن یونیورسٹی کو itself ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ میری اوّلین خواہش ہو گی میں انشاءاللہ پوری توجہ دوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز آپ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 3134 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ زراعت کے دفتر میں ایڈیشنل سیکرٹری اور ڈپٹی سیکرٹری کی اسامیوں کی تعداد نیز ڈیپوٹیشن پر تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*3134: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول سیکرٹریٹ محکمہ زراعت کے دفتر میں ایڈیشنل سیکرٹری اورڈپٹی سیکرٹری کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں؟

(ب) ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، عرصہ تعیناتی اوران کا تعلق کس سروس سے ہے؟

(ج) کتنے ملازمین ڈیپوٹیشن پر ان اسامیوں پر کام کررہے ہیں،ڈیپوٹیشن پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈاور عرصہ تعیناتی بتائیں نیزان کی تعلیم اور تجربہ بتائیں؟

(د) کیا حکومت عرصہ دراز سے تعینات ملازمین کو واپس ان کےparentڈیپارٹمنٹ میں بھجوانے کاارادہ رکھتی ہےتوکب تک؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ایک ڈپٹی سیکرٹری عرصہ دس سال سے اس محکمہ میں ڈیپوٹیشن پرکام کر رہاہے اس کی وجوہات کیا ہیں،اس کو اتنے عرصہ سے ڈیپوٹیشن پر تعینات کرنے کی خاص وجوہات، تعلیم اور دیگر عوامل بتائیں؟

وزیرزراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) سول سیکرٹریٹ محکمہ زراعت کے دفتر میں ایڈیشنل سیکرٹری کی تین اور ڈپٹی سیکرٹری کی سات اسامیاں منظور شدہ ہیں۔

(ب) ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، عرصہ تعیناتی اور سروس کیڈر کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈیپوٹیشن پر کوئی ملازم تعینات نہ ہے۔

(د) ڈیپوٹیشن پر کوئی ملازم تعینات نہ ہے۔

(ہ) ڈیپوٹیشن پر کوئی ملازم تعینات نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر !اس سوال کے جز(الف)میں پوچھا تھا کہ سول سیکرٹریٹ محکمہ زراعت کے دفتر میں ایڈیشنل سیکرٹری اورڈپٹی سیکرٹری کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں؟اس سوال کے جواب میں جو تفصیل دی گئی ہے اُس تفصیل میں نمبر9پر2017-04-28جو ان

کے پچھلے سوال میں بھی منسٹر صاحب بتا چکے ہیں کہ یہ نعیم خالد کو یہاں پر تعینات کیا گیا لیکن یہ 28-04-2017 کو تو اس سیٹ پر تعینات کیا گیا لیکن جیسے ابھی جو بات میں ہاؤس کو بھی اور چیئر کو بھی سمجھانا چاہ رہا ہوں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کتنی دیر سے ایگریکلچر سیکرٹریٹ میں یہ نعیم خالد موجود ہیں اور اس کو یہاں پر تعینات کرنے کی کون کون سی خصوصیات ہیں، ان کا یہاں پر بطور ایس او ڈپٹی سیکرٹری تعیناتی کا عرصہ کتنا ہے؟ میں یہ منسٹر صاحب سے پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں اور اب بھی پوچھنا چاہتا ہوں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! معزز ممبر ایک بندے کے بارے میں دریافت کئے جا رہے ہیں تو میں اس کے لئے گزارش کرتا ہوں کہ اس کی افادیت کیا ہے یہ تو محکمہ نے فیصلہ کرنا ہے اور یہ محکمہ نے دیکھنا ہے کہ اس کی suitability کس پوسٹ پر ہے اور کہاں پر کس کو پوسٹ کیا جائے تو اس کے حساب سے باقی جو ان کا concern ہے اُس کے بارے میں معاملے کو میں دیکھ بھی لوں گا اور معزز ممبر اس کے لئے اگر میرے ساتھ کوئی میٹنگ کرنا چاہیں تو بھی میں حاضر ہوں اُس کے بارے میں کچھ issues ہیں تو وہ discuss کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! اگر اس بارے میں آپ کے ذہن میں کچھ تجاویز ہوں تو وہ آپ منسٹر صاحب کو بتا دیں تاکہ اس معاملے کو ویسے ہی ٹھیک کیا جائے آپ اس حوالے سے help کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہ رہا ہوں ہاؤس کو بھی اور خصوصی طور پر چیئر کو بھی کہ جو منسٹر صاحب بار بار مجھ سے کہہ رہے ہیں ہاؤس کے اندر بیان دے رہے ہیں کہ ایک ہی بندے کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے تحت پنجاب کے اندر تین یونیورسٹیاں چلتی ہیں اور تینوں یونیورسٹیوں کے جو وائس چانسلر ہیں وہ اس بندے کے عزیز ہیں کیونکہ سمریاں اس بندے کے through سیکرٹری ایگریکلچر کو move ہوتی ہیں اور اس کے علاوہ میں یہ پوچھنا چاہوں گا چلیں تعیناتی جیسے بھی ہوتی ٹھیک ہے وہ رولز کے تحت جواب آئے گا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں یہ ڈپٹی سیکرٹری کتنے پراجیکٹس کے coordinator رہے ہیں، کون کون سے شعبہ میں یہ پراجیکٹس سے بطور پراجیکٹ مینجر کتنی رقم وصول کر رہے ہیں یہ میرا ضمنی سوال ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ تو fresh question ہے اس کے بارے میں نیا سوال دیں گے تو میں اُس کا جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے یہ fresh question دے دیں۔ اب اگلا سوال لے لیتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 3919 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں موجود ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہیں آپ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 3919 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بیمار زدہ فصلوں کے بارے میں کسانوں کے لئے آگاہی مہم اور بیماریوں کے تدارک سے متعلقہ تفصیلات

*3919: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گندم، چاول، کپاس، گنا ان فصلوں میں آئے روز بیماریوں میں اضافہ ہو رہا ہے جبکہ ہمارے کسان تعلیم یافتہ نہ ہونے کی وجہ سے ان بیماریوں سے نا واقف ہیں؟

(ب) کیا حکومت پنجاب کسانوں کی راہنمائی کے لئے ان اہم فصلوں کی بیماریوں کے لئے مشورہ اور مالی امداد کا بندوبست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) کیا حکومت کوئی ایسی سکیم شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو گاؤں میں جا کر کسانوں کو اچھے مشورے دے ماہرین کو بھرتی کرنے اور کسانوں کو اچھی فصل کی پیداوار کی راہنمائی کے لئے ماہرین کا بندوبست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ چاول کی فصل میں سال 2018 میں بیماریوں کا حملہ 14 فیصد تھا جو سال 2019 میں 10.4 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔ اسی طرح کماد کی فصل میں سال 2018 میں 5.6 فیصد حملہ دیکھا گیا جو سال 2019 میں بتدریج کم ہو کر 5.2 فیصد ہو گیا۔ اگر کپاس کی فصل پر نظر دوڑائی جائے تو سال 2018 بیماریوں کا حملہ 11.39 فیصد تھا جو 2019 میں کم ہو کر 8.39 فیصد ہو گیا تاہم کپاس کی فصل پر سنڈیوں اور رس چوسنے والے کیڑوں کے حملوں میں شدت آئی ہے۔ 2018 میں یہ 35.08 فیصد تھی جو 2019 میں بڑھ کر 39 فیصد ہو گئی اس لئے درج بالا حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہنا درست نہ ہو گا کہ فصلوں کی بیماریوں میں آئے روز اضافہ ہو رہا ہے بلکہ محکمہ زراعت کا عملہ گاؤں اور تحصیل کی سطح پر بیمار زدہ فصلوں کے بارے میں کسانوں کے لئے آگاہی مہم اور بیماریوں کے تدارک سے متعلق مکمل طور پر فعال کردار ادا کر رہا ہے۔

(ب) محکمہ زراعت کا فیلڈ سٹاف پہلے ہی گاؤں کی سطح پر جا کر کاشتکاروں کو کیڑوں اور بیماریوں سے متعلق معلومات اور مشاورت فراہم کر رہا ہے۔

(ج) جہاں تک گاؤں میں جا کر کسانوں کو اچھے مشورے دینے کا تعلق ہے تو محکمہ زراعت کا ٹیکنیکل فیلڈ سٹاف گاؤں گاؤں جا کر فصلات کی مکمل پیداواری ٹیکنالوجی کے بارے میں کسانوں کو تربیت دیتا ہے اور اس کے علاوہ موقع پر جا کر فصل کا معائنہ بھی کرتا ہے اور کسانوں کو کھاد کے مناسب استعمال، بیماریوں اور کیڑوں کے تدارک سے متعلق معلومات فراہم کرتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ فصلوں میں آئے روز بیماریوں میں اضافہ ہو رہا ہے تو پہلے جواب میں انہوں نے کہہ دیا کہ یہ درست نہ ہے جبکہ یہ خود ہی اپنی بات کے اندر یہ مان رہے ہیں کہ کپاس کی فصل میں سنڈیوں اور رس چوسنے والے کیڑوں کے حملوں میں شدت آئی ہے۔ 2018 میں یہ 35.08 فیصد تھی جو 2019

میں بڑھ کر 39 فیصد ہو گئی۔ ایک طرف تو محکمہ کہتا ہے کہ بالکل میں نے غلط بات کہی ہے فصلوں کے اوپر کوئی کسی قسم کی بیماری کا اضافہ نہیں ہو رہا اور دوسری طرف یہ بتا بھی رہے ہیں کہ اتنے فیصد کا اضافہ ہو گیا پہلے تو اس بات کو بتا دیں کہ ان دونوں میں سے درست بات کون سی ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! وہ بیماری بعد میں آئی ہو گی۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! پاکستان کے اندر بیماری تو ہر وقت موجود ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ محترمہ نے جو بات کی ہے انہوں نے ایک فصل کی بیماری کے بڑھنے کا تو ذکر کر دیا ہے جو چار فصلوں میں بیماری کم ہوئی ہے اُس کا ذکر انہوں نے نہیں کیا انہیں چاہئے کہ یہ اس کا بھی ذکر ساتھ کر دیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! اگر معزز منسٹر صاحب! یہ سارا جواب پڑھ کر ہی سنا دیں تا کہ اس ہاؤس کو بھی پتا چلے کہ کتنی بیماریوں میں اضافہ نہیں ہوا دوسرا۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! وہ جواب کے شروع میں ہی انہوں نے کہا ہے کہ یہ درست نہ ہے تو نیچے آرہا ہے کہ یہ درست ثابت ہو رہا ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! اگر محترمہ کی خواہش ہے تو میں اس جواب کو پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اصل میں اس جواب میں پہلے نہ کر کے پھر خود ہی اتنی بیماریاں بتا رہے ہیں کہ یہ بیماریاں تو ہیں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں جواب پڑھ دیتا ہوں چاول کی فصل میں سال 2018 میں بیماریوں کا حملہ 14 فیصد تھا جو سال 2019 میں کم ہو کر 10.4 فیصد تک رہ گیا۔

جناب سپیکر: مطلب یہ ہے کہ بیماری تو ہے لیکن اُس میں کمی آئی ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! اسی طرح کماد کی فصل میں سال 2018 میں 5.6 فیصد حملہ دیکھا گیا جو سال 2019 میں بتدریج کم ہو کر 5.2 فیصد ہو گیا۔

جناب سپیکر: وزیر زراعت سید حسین جہانیاں گردیزی! پھر آپ یہ کہیں کہ بیماری تو ہے لیکن پہلے سے کم ہوئی ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! بہت سی فصلوں میں جو major crops ہیں اُن میں 19-2018 کے درمیان بیماریوں میں کمی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اب آپ کا کوئی اور سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! آپ بڑے حوصلے کے ساتھ منسٹر کو بھی بچا لیتے ہیں اور ممبر کو بھی راضی کر لیتے ہیں۔ اس سوال کے جز (ج) کے اندر انہوں نے کہا جہاں تک گاؤں میں جا کر کسانوں کو اچھے مشورے دینے کا تعلق ہے تو محکمہ زراعت کا ٹیکنیکل فیلڈ سٹاف گاؤں گاؤں جا کر فصلات کی مکمل پیداواری ٹیکنالوجی کے بارے میں کسانوں کو تربیت دیتا ہے۔ روزانہ ایک نئی ریسرچ ہو رہی ہے تو محکمہ زراعت بتائے کہ ٹیکنیکل فیلڈ سٹاف کو روزانہ کن بنیادوں پر اُس نئی ریسرچ سے آگاہی دی جاتی ہے تاکہ وہ آگے جا کر کسانوں کو اس سے مستفید کر سکیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! آپ بھی جانتے ہیں کیونکہ آپ کا بھی زراعت سے تعلق رہا ہے۔ ایک Extension Wing ہے اور دوسری Research Wing ہے تو Research Wing جو بھی دریافت کرتا ہے اس دریافت کو Extension Wing کسانوں تک پہنچاتا ہے آپ اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ Extension Wing کی کوریج ہر یونین کونسل کی سطح پر موجود ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پورے پنجاب میں آپ کے ٹیکنکل فیلڈ سٹاف کی تعداد کتنی ہے کیونکہ جیسا کہ منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ وہ سٹاف پورے پنجاب میں گاؤں گاؤں جاتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں نے یہ پوچھا ہے کہ آپ کا ریسرچ ونگ کن بنیادوں پر آپ کے ٹیکنیکل سٹاف کو ٹریننگ دیتا ہے کہ وہ اس طرح پورے پنجاب میں گاؤں گاؤں جا کر کسانوں کو نئی نئی researches سے آگاہ کر رہے ہیں اور ان کو facilitate بھی کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! ہر تحصیل سطح پر ایگریکلچر آفیسرز موجود ہیں اور تمام یونین کونسلز کی سطح پر ہمارے field assistants موجود ہیں اور ان کا آپس میں رابطہ رہتا ہے اور جو بھی نئی researches ہوتی ہیں وہ کسانوں تک پہنچاتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا سوال ابھی بھی وہی ہے کہ آپ ایک طرف کہہ رہے ہیں کہ ٹیکنکل فیلڈ سٹاف کو گاؤں گاؤں بھیجا جاتا ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ آپ اپنے سٹاف کو نئی نئی researches پر کتنی ٹریننگ دے رہے ہیں جو کہ آگے جا کر وہ کسانوں کو facilitate کرتے ہیں، میں تیسری مرتبہ اپنا سوال دہرا رہی ہوں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! Extension Wing میں جتنا بھی سٹاف ہے ان کا ریسرچ ونگ کے ساتھ تعلق رہتا ہے اور دوسرا ہمارے extension staff کے گاہے بگاہے refresher courses اور ٹریننگ پروگرام بھی چلتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! چلیں ان کا خیال ہے کہ یہ programme more effective ہونے چاہئیں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ تو پچھلے دس پندرہ سال سے ہی effective نہیں ہیں لیکن اب انشاءاللہ effective ہو جائیں گے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ معزز منسٹر صاحب کو ایک ہی بات کر رہی ہوں اور میں interaction کی بات نہیں کر رہی۔ Interaction تو منسٹر صاحب کا بھی ہاؤس کے ساتھ بہت زبردست ہے کہ وہ اس طرح کا جواب دے کر مطمئن کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ آپ ان کو کیا technical support provide کر رہے ہیں، کیا آپ ان کو workshops میں ٹریننگ دے رہے ہیں، میں اب چوتھی مرتبہ یہی سوال دھرا رہی ہوں؟

جناب سپیکر: محترمہ! نہیں، نہیں اس طرح کی بات نہ کریں کیونکہ یہ تو انہوں نے بتادیا ہے کہ ہم اس حوالے سے ٹریننگ کورسز بھی کروا رہے ہیں۔ Extension Wing کا یہی کام ہوتا ہے کہ وہ کسانوں تک یہ انفارمیشن پہنچائے کہ یہ نئی ریسرچ آئی ہے اور یہ نیا بیج ہے اس کو آپ نے اس طرح استعمال کرنا ہے اس حوالے سے workshops بھی موجود ہوتی ہیں یہ کام تو وہ کر رہے ہیں وہ یہی تو کہہ رہے تھے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی)**:** جناب سپیکر! جی، ہمارے اس حوالے سے ٹریننگ کورسز بھی ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا۔ اب اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے ایک اور ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کے تین ضمنی سوال مکمل ہو چکے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 4040 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال میں مٹی اور پانی کے تجزیہ
کی لیبارٹری، ملازمین کی تعداد اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***4040: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال میں مٹی اور پانی کے تجزیہ کی کتنی لیبارٹیاں ہیں ان میں کتنے ملازمین کس کس عہدہ پر کام کر رہے ہیں ان ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) اس لیبارٹری کے دفتر کہاں کہاں پر ہیں اور کتنے رقبہ پر ہیں؟

(ج) اس لیبارٹری کے کتنے ملازمین باقاعدہ متعلقہ فیلڈ کا تجربہ اور تعلیم رکھتے ہیں؟

(د) اس لیبارٹری کا سال 19-2018 اور 20-2019 کا بجٹ مدوار بتائیں نیز اس لیبارٹری سے کسانوں کو کیا کیا سہولیات فراہمی کی جاتی ہیں؟

(ہ) اس لیبارٹری میں کتنے رہائشی کوارٹر ہیں ان رہائشی کوارٹر کی الاٹمنٹ کون کرتا ہے، گریڈ 11 سے اوپر کتنے ملازمین ان کوارٹروں میں رہائش پذیر ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت کے تحت ایک تجزیہ گاہ برائے مٹی و پانی ساہیوال میں کام کر رہی ہے اور اس لیبارٹری میں سات ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ
1۔	محمد جمیل	اسسٹنٹ ایگریکلچرل کیمسٹ (SF)	18
2۔	نسیم اختر	ایگریکلچرل آفیسر (لیب)	17
3۔	محمد حیات خاں	ایگریکلچرل آفیسر (لیب)	17
4۔	فرخ علی	سینئر کلرک	14
5۔	عاشق علی	ڈرائیور	07
6۔	محمد حنیف	لیبارٹری اٹنڈنٹ	05
7۔	جاوید انوار	نائب قاصد	01

(ب) ساہیوال میں مٹی اور پانی کی ضلعی سطح پر ایک ہی لیبارٹری ہے جو کہ پاکپتن روڈ، ساہیوال پر واقع ہے اور اس کا رقبہ 18 کنال ہے۔

(ج)

نمبر شمار	نام	عہدہ	تعلیم	تجربہ
1۔	محمد جمیل	اسسٹنٹ ایگریکلچرل کیمسٹ (SF)	ایم ایس سی (آنرز)، سوشل سائنس	29 سال
2۔	نسیم اختر	ایگریکلچرل آفیسر (لیب)	ایم ایس سی (آنرز)، سوشل سائنس	8 سال
3۔	محمد عمر حیات خاں	ایگریکلچرل آفیسر (لیب)	ایم ایس سی (آنرز)، سوشل سائنس	4 سال

(د) لیبارٹری ہذا کے بجٹ کی مدوار تفصیل درج ذیل ہے:

سال	سیلری بجٹ	نان سیلری بجٹ	کل بجٹ
2018-19	6330562/- روپے	152692/- روپے	7852254/- روپے
2019-20	4950000/- روپے	1214600/- روپے	6164600/- روپے

اس لیبارٹری میں مٹی اور پانی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ مٹی اور پانی کی تجزیہ رپورٹ کے مطابق زمینداروں کو ضروری سفارشات دی جاتی ہیں۔

(ہ) اس لیبارٹری میں کل چار رہائشی کوارٹرز ہیں جن کی الاٹمنٹ اتھارٹی کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	گریڈ	تعداد	ٹائپ	الاٹمنٹ اتھارٹی ڈیوولیوشن سے پہلے	الاٹمنٹ اتھارٹی ڈیوولیوشن کے بعد
1-	1تا4	2	Class-IV (sft 400)	اسسٹنٹ ایگریکلچرل کیمسٹ (SF)، ساہیوال	2001 کے بعد ڈی سی او، ساہیوال جبکہ 2009 کے بعد کمشنر، ساہیوال
2-	5تا11	1	D-Type (sft 606)	ایضاً	ایضاً
3-	16تا17	1	C-Type (sft 1500)	ایضاً	ایضاً

مذکورہ لیبارٹری میں گریڈ 11 سے اوپر کے ملازمین کے لئے صرف ایک رہائشی کوارٹر ہے جس کے الاٹی کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام	عہدہ	گریڈ
محمد ارشاد موہل	ڈائریکٹر آن فارم واٹر مینجمنٹ، ساہیوال	بی ایس-19

چونکہ یہ رہائش ڈسٹرکٹ پول میں شامل ہے اس لئے اس کی الاٹمنٹ کا اختیار کمشنر ساہیوال کے پاس ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ ساہیوال میں مٹی اور پانی کے تجزیہ کی کتنی لیبارٹریاں ہیں ان میں کتنے ملازمین کس کس عہدہ پر کام کر رہے ہیں، ان ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بتایا ہے کہ ساہیوال میں مٹی اور پانی کی ایک ہی تجزیہ گاہ ہے۔

جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق چونکہ ساہیوال ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے پاکپتن اور اوکاڑہ کے لئے یہی ایک تجزیہ گاہ ہے جو کہ زمینداروں کے لئے نمونہ جات ٹیسٹ کرتی ہے لہٰذا ہمارے ضلع میں ایک ہی تجزیہ گاہ ہے جو کہ زمینداروں اور کسانوں کی جو قیمتی زمینیں ہیں ان میں

پانی اور مٹی کا ٹیسٹ کرتی ہے تو اس تجزیہ گاہ میں صرف تین ملازمین ہیں جیسا کہ یہ بتا رہے ہیں کہ دو ایگریکلچرل آفیسر لیب، ایک اسسٹنٹ ایگریکلچرل کیمسٹ اور باقی دو تین ڈرائیورز یا کلرک ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ساہیوال جو کہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے اور زمینداروں اور کسانوں کا شہر ہے۔ ساہیوال کی عوام کا انحصار کھیتی باڑی اور زراعت پر ہے تو کیا وہاں پر صرف ایک ہی تجزیہ گاہ کافی ہے اور وہاں پر صرف تین ملازمین ہی کیوں ہیں اس کی وجہ بھی بتادیں اور یہ بھی بتادیں کہ وہاں یہ laboratories میں اضافہ کیوں نہیں کر رہے؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ نے تین چار اکٹھے ہی ضمنی سوال کر لئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ لیبارٹری میں اتنے ورکرز کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ وہاں صرف تجزیہ کرنا ہوتا ہے لیکن وہاں لیبارٹری میں کچھ اسامیاں پچھلے کافی عرصے سے خالی ہیں ہم انشاء اللہ ان کو جلد ہی fill کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ویسے لیب کا یہ کام نہیں ہوتا آپ اس کو گاؤں گاؤں کھولیں لیکن ہاں اگر جیسے کوئی چغتائی لیب ہے جس نے روزانہ ہزاروں کورونا ٹیسٹ کرنے ہوتے ہیں تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے فرمایا ہے کہ میں نے دو تین سوال اکٹھے کر لئے ہیں تو ایسا صرف آپ کے ڈر کی وجہ سے ہے کیونکہ آپ نے ضمنی سوال گن لینے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرے نمبر پر بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب کے ساتھ تو ہمارا بحث و مباحثہ ہو سکتا ہے لیکن آپ کے ساتھ بحث کرنے کی ہماری جرات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! نہیں، نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا آپ کے ساتھ اور نہ آپ کا میرے ساتھ بحث کرنا بنتا ہے۔ میری genuine بات ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں بات کروں کہ جس طرح آپ نے چغتائی لیب کے حوالے سے فرمایا ہے تو آپ گجرات سے ساہیوال اور ساہیوال سے لاہور تک آجائیں تو چھوٹی چھوٹی دکانوں میں چغتائی لیب کھل چکی ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! کورونا اور مٹی ٹیسٹ میں بہت فرق ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ ساہیوال ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے اور وہاں کے لوگ زراعت سے منسلک ہیں اور وہاں لیب میں صرف تین لوگ ہیں جیسا کہ منسٹر صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ وہاں پر اسامیاں خالی ہیں تو پہلے ہی اڑھائی سال گزر چکے ہیں تو یہ کب تک ان اسامیوں کو fill کر دیں گے؟ اب یہ اپنے کام کیوں نہیں کرتے پہلے تو یہ کہتے تھے کہ ہمیں کچھ نہیں ملا اب اڑھائی سال ہو چکے ہیں اب تو کوئی ایک اسامی fill کر دیں اور یہ اپنا آغاز ساہیوال سے ہی کر لیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! چلیں، ٹھیک ہے۔ اب جواب لے لیں۔ اپنی ساہیوال دی گل نہ کرو اگر کرنی سی تے اودھوں کردے جدوں ساہیوال وچ پاور پلانٹ لوا رہے سو۔ سارے جہاں دی اوتھے pollution پھیلا دتی جے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! فاضل ممبر تب بات کرتے جب یہ کسی مٹی کا تجزیہ کروانے لیب میں گئے ہوں اور ان کو que میں لگنا پڑا ہو یا ان کا کوئی ووٹر فلاں دن فلاں وقت میں گیا اور وہاں پر ایک لمبی que لگی ہوئی ہو اور کو تجزیہ کروانے میں کوئی دشواری پیش آئی اگر ان کے پاس ایسی کوئی مثال ہوتی تو وہ دیتے لیکن یہ تو صرف assume کر رہے ہیں کہ اتنا سٹاف کافی نہیں ہے اس طرح assume کرنے سے تو بات نہیں بنتی اگر ان کا کوئی کام رکا ہو تو تب یہ بات کریں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بھی چونکہ ابھی اس محکمے میں نئے نئے آئے ہیں آپ دوبارہ سے اس چیز کو اس نظر سے دیکھیں کہ آپ نے اس محکمے کو مزید improve اور بہتر کرنا ہے تو یہ آپ ضرور نظر میں رکھیں۔۔۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں گزارش کر دوں کہ اس وقت اس محکمے میں بہت ساری ایسی اسامیاں ہیں جو پچھلے دس پندرہ سالوں سے خالی پڑی ہوئی ہیں، اس لیبارٹری میں بھی پچھلے دس سالوں سے پانچ اسامیاں خالی ہیں جو ماضی میں انہوں نے fill نہیں کیں۔اب انشاءاللہ ہم یہ خالی اسامیاں fill کریں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس طرح نہ کریں پھر وہ کہیں گے کہ آپ نے دو سالوں میں یہ اسامیاں fill کر لینا تھیں۔ انہوں نے ٹھیک بات pinpoint کی ہے آپ اسے ٹھیک کر لیں۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! جی، انشاءاللہ اب یہ ٹھیک ہو گا۔

جناب سپیکر: سوال کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ آپ کی توجہ دلائی جائے اس لئے آپ اسے improve کر لیں۔ اب یہ وزارت آپ کے پاس آئی ہے اگر اس میں improvement ہو گی تو لوگ خوش ہوں گے اور کہیں گے کہ دیکھیں پہلے کام نہیں ہوا لیکن اب ہو رہا ہے اس لئے اسے positive طریقے سے لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے جو comment کیا ہے میں اسے appreciate کرتا ہوں اصل مقصد یہی ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: اب تو ٹھیک ہے کہ میں نے پچھلے دس سال آپ سے نہیں پوچھے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہم ہر طرح سے آپ کے احسان مند ہیں۔ آپ قادر آباد ساہیوال کے کول پاور پراجیکٹ کے حوالے سے روانی میں فرما گئے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے عرض کرتا ہوں خدا کی قسم میں on the floor of the House کھڑے ہو کر کہتا ہوں اور چیلنج کرتا ہوں کہ آپ یہاں سے اپنی ٹیم بھیجیں، اپنے ایم پی ایز اور منسٹرز بھیجیں اگر وہاں پر انہیں ایک قطرہ بھی گرد و غبار کا نظر آ جائے تو میں استعفٰی دے دوں گا۔ یہ صرف اور صرف باتیں ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! میری بات سنیں! جب کراچی سے کوئلہ آتا ہے تو اس کا کچھ نہیں ہوتا؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! عرض سن لیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کو یہ margin دیتا ہوں کہ چونکہ انہوں نے ابھی اس محکمے کا چارج سنبھالا ہے لیکن انہوں نے جو assume کیا ہے وہ غلط ہے۔ ساہیوال میں تو کوئی پُرسان حال ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ساہیوال ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے لیکن صرف ایک لیب ہے جو زمینوں اور پانی کا تجزیہ کرتی ہے، وہ ایک ٹیسٹ لیتے ہیں اور چھ چھ ماہ تک رزلٹ نہیں دیتے، وہاں تو کوئی پوچھتا ہی نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے لیکن اس پر تقریر نہیں ہو سکتی، سوال کا جواب آئے گا لیکن آپ تقریر نہ کریں۔ جی، منسٹر صاحب! چیک کروالیں کہ actually situation کیا ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں پہلی فرصت میں چیک کروالوں گا، اگر کام کرنے میں کوئی مسئلہ آرہا ہے تو ہم فوری طور پر وہاں additional staff لگا دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، آپ اسے ٹھیک کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا یہ سوال pending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، سوال pending نہیں ہونا۔ سوال نمبر 4083 اور 4087 سید عثمان محمود کے ہیں ان کی request پر یہ دونوں سوال pending کئے جاتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 4273 محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے اگلا سوال نمبر 4275 بھی محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک ندیم کامران کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے تو وزیر صاحب کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ انہیں انتہائی اہم ذمہ داری ملی ہے جس پر پورا پاکستان انحصار کرتا ہے۔ میرا سوال نمبر 4287 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: گرین مارکیٹ، فروٹ اور سبزی منڈیوں کو شہر سے باہر منتقلی کے لئے رقبہ مختص کرنے اور تعمیراتی کام سے متعلقہ تفصیلات

***4287: ملک ندیم کامران:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے 24- مئی 2011 کو گرین مارکیٹ فروٹ منڈی اور سبزی منڈی کو ساہیوال شہر سے باہر منتقل کرنے کے لئے رقبہ مختص کیا تھا کتنا رقبہ گرین مارکیٹ کتنا رقبہ فروٹ منڈی اور کتنا رقبہ سبزی منڈی کے لئے مختص کیا گیا؟

(ب) مذکورہ منڈیوں کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا اس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی مذکورہ کنسلٹنٹ اور کنٹریکٹر فرم کو کتنی رقم جاری کی جا چکی ہے کیا مذکورہ منڈیوں کا ٹھیکہ صرف ایک کمپنی کو دیا گیا، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) مذکورہ منڈیوں میں گرین مارکیٹ، سبزی منڈی اور فروٹ منڈی کے لئے کتنے کتنے پلاٹ کس کس کو الاٹ کئے گئے نام، ولدیت اور پلاٹ کی قیمت کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) اب تک مذکورہ تینوں منڈیوں پر کتنے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے کتنے الاٹیوں سے کتنی کتنی رقم وصول کی گئی ہے اور کتنی بقایا ہے، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تمام منڈیوں کا کام روک دیا گیا ہے، تعمیراتی کام روکنے کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت مذکورہ منڈیوں کا تعمیراتی کام جلد از جلد مکمل کروانے اور تاخیر کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) درست ہے، مذکورہ منڈیوں کے لئے مختص کردہ رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام منڈی	گرین مارکیٹ	فروٹ منڈی	سبزی منڈی	کل رقبہ
مختص رقبہ	284 کنال 10 مرلہ	59 کنال	59 کنال	402 کنال 10 مرلہ

(ب) مذکورہ منڈیوں کا ٹھیکہ Simcon Construction Company فیصل آباد کو مبلغ-/472 ملین روپے میں مورخہ 31-جنوری 2015 کو دیا گیا۔ کنسلٹنٹ فرم کے لئے اے زیڈ انجینئرنگ ایسوسی ایٹس کو man hours calculation کی بناء پر ہائر کیا گیا۔ کنٹریکٹر فرم کو مبلغ-/20,98,86,843 روپے اور کنسلٹنٹ فرم کو مبلغ -/73,92,151 روپے کی ادائیگی ہو چکی ہے نیز یہ کہ مذکورہ منڈیوں کا ٹھیکہ صرف ایک ہی کنٹریکٹر فرم کو دیا گیا تھا۔

(ج)

نام منڈی	تعداد پلاٹس الاٹی	پلاٹ سائز	قیمت فی پلاٹ
غلہ منڈی	97	20 x 44	-/17,67,040 روپے
	45	21 x 41	-/18,55,392 روپے
	کل= 142		
سبزی منڈی	55	16 x 40	-/11,67,360 روپے
پھل منڈی	57	16 x 40	-/11,67,360 روپے

پلاٹس کی الاٹمنٹ کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ منڈیوں کا تقریباً 45 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ 55 فیصد کام باقی ہے۔

نام منڈی	غلہ منڈی	سبزی منڈی	پھل منڈی	میزان
کل پلاٹس	276	121	105	502
تعداد پلاٹس الاٹی	142	55	57	254
کل پلاٹس کی قیمت (روپے)	26,03,35,328	6,42,04,800	6,42,04,800	38,87,44,928
وصول شدہ قیمت (روپے)	21,06,55,863	6,42,04,800	5,08,69,480	32,57,30,143
بقایا قیمت (روپے)	4,96,79,465	0	1,33,35,320	6,30,14,785

الگ الگ الاٹی سے وصول شدہ قیمت اور بقایا قیمت کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) درست ہے۔ مذکورہ منڈیاں 402 کنال دس مرلے پر پنجاب ایگریکلچر پروڈیوس مارکیٹس آرڈیننس (PAPMO) کے سیکشن 29 کے تحت عمل میں لائی گئیں۔ زمین کی خرید کے لئے مارکیٹ کمیٹی پراونشل فنڈ بورڈ سے قرضہ حاصل کیا گیا۔ مذکورہ منڈیوں کی تعمیر پلاٹوں کی الاٹمنٹ اور نیلامی سے حاصل شدہ رقم سے کی جانی تھی۔ کل 502

پلاٹس میں سے 40 فیصد کی آکشن کوٹا جبکہ 60 فیصد کی الاٹمنٹ کوٹا کے تحت نیلامی عمل میں لائی جانی تھی۔ الاٹمنٹ کوٹا میں سے 254 پلاٹس الاٹ کر دیئے گئے ہیں جن کی حاصل شدہ رقم سے مارکیٹ کمیٹی ساہیوال نے حاصل کیا گیا قرضہ واپس کیا اور باقی رقم سے مذکورہ منڈیوں کی تعمیرات کا عمل شروع کیا گیا۔ منڈیوں کی تعمیر کا تقریباً 45 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ فنڈز کی عدم دستیابی سے پہلے پلاٹوں کی نیلامی کے لئے نیڈ ایسسمنٹ پراجیکٹ امپلی منٹیشن کمیٹی (NA&PIC) کی مورخہ 18-12-2018 کو میٹنگ ہوئی جس میں ڈپٹی کمشنر ساہیوال نے فیصلہ کیا کہ پہلے زمین کی قیمت جو کہ 2011 میں منظور ہوئی تھی کافی پرانی ہو چکی ہے جس کا از سر نو تعین ضروری ہے لہٰذا مورخہ 03-01-2019 کو ڈسٹرکٹ پرائس ایسسمنٹ کمیٹی (DPAC) نے زمین کی نئی قیمت کا تعین کر دیا جس کا کیس بذریعہ کمشنر ساہیوال ڈویژن مورخہ 18-01-2019 کالونی ڈیپارٹمنٹ برائے منظوری پراونشل پرائس ایسسمنٹ کمیٹی (PPAC) بھجوا گیا جس کا جواب مورخہ 11-12-2019 کو کالونی ڈیپارٹمنٹ نے دیا کہ پلاٹوں کی نئی قیمت کا تعین ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن ساہیوال یا مارکیٹ کمیٹی خود کر لے چونکہ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن ساہیوال اور مارکیٹ کمیٹی زمین کی نئی قیمت کا تعین نہ کر سکتی تھی لہٰذا دوبارہ کیس بذریعہ کمشنر ساہیوال ڈویژن ساہیوال مورخہ 02-03-2020 کالونی ڈیپارٹمنٹ کو برائے منظوری پراونشل پرائس ایسسمنٹ کمیٹی (PPAC) بھیج دیا گیا جو کہ وہاں انڈر پراسس ہے۔ مزید نظر ثانی تخمینہ کے لئے نیڈ ایسسمنٹ پراجیکٹ امپلی منٹیشن کمیٹی (NA&PIC) کی منعقدہ میٹنگ مورخہ 20۔فروری 2020 میں ڈپٹی کمشنر ساہیوال نے یہ فیصلہ کیا کہ کنسلٹنٹ فرم کو دوبارہ بذریعہ اشتہار منتخب کیا جائے گا جس کے لئے اخبار میں اشتہار دیا گیا جس پر دو فرموں نے اپلائی کیا۔ جو selection criterion جاری کیا گیا کمیٹی نے چند وجوہات کی بناء پر فیصلہ کیا کہ یہ criterion مطلوبہ کام سے مطابقت نہ رکھتا ہے لہٰذا اشتہار دوبارہ دیا جائے۔ دوبارہ اخبار میں اشتہار دیا جا چکا ہے جس کے تحت کنسلٹنٹ فرم کا انتخاب دس دن کے اندر مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(د) میں پوچھا تھا کہ اب تک مذکورہ تینوں منڈیوں پر کتنے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے کتنے الاٹیوں سے کتنی کتنی رقم وصول کی گئی ہے اور کتنی بقایا ہے اس کی مکمل تفصیل دی گئی ہے لیکن منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ یہ تفصیل پڑھ کر سنا دیں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ مذکورہ منڈی کے لئے مختص کردہ رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میرے خیال میں ملک ندیم کامران جز(د) کے حوالے سے پوچھ رہے ہیں آپ نے جواب دیا ہوا ہے کہ منڈیوں کا تقریباً 45 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ 55 فیصد کام باقی ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! جی، بالکل یہی ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! انہوں نے پوچھا ہے کہ اب تک مذکورہ تینوں منڈیوں پر کتنے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اس کے حوالے سے عرض ہے کہ مذکورہ منڈیوں میں 45 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ 55 فیصد کام باقی ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! اس جواب کی تین لائنیں ہیں منسٹر صاحب انہیں پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: آگے تو الاٹیوں کے نام ہیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میرے پاس کاپی موجود ہے اس میں درج ہے کہ مذکورہ منڈیوں کا تقریباً 45 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ 55 فیصد کام باقی ہے۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحب پڑھ کر سنا دیں کہ غلہ منڈی میں کتنے پلاٹس ہیں، الاٹیوں کی تعداد کتنی ہے، رقم کتنی وصول کی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جو تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے وہ بتا دیں یعنی ہر الاٹی سے وصول شدہ قیمت اور بقایا قیمت کتنی ہے۔ ملک ندیم کامران آپ اسی کا پوچھ رہے ہیں؟

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں جز(د) کے حوالے سے پوچھ رہا ہوں اور آپ نے یہ ابھی پڑھا ہے کہ 45 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور 55 فیصد رہتا ہے۔ اس کے نیچے ٹیبل ہے منسٹر صاحب یہ پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: ملک ندیم کامران! آپ اس کا just بتا دیں کہ آپ کے ذہن میں کیا سوال ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! پتا نہیں کیا وجہ ہے کہ منسٹر صاحب اسے نہیں پڑھ رہے اس میں لکھا ہے کہ غلہ منڈی کے لئے 276 پلاٹس ہیں، 142 الاٹی ہیں، سبزی منڈی کے لئے 121 پلاٹس ہیں اور 55 الاٹی ہیں۔

جناب سپیکر: یہ تو اسی جواب میں لکھا ہوا ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! یہی تو میں کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جز(د) میں لکھا ہوا ہے کہ سبزی منڈی کے لئے 121 پلاٹس ہیں اس میں الاٹیوں کی تعداد 55 ہے، پھل منڈی کے 105 پلاٹس ہیں اس کے 57 الاٹی ہیں۔ یہی والا ہے؟

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! انہوں نے نہیں پڑھا۔

جناب سپیکر: آپ انہیں بتا دیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں اصل بات کی طرف آتا ہوں اس میں میزان لکھا ہوا ہے کہ کل پلاٹس کی کتنی رقم تھی آپ اسے چیک کر لیں اور اس میں سے کتنی وصول ہوئی ہے اور کتنی بقایا ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ غلہ منڈی کے لئے لوگوں کی طرف بقایا رقم رہتی ہے۔

جناب سپیکر: اس سوال کے بعد ہم نے پندرہ منٹ کے لئے نماز کا وقفہ کرنا ہے، باقی سوال بعد میں لیں گے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں سبزی منڈی کی بات کر رہا ہوں کہ 121 پلاٹس میں سے 55 الاٹی ہیں اور اس کی 100 فیصد رقم ادا کر دی گئی ہے جو حکومت کے پاس آ چکی ہے۔ اسی طرح 502 پلاٹس میں سے 254 پلاٹس کی payments آ رہی ہیں۔ میں صرف ایک منٹ کے لئے اجازت لوں گا، اصل مسئلہ یہ ہے کہ 2011 میں ساہیوال سٹی میں تین منڈیاں جن میں غلہ منڈی،

فروٹ منڈی اور سبزی منڈی exist کرتی تھیں اور تینوں کا رقبہ تقریباً گیارہ ایکڑ کے قریب تھا۔ 2011 میں ہماری حکومت کے دور میں میاں محمد شہباز شریف نے مہربانی کی اور شہر سے باہر پچاس ایکڑ رقبہ ان منڈیوں کے لئے مختص کیا گیا تاکہ یہ flourish کر سکیں اور لوگ وہاں پر اپنا کاروبار کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس پورے پراجیکٹ پر حکومت پنجاب نے ایک روپیہ بھی دینا ہے اور نہ ہمیں ضرورت ہے لیکن مجھے افسوس سے یہ بات کہنا پڑ رہی ہے کہ بغیر کسی پیسے کے جو کام ہو سکتا ہے وہ پچھلے پانچ سال سے رکا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے اس پر کام کرایا اور 45 فیصد کام ہو گیا لیکن جب سے یہ حکومت بنی ہے اس نے ان اڑھائی سالوں میں اس 55 فیصد بقایا کام پر ایک فیصد کام بھی نہیں کیا۔ ہم پنجاب حکومت کی مجبوریاں سمجھتے ہیں کہ اس کے پاس پیسے نہیں تھے لیکن اس پراجیکٹ پر پنجاب حکومت کا ایک دھیلا یا ایک روپیہ بھی صرف ہونا ہے اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے یہ سوال پوچھتا ہوں کہ اڑھائی سال کیوں ضائع کئے گئے اور اب آگے آپ کا کیا ارادہ ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! شروع میں یہ زمین قرضے پر لی گئی تھی اور جو رقم وصول ہوئی اس سے یہ قرضہ ادا کر دیا گیا ہے۔ باقی پلاٹس جن کی ابھی تک نیلامی نہیں ہوئی ان کی بابت ڈپٹی کمشنر کی نگرانی میں ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! اس کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ان پلاٹوں کی value change ہو گئی ہے لہٰذا ان کی value reassess ہو گی۔ ان پلاٹس کی value reassess کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی اور اس کمیٹی کی جیسے ہی رپورٹ آئے گی تو یہ پلاٹس نیلام کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کمیٹی کی رپورٹ کب تک آجائے گی؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں اس کو expedite کراتا ہوں اور انشاءاللہ جلد ہی اس کی رپورٹ آجائے گی۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنے میں حق بجانب ہوں کہ کیا یہ کمیٹی اس لئے بنائی گئی ہے کہ ان پلاٹس کی قیمت بڑھا دی جائے اور کیا اسی لئے نئی assessment کروائی جا رہی ہے؟ جب پلاٹ دے دیا گیا، agreement ہو گیا اور اقساط دے دی گئی ہیں تو پھر پلاٹ کی قیمت کیسے بڑھائی جا سکتی ہے؟

جناب سپیکر! دوسری گزارش یہ ہے کہ اس میں 60:40 کی ratio ہے یعنی 60 فیصد پلاٹس ان لوگوں کو ملنے تھے جو کہ already کاروبار کر رہے تھے جبکہ 40 فیصد پلاٹوں کی نیلامی ہونی تھی۔ نیلامی کے ذریعے جو رقم اکٹھی ہونی تھی وہ سب اسی منڈی کے اُوپر خرچ کی جانی تھی۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے ابھی بتایا ہے کہ ان پلاٹوں کی reassessment کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے اور اس کمیٹی کی آخری میٹنگ 18-12-2018 کو ہوئی تھی۔ آج تقریباً دو سال ہو چکے ہیں لیکن یہ کمیٹی اپنی رپورٹ submit نہیں کر سکی۔

جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پچھلے دو سال میں متعلقہ ڈی سی یا کمشنر صاحب نے اس کام کو مکمل کیوں نہیں کروایا اور اب کب تک یہ اس کو مکمل کر لیں گے؟ منسٹر صاحب نے ابھی جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہم نے قرضہ لیا تھا اصل میں یہ indirect loan تھا۔ یہ زمین محکمہ زراعت کی تھی جو کہ منڈیوں کو ٹرانسفر کی گئی، اس کی ادائیگی کی جانی تھی اور یہ رقم ادا کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اب کوئی liability نہیں ہے۔ یہ ہماری حکومت کی performance تھی جس کو ضائع کیا جا رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وزیر زراعت اس بارے میں comprehensive جواب دیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میرے فاضل ممبر نے درست فرمایا ہے کہ یہ زمین 60:40 کی ratio سے ہی الاٹ ہونی ہے۔ اب جو پلاٹس بچ گئے ہیں ان کی value کی reassessment موجودہ مارکیٹ ریٹ کے مطابق ہوگی۔ 2۔مارچ 2020 کو کمیٹی نے اپنی رپورٹ بھیجی تھی اور انشاءاللہ تعالیٰ جلد ہی اس پر عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو چالیس فیصد پلاٹس رہ گئے ہیں ان کی دو سالوں میں نیلامی نہیں کی جا سکی جبکہ اس کا سربراہ ڈپٹی کمشنر ہے۔ یہ پرائیویٹ آدمی نہیں بلکہ متعلقہ ڈپٹی کمشنر ہی اس مارکیٹ کمیٹی کا انچارج ہے لہٰذا مہربانی کر کے مجھے کوئی time frame دے دیں کہ کب تک اس زمین کو نیلام کر دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس زمین کی نیلامی جلدی کروا دیں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! اس معاملے کو فوری طور پر take up کیا جائے گا اور جلد ہی اس زمین کی نیلامی کروا دی جائے گی۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر ان کو ساری تفصیل بتا دیتا ہوں تاکہ وہ اس معاملے کو بہتر طور پر solve کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے منسٹر صاحب کو بھی پوری تفصیل بتائی تھیں اور انہوں نے صرف ایک کام کیا کہ وہاں پر اپنے نام کی ایک تختی لگا دی تھی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ملک ندیم کامران کے ساتھ میٹنگ کر لیں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔ میں ملک ندیم کامران کے ساتھ میٹنگ کر لیتا ہوں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ برائے نماز کے بعد جناب سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

زرعی منڈیوں میں نیلامی کے عمل کو

کمپیوٹرائزڈ اور سی سی ٹی وی کے ذریعے کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3258: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زرعی منڈیوں میں ہول سیل مارکیٹنگ میں نیلامی کے ریکارڈ کے لئے سخت نگرانی کے لئے کمپیوٹرائزڈ نظام تشکیل دیا گیا ہے؟

(ب) کیا اس کی نگرانی سی سی ٹی وی کیمروں کے ذریعے مانیٹرنگ کی جاتی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت زرعی منڈیوں میں نیلامی کے عمل کی نگرانی کے لئے سی سی ٹی وی کیمروں کی مدد سے ایک نظام تشکیل دے رہا ہے جس کے لئے جنوری 2020 میں پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کو معاونت کے لئے کہا گیا۔ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ نے اس منصوبے کا نام "Integrated Supply Chain Model for Agriculture" اور اس کا دورانیہ دو سال تجویز کیا۔ اس منصوبے کی لاگت کا تخمینہ 80 ملین روپے رکھا گیا ہے اور ابتدائی طور پر یہ نظام لاہور کی دو منڈیوں (راوی لنک روڈ اور کاچھا) میں نصب کیا جائے گا۔ اس منصوبہ کا concept paper پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ کے سمارٹ مانیٹرنگ آف ڈویلپمنٹ پراجیکٹس پورٹل پر 14- مئی 2020 کو اپ لوڈ کیا گیا

جس کا نمبر 01192001089 ہے۔ یہ منصوبہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ کی منظوری کے بعد دو سال کی مدت میں مکمل کر لیا جائے گا۔

(ب) محکمہ زراعت نے 100 سے زائد منڈیوں میں سی سی ٹی وی کیمرے لگا دیئے ہیں جن سے منڈیوں کی لوکل مانیٹرنگ کی جا رہی ہے۔

جنوبی پنجاب میں جعلی زرعی ادویات کی ترسیل سے متعلقہ تفصیلات

*4273: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب میں محکمہ زراعت کی ملی بھگت سے جعلی زرعی ادویات مہیا کی جاتی ہیں؟

(ب) حکومت کا اس معاملہ میں کیا چیک اینڈ بیلنس ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ کاشتکاروں کو کوالٹی زرعی زہریں فراہم کرنا حکومت وقت کی بنیادی ذمہ داری ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے محکمہ زراعت شعبہ پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈز کے تحصیل اور ضلعی سطح پر پیسٹی سائیڈز انسپکٹرز اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ پیسٹی سائیڈز انسپکٹرز زرعی ادویات کی دکانوں سے نمونہ جات حاصل کرکے ان کی تصدیق کے لئے لیبارٹری بھجواتے ہیں اور ناقص اور غیر معیاری نمونہ جات کے حامل افراد کے خلاف مقدمات درج کروائے جاتے ہیں۔ اسی طرح غیر معیاری / جعلی زرعی ادویات کی تیاری میں ملوث فیکٹریوں پر خفیہ چھاپہ جات مارے جاتے ہیں جن میں نہ صرف جعلی زرعی ادویات کو موقع پر قبضہ میں لیا جاتا ہے بلکہ ان کی تیاری میں ملوث ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی کے لئے مقدمات بھی درج کروائے جاتے ہیں۔

جنوبی پنجاب کے 14 اضلاع کی اس ضمن میں سال 19-2018 کی کارکردگی درج ذیل ہے:

سال	2019	2020 (اگست)
تعداد نمونہ جات	5671	3548
غیر معیاری نمونہ جات	165	119
ایف آئی آر رجسٹرڈ	156	132
گرفتار ملزمان	70	126
تعداد چھاپے	126	126
مقدار / وزن ضبط شدہ جعلی زرعی ادویات	2,16,652 کلو گرام اور 26,938 لیٹر	-/11,39,71,073 روپے
مالیت ضبط شدہ جعلی زرعی ادویات	-/11,39,71,073 روپے	-/7,24,74,678 روپے

مزید بر آں سال 20-2019 میں اب تک 27 جعلی کمپنیاں، دس فیکٹریاں) جہاں پر جعلی زرعی زہریں بنائی جاتی تھی اور (2 لاکھ 37 ہزار جعلی لیبل کو پکڑا گیا اور قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ اب تک 71 مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں جن میں عدالت نے 12 ملزمان کو دو سال تک کی جیل کی سزائیں سنائی ہیں اور کل -/18,83,000 روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے اس ضمن میں صوبائی سطح پر ایک ٹاسک فورس بنائی ہے جس کے چیئر مین ایڈیشنل سیکرٹری زراعت ہیں جبکہ ضلعی سطح پر ٹاسک فورس کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں جن کے چیئر مین ڈپٹی کمشنرز اور ممبران میں محکمہ زراعت، پولیس، پراسیکیوشن، کاشتکاروں، زرعی ادویات کی کمپنیوں اور ڈیلروں کے نمائندے شامل ہیں اور یہ ٹاسک فورس کمیٹیاں ہر ماہ زرعی انسپکٹرز اور دیگر محکموں کی کارکردگی کا جائزہ لیتی ہیں۔ مزید بر آں ٹاسک فورس کی ہیلپ لائن کا موبائل نمبر تمام سرکاری دفاتر، زرعی ادویات و کھادوں کی دکانوں اور دیگر نمایاں جگھوں پر واضع طور پر بذریعہ پینافلیکس آویزاں کیا گیا ہے جس پر کی گئی شکایت پر فوری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جنوبی پنجاب میں کپاس کی پیداوار کے متاثر ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*4275: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب میں کپاس کی کاشت کے علاقوں میں گنے کی کاشت کی وجہ سے کپاس کی پیداوار بری طرح متاثر ہوئی ہے؟

(ب) اس حوالے سے حکومت نے کوئی واضح پالیسی دی ہے یا نہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب میں کپاس کی کاشت کے علاقوں میں گنے کی کاشت کی وجہ سے کپاس کی پیداوار متاثر ہوئی ہے کماد کی آبپاشی کے لئے درکار پانی کے زیادہ استعمال سے ہوا کی نمی میں اضافہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے کپاس پر نقصان دہ کیڑے مکوڑوں کا حملہ بھی بڑھ جاتا ہے جبکہ کپاس کو صرف گرم اور خشک آب وہوا کی ضرورت ہوتی ہے ان جملہ عوامل نے کپاس کی پیداوار کو متاثر کیا ہے۔

(ب) محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کی طرف سے کپاس کی فصل کو فروغ دینے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جارہے ہیں:

1. پنجاب حکومت نے کپاس کی پیداوار میں اضافہ کے لئے بیج پر 2 لاکھ ایکڑ رقبہ پر 1000/- روپے فی ایکڑ سبسڈی کا ہدف مقرر کیا ہے۔ یہ سہولت پچھلے سال بھی میسر تھی۔
2. کپاس پر تحقیق میں بہتری کے لئے جدید سہولیات سے آراستہ ایک تحقیقی ادارہ برائے کپاس ملتان میں قائم کیا جارہا ہے جس پر کل 320.363/- ملین روپے لاگت آئے گی۔
3. کپاس کا بیج پیدا کرنے کے لئے ایک ریسرچ سٹیشن ضلع راجن پور میں تعمیر کیا جارہا ہے جس پر کل 175.350/- ملین روپے لاگت آئے گی۔
4. کپاس کی فصل پر سفید مکھی کے مؤثر تدارک کے لئے وفاقی حکومت کے اشتراک سے زرعی زہروں پر سبسڈی کے لئے 4.4 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

ضلع ملتان میں مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد
نیز قادرپور راں کمیٹی کو ختم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4340: **ملک واصف مظہر**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ملتان میں کتنی مارکیٹ کمیٹیاں ہیں؟

(ب) تحصیل ملتان صدر میں موجود مارکیٹ کمیٹی قادر پور راں کو کیوں ختم کیا گیا ہے؟

(ج) کون سی نئی پالیسی بنائی گئی ہے اور صوبہ بھر میں اس پالیسی کے تحت کتنی مارکیٹ کمیٹیاں ختم کی گئی ہیں ان کی ختم کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پنجاب ایگریکلچر پروڈیوس مارکیٹس آرڈیننس 1978 کے تحت ضلع ملتان میں درج ذیل مارکیٹ کمیٹیاں قائم کی گئی تھیں۔

1. **مارکیٹ کمیٹی ملتان**
2. **مارکیٹ کمیٹی قادر پور راں**
3. **مارکیٹ کمیٹی شجاع آباد**
4. **مارکیٹ کمیٹی جلالپور پیر والا**

پامرا(PAMRA)ایکٹ 2018 کے تحت ضلع ملتان میں درج ذیل مارکیٹ کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں۔

1. **فروٹ اینڈ ویجیٹیبل مارکیٹ کمیٹی ملتان**
2. **گرین مارکیٹ کمیٹی ملتان**
3. **مارکیٹ کمیٹی شجاع آباد**
4. **مارکیٹ کمیٹی جلالپور پیر والا**

(ب) پامرا(PAMRA)ریگولیشن 2019 کے مطابق ایسی سرکاری منڈیاں جن کی زرعی اجناس کی سالانہ آمد 75 ہزار ٹن سے کم ہو، ایسی مارکیٹس کو اتھارٹی کسی دوسری مارکیٹس کے ساتھ ضم کر سکتی ہے جبکہ سبزی و فروٹ مارکیٹ قادر پور راں کی سالانہ زرعی اجناس کی آمد24 ہزار ٹن ہے جو کہ مقررہ معیار سے کم ہے جس کی بنیاد پر قادر پور راں کی سبزی و فروٹ منڈی کو فروٹ و سبزی مارکیٹ کمیٹی ملتان اور گرین مارکیٹ کو گرین مارکیٹ کمیٹی ملتان میں ضم کر دیا گیا ہے کیونکہ یہ الگ سے مالی طور پر قابل عمل نہ تھی۔

(ج) پامرا(PAMRA) ترمیمی ایکٹ پنجاب اسمبلی سے منظور کرایا گیا ہے اور اس کے تحت131 مارکیٹ کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں۔ سابقا قانون پنجاب ایگریکلچر پروڈیوس مارکیٹس آرڈیننس 1978 کے تحت صوبہ بھر میں 135مارکیٹ کمیٹیاں قائم تھیں جن میں سے29مارکیٹ کمیٹیوں کو ختم کیا گیا ہے اور25 نئی مارکیٹ کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں۔ جو مارکیٹ کمیٹیاں پامرا ایکٹ 2018 کے تحت معیار پر پورا نہیں اترتی تھیں انہیں ختم کر دیا گیا ہے۔

صوبہ بھر میں حکومت کی طرف سے
پورٹیبل سولر اریگیشن سسٹم کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***4353:چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال19-2018میں صوبہ بھر میں دالوں کی پیداوار کتنی تھی؟

(ب) صوبہ بھر میں کتنے کاشتکاروں کو دالوں کی پیداوار بڑھانے کے لئے پورٹیبل سولر اریگیشن سسٹم رعایتی قیمت پر فراہم کئے؟

(ج) سال2020میں کتنے پورٹیبل سولر اریگیشن سسٹم حکومت تقسیم کرے گی؟

(د) یہ کن کن اضلاع کے کاشتکاروں کو فراہم کرے گی؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) سال19-2018 اور 20-2019 میں صوبہ بھر میں دالوں کی پیداوار کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	دالیں	سال19-2018		سال20-2019	
		رقبہ (ایکڑوں میں)	پیداوار (ٹنوں میں)	رقبہ (ایکڑوں میں)	پیداوار (ٹنوں میں)
1۔	مونگ	3,72,803	1,10,147	3,98,059	1,19,575
2۔	ماش	24,681	3,238	23,051	3,042
3۔	مسور	18,714	2,729	12,918	2,240
4۔	چنا	21,16,420	3,77,220	21,01,230	4,30,000

(ب) وفاقی حکومت کے دالوں کی پیداوار بڑھانے کے منصوبہ کے تحت سال 20-2019 میں صوبہ بھر میں کل 20 کاشتکاروں کو پورٹیبل سولر اریگیشن سسٹم رعایتی قیمت پر فراہم کئے جارہے ہیں جن کی تقسیم بلحاظ رقبہ (چناکاشت)، بھکر 15، لیہ 4 اور میانوالی 1 ہے۔

(ج) سال 21-2020 میں حکومت کی طرف سے کاشتکاروں کو پورٹیبل سولر اریگیشن سسٹم کی فراہمی کا کوئی منصوبہ فی الحال زیر غور نہ ہے۔

(د) جواب جز (ج) میں دے دیا گیا ہے۔

صوبہ میں ٹڈی دَل سے فصلوں کو محفوظ
بنانے کے لئے محکمہ زراعت کے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***4392: محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں ٹڈی دل نے فصلوں پر حملہ کیا ہے؟

(ب) ٹڈی دل کے حملہ سے فصلوں کو محفوظ بنانے کے لئے محکہ زراعت نے کیا حکمت عملی مرتب کی ہے، اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پاکستان میں تین لاکھ مربع کلومیٹر ریگستانی علاقہ صحرائی ٹڈی دَل کی افزائش کے لئے موزوں ہے جس میں سے 60 فیصد بلوچستان، 25 فیصد سندھ اور 15 فیصد پنجاب (چولستان) میں واقع ہے۔ پنجاب میں وسط جون 2019 کے بعد سے کیڑے بہاولپور ڈویژن میں داخل ہوئے لیکن وہ صرف چولستان تک محدود تھے۔ بعد میں دسمبر 2019 کے آخری ہفتے کے دوران اس کی نقل و حرکت ڈیرہ غازی خان، ساہیوال، فیصل آباد اور سرگودھا میں دکھائی دی۔ جب یہ راجستھان سے بلوچستان ہجرت کر رہا تھا تو شدید سردی اور ہوائیں رکاوٹ بنی پنجاب میں ٹڈی دَل کے حملے کی زد میں آنے والے نمایاں علاقے بھکر، خانیوال، ملتان، لیہ، بہاولپور، بہاولنگر، ڈیرہ غازی خان، وہاڑی، خوشاب،

مظفر گڑھ، رحیم یار خان اور لودھراں شامل ہیں جہاں پر ٹڈی دل نے فصلوں پر حملہ کیا۔

(ب) ریگستانی ٹڈی ایک کیڑا ہے جس کا تعلق گراس ہاپر کی فیملی سے ہے۔ یہ ایک دل کی شکل میں حملہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ بین الاقوامی ادارہ FAO اس کی باقاعدہ مانیٹرنگ کرتا ہے اور الرٹ ایشو کرتا ہے۔ پاکستان میں ان ٹڈیوں کے کنٹرول کے لئے وفاقی ادارہ پلانٹ پروٹیکشن ذمہ دار ہے جبکہ صوبہ پنجاب میں یہ ذمہ داری پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (PDMA) کی ہے۔ پچھلے سال فروری 2019 میں یہ کیڑا سعودی عرب سے ہجرت کرکے ایران اور پھر بلوچستان کے ریگستان میں داخل ہوا جو کہ ان کی موسم بہار میں افزائش کے لئے موزوں جگہیں ہیں۔ بعد ازاں بلوچستان میں خشکی اور سبزہ ختم ہونے کی بناء پر یہ ہجرت کرکے اپنی موسم گرما کی افزائش کے لئے سندھ اور انڈیا کے صحراؤں میں داخل ہوا اور جون کے مہینے میں پنجاب کے چولستان صحرا میں داخل ہوا۔ فروری 2019 سے ہی وفاقی محکمہ پلانٹ پروٹیکشن اور صوبائی حکومتیں مل کر اس کیڑے پر قابو پانے کے لئے اب تک اس کی مانیٹرنگ اور کنٹرول آپریشن کر رہے ہیں۔

پنجاب حکومت نے اس کیڑے کے ممکنہ حملے کو مدنظر رکھتے ہوئے ماہ جون سے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں:

1. ایک جامع لوکسٹ یا ٹڈی دل ایکشن پلان تیار کیا گیا جس میں ضلعی انتظامیہ، محکمہ زراعت، لائیو سٹاک، جنگلات، چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور PDMA کو شامل کیا گیا۔
2. ایک ورکنگ گروپ سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو کی سربراہی میں تشکیل دیا گیا۔
3. ہر ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر کے آفس میں لوکسٹ کنٹرول روم بنائے گئے۔
4. بہاولپور، ملتان اور ڈیرہ غازی خان ڈویژنز کے اضلاع حملہ کی زد میں آنے والے قرار دیئے گئے۔
5. 210 ملین روپے لوکسٹ کنٹرول کے لئے مختص کئے گئے جس میں سے 100 ملین وفاقی حکومت کو دیئے گئے اور بقایا رقم تین ڈویژنز کے اضلاع کو مختص کئے گئے۔

6. محکمہ زراعت نے تقریباً40ہزار لیٹر پیسٹی سائیڈز کے انتظامات کئے۔
7. وفاقی محکمہ پلانٹ پروٹیکشن نے ریگستان میں سپرے کے لئے ایک جہاز کو پنجاب کے لئے مختص کر دیا۔
8. 92 گاڑیاں کنٹرول آپریشنز میں استعمال کی گئیں اور 2000 سے زیادہ شولڈر ماؤنٹڈز سپریئرز کا استعمال کیا گیا۔
9. موسم سرما میں ریگستانی ٹڈیوں کی مانیٹرنگ اور کنٹرول کے لئے 275 ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔
10. اب تک تقریباً54 ہزار لیٹر پیسٹی سائیڈز ٹڈیوں کے انسداد کے لئے استعمال کی جا چکی ہے۔
11. اس وقت پنجاب میں محکمہ زراعت کی جانب سے 1013 ٹیمیں (جن میں3000 سے زیادہ لوگ شامل ہیں) ضلعی انتظامیہ اور پاک فوج کی حمایت کے ساتھ 25 سے زائد اضلاع میں کام کر رہی ہیں۔

نیشنل ایکشن پلان 21-2020 ایک نیشنل ایکشن پلان ڈیڑھ سال پر محیط تشکیل دیا گیا ہے جس کی تین سطحیں ہیں:

پہلی سٹیج جنوری 2020 تا جون 2020 اور دوسری جولائی 2020 تا دسمبر 2020 جبکہ تیسری جنوری 2021 تا جون 2021 ہے۔ وزیر اعظم پاکستان نے ریگستانی ٹڈیوں کے ممکنہ خطرات کو پیش نظر رکھتے ہوئے نیشنل ایمرجنسی کا اعلان کر دیا ہے۔

فیزI: ملک کو 2019 کے دوران ٹڈی دل کے شدید پھیلنے کا سامنا کرنا پڑا

وزارت قومی فوڈ سکیورٹی اینڈ ریسرچ (ایم او این ایف ایس اینڈ آر) نے ڈی پی پی کے توسط سے 2019 میں ٹڈی دل کے حملے کا بھرپور رد عمل دیا۔ ان قابو پانے والے اقدامات سے خریف 20-2019 (کپاس، مکئی اور چاول) اور ربیع 20-2019 کی فصلوں خصوصاً گندم اور چنے کو ٹڈی دل سے بچنے میں مدد ملی۔ جون 2019 سے پنجاب پر ٹڈی دل کا حملہ ہوا اور مشرقی صحرائی علاقے (چولستان) میں اس مسئلے کو روکنے کے لئے فوری طور پر کوششیں شروع ہو گئیں۔ 50,000 ہیکٹر میں بغیر کسی فصل کے نقصان کو کنٹرول کیا گیا تاہم انڈو پاک بارڈر کے آس پاس موسم گرما میں تولیدی علاقوں میں دیر سے نمو پانے والے ٹڈی دل کی وجہ سے، دسمبر اور جنوری میں ایک بار پھر بڑے پیمانے

پر یلغار شروع ہوئی اور پنجاب کے شمالی اور وسطی حصوں کے ارد گرد ویران علاقوں میں آباد ہو گئی۔

فیز II: (نیشنل ایکشن پلان مرحلہ I، جنوری سے 30۔جون، 2020)

اس مرحلے میں مارچ سے جون 2020 کے عرصہ میں مجموعی سرگرمیاں شامل تھیں۔ صوبہ پنجاب میں لہٰذا 26 اضلاع میں 7.13 ملین ہیکٹر رقبے کا سروے کیا گیا اور 1,50,139 ہیکٹر رقبے پر 54,506 لیٹر کیڑے مار دوا کا استعمال کر کے ٹڈی دل کنٹرول کیا گیا۔ اس عرصے کے لئے پنجاب حکومت کا مجوزہ فنڈ 681.88 ملین روپے تھا۔ این ڈی ایم اے کو 2 لاکھ لیٹر ای سی کیڑے مار ادویات اور 50 وہیکل ماؤنٹڈ سپریئرز کی خریداری کے لئے 185 ملین روپے منتقل کر دیئے گئے۔

فیز III: (ترمیم شدہ نیشنل ایکشن پلان مرحلہ II، 21-2020)

سال 21-2020 کے لئے نظر ثانی شدہ قومی ایکشن پلان پیش کیا گیا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق پنجاب، سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں بالترتیب 6.0، 4.0، 11.0 اور 1.5 ملین ہیکٹر رقبے کے ساتھ چاروں صوبوں میں ایک سال میں 22.5 ملین رقبے پر سروے کیا جائے گا۔ متاثرہ علاقوں میں کنٹرول کا تخمینہ تقریباً 3.2 ملین ہیکٹر ہو گا جس میں سے ہر ایک صوبے میں یہ بالترتیب پنجاب، سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں بالترتیب 1.0، 1.0، 1.0 اور 0.2 ملین ہیکٹر ہو گا۔ اس کے مطابق سروے اور دیگر کنٹرول اہداف کو پورا کرنے کے لئے اگلے مالی سال 21-2020 کے لئے 23.4 بلین روپے رقم کی ضرورت ہو گی۔ نیشنل ٹڈی دل کنٹرول سنٹر، ایم او این ایف ایس اینڈ آر کی سربراہی میں نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کرنے کا بنیادی پلیٹ فارم ہو گا۔ پنجاب حکومت اب تک ٹڈی دل کے کنٹرول کے لئے 54 ہزار لیٹر پیسٹی سائیڈز استعمال کر چکی ہے اور مزید ایمرجنسی صورتحال کے لئے 136,000 لیٹر پیسٹی سائیڈز اور 391 وہیکل ماؤنٹڈ سپریئرز اور 1625 شولڈر ماؤنٹڈ سپریئرز کا ذخیرہ موجود ہے لہٰذا محکمہ زراعت اور دیگر اداروں کی طرف سے ریگستانی ٹڈیوں کے انسداد کے لئے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔

صوبہ میں سال 2019 میں گنے کی پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

*4465: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں گنے کی فی ایکڑ اوسط پیداوار تقریباً695 من فی ایکڑ ہے جبکہ عالمی اوسط پیداوار تقریباً706 من فی ایکڑ ہے؟

(ب) 2019 میں صوبہ بھر میں گنے کی کتنی پیداوار ہوئی ہے، تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) درج ذیل ٹیبل میں صوبہ میں گزشتہ دو سال میں گنے کے رقبے، کل پیداوار اور اوسط پیداوار کا تقابلی جائزہ دیا گیا ہے۔

نمبر شمار	سال	رقبہ (ایکڑوں میں)	کل پیداوار (ٹنوں میں)	اوسط پیداوار (من فی ایکڑ)
1۔	2018-19	17لاکھ56ہزار	4کروڑ49لاکھ6ہزار310	685
2۔	2019-20	15لاکھ90ہزار	4کروڑ33لاکھ46ہزار580	730

سال2019-20 میں گنے کی فی ایکڑ اوسط پیداوار میں ریکارڈ اضافہ ہوا ہے جو کہ 730 من فی ایکڑ ہے۔

(ب) اس کا جواب جز(الف) میں دے دیا گیا ہے۔

ضلع بہاولپور میں ٹڈی دل سے
متاثرہ رقبہ کی تعداد اور حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4523: **جناب محمد افضل گل:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال رواں میں ضلع بہاولپور میں ٹڈی دل کے حملے سے ہونے والے علاقے کا رقبہ کتنا ہے؟

(ب) اس کے مالی نقصان کا تخمینہ کتنا ہے؟

(ج) کیا حکومت ان علاقوں کو آفت زدہ قرار دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) ٹڈی دل کے تدارک کے لئے سپرے پر حکومت نے کتنے اخراجات کئے ہیں؟

(ہ) حکومت ٹڈی دل سے متاثر کاشتکاروں کی امداد اور آئندہ ٹڈی دل سے تحفظ کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) بہاولپور کے کل کاشت رقبہ 56,565 ایکڑ میں سے نقصان دہ رقبہ تقریباً 2,236 ایکڑ (3.95 فیصد) ہے۔ PDMA کی رپورٹ کے مطابق کل 627 ہیکٹر رقبہ پر ٹڈی دَل کو کنٹرول کیا گیا جبکہ چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی (CDA) کے مطابق بہاولپور میں چولستان کے علاقہ میں 6,090 ہیکٹر رقبہ پر سروے کر کے ٹڈی دَل کو کنٹرول کیا گیا۔

(ب) بورڈ آف ریونیو سے متعلقہ ہے۔

(ج) بورڈ آف ریونیو سے متعلقہ ہے۔

(د) PDMA کی رپورٹ کے مطابق بہاولپور کے کاشتہ علاقہ میں حکومت نے 209 افراد، 18 گاڑیوں، 162 سپرے مشینوں سے 627 ہیکٹر رقبہ پر 1,120 لیٹر لیمبڈا سائی ہیلوتھرین سپرے کر کے ٹڈی دل کو کنٹرول کیا ہے جبکہ چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی (CDA) کے مطابق بہاولپور میں چولستان کے علاقہ میں 5,870 لیٹر میلا تھیان کو چھ سپرے مشینوں، ایک ائر کرافٹ، ایک ہیلی کاپٹر اور چھ گاڑیوں کے ذریعے سے سپرے کر کے ٹڈی دل کو کنٹرول کر چکی ہے۔

(ہ) PDMA کے مطابق آئندہ ٹڈی دل کے کنٹرول کے لئے بہاولپور کے علاقہ کے لئے 21,800 لیٹر لیمبڈا سائی ہیلوتھرین کا ذخیرہ موجود ہے۔ پنجاب حکومت اب تک ٹڈی دَل کے کنٹرول کے لئے 54 ہزار لیٹر پیسٹی سائیڈز استعمال کر چکی ہے اور مزید ایمرجنسی صورتحال کے لئے 1,36,000 لیٹر پیسٹی سائیڈز، 391 وہیکل ماؤنٹڈ سپریئرز اور 1625 شولڈر ماؤنٹڈ سپریئرز کا ذخیرہ موجود ہے جبکہ CDA کے مطابق 94,130 لیٹر میلا تھیان پیسٹی سائیڈز چولستان میں آئندہ کے استعمال کے لئے موجود ہے۔

صوبہ میں سبزیوں کی قیمت کے تعین کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*4617: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سبزیوں کی قیمتوں کا تعین کون کرتا ہے اور اس کا طریق کار کیا ہے؟

(ب) کیامنڈیوں اور بازاروں میں سبزیوں کی خرید وفروخت حکومت کے مقرر کردہ نرخوں کے مطابق ہوتی ہے؟

(ج) مارکیٹ کمیٹیوں کا سبزیوں کی خرید وفروخت میں کیا عمل دخل ہے اور کمیٹیاں کس طرح نرخوں کو کنٹرول کرتی ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) سبزیوں اور پھلوں کی قیمتوں کا انحصار مکمل طور پر ان کی رسد وطلب پر ہوتا ہے۔ صوبہ بھر کی مارکیٹ کمیٹیوں کا عملہ روزانہ کی بنیاد پر زرعی اجناس کی آمد اور ان کی قیمتِ نیلام کو ریکارڈ کرتا ہے اور بعد ازاں کم از کم پانچ نیلامیوں کی اوسط قیمت نیلام نکال کر اس میں 10 تا 15 فیصد منافع ڈال کر زرعی اجناس کے پرچون ریٹ ڈپٹی کمشنر کی ہدایت پر متعلقہ سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی کے دستخط سے ریٹ لسٹ کی صورت میں روزانہ کی بنیاد پر جاری کئے جاتے ہیں۔ مارکیٹ کمیٹیوں کی جاری کردہ ریٹ لسٹیں سبزی و پھل فروش دکانداروں کو روزانہ فراہم کی جاتی ہیں تاکہ وہ اس کو عوام الناس کو قیمتوں سے آگاہی کے لئے اپنی دکان پر آویزاں کریں۔

(ب) ہر مارکیٹ کمیٹی سبزی و پھل کی پرچون ریٹ لسٹ صارفین کی راہنمائی کے لئے جاری کرتی ہے۔ منڈیوں کی حدود سے باہر ریٹ لسٹ کے مطابق سبزی و پھل کی صارفین کو فراہمی ضلعی انتظامیہ کی ذمہ داری ہے جس کے لئے ہر ضلع میں پرائس کنٹرول مجسٹریٹ مقرر کئے گئے ہیں جو متعلقہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز کی سربراہی میں کام کرتے ہیں۔ پرائس کنٹرول مجسٹریٹس زائد قیمت وصول کرنے والوں کے خلاف پرائس کنٹرول اینڈ پروفٹیرنگ ایکٹ کے تحت موقع پر جرمانہ کرتے ہیں اور خلاف ورزی کرنے والوں کو جیل بھی بھیج سکتے ہیں۔

(ج) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

صوبہ میں غیر معیاری زرعی ادویات کی فروخت کی روک تھام سے متعلقہ حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4619: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے غیر معیاری زرعی ادویات کی فروخت کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) صوبہ بھر میں بیج اور ادویات کا معیار پرکھنے کی کتنی لیبارٹری کہاں کہاں ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) حکومت جعلی زرعی ادویات بیچنے والوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کر رہی ہے اس کے لئے باقاعدہ مہم چلائی جا رہی ہے جس کے تحت مندرجہ ذیل اقدامات کئے جا رہے ہیں:

1. زرعی ادویات کے دکانداروں کی سال میں دو بار تربیت کی جاتی ہے تاکہ وہ قانونی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے زرعی ادویات کا کاروبار کر سکیں۔
2. زرعی ادویات کے ڈیلرز اور ڈسٹری بیوٹرز کے پاس موجود پیسٹی سائیڈز کے نمونہ جات لئے جاتے ہیں اور ان کو برائے تجزیہ لیبارٹری بھجوایا جاتا ہے۔
3. غیر معیاری رپورٹ ملنے پر متعلقہ دکانداروں اور ڈسٹری بیوٹرز کے خلاف متعلقہ تھانوں میں ایف آئی آرز درج کروائی جاتی ہیں۔
4. خفیہ معلومات کی بنیاد پر جعلی زرعی ادویات بنانے والوں پر چھاپے مارے جاتے ہیں اور قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

سال	2020(اگست)
تعداد نمونہ جات	5995
غیر معیاری نمونہ جات	171
ایف آئی آر جو رجسٹرڈ ہوئیں	253
تعداد گرفتار ملزمان	153
تعداد چھاپے	240
مقدار/وزن جو جعلی زرعی ادویات جو پکڑی گئیں	62,331 کلوگرام اور 25,091 لیٹر
مالیت جعلی زرعی ادویات جو پکڑی گئیں	10,13,52,220/-

مزید بر آں سال 2020 میں اب تک پانچ فیکٹریاں)جہاں پر جعلی زرعی زہریں بنائی جاتی تھی کو پکڑا گیا ہے۔

(ب) صوبہ میں بیج کا معیار پرکھنے کی ذمہ داری فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن اینڈ رجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کی ہے جن کی لیبارٹریاں لاہور، ساہیوال، خانیوال اور رحیم یار خان میں ہیں جبکہ صوبہ میں زرعی ادویات کا معیار پرکھنے کے لئے محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کا ذیلی ادارہ انسٹیٹیوٹ آف سائل کیمسٹری اینڈ انوائرمینٹل سائنسز، کالا شاہ کاکو میں واقع ہے جس کے زیر اثر درج ذیل پانچ لیبارٹریز قائم ہیں۔

i. پیسٹی سائیڈ کوالٹی کنٹرول لیبارٹری، فیصل آباد

ii. پیسٹی سائیڈ کوالٹی کنٹرول لیبارٹری، ملتان

iii. پیسٹی سائیڈ کوالٹی کنٹرول لیبارٹری، بہاولپور

iv. پیسٹی سائیڈ کوالٹی کنٹرول لیبارٹری، کالا شاہ کاکو

v. پراونشل پیسٹی سائیڈ ریفرنس لیبارٹری، کالا شاہ کاکو

صوبہ میں کپاس کی فصل کو نقصان اور بیماریوں سے بچاؤ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4696: **رانا منور حسین**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زراعت کے شعبہ میں ترقی کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) کپاس کی فصل کاشت ہونے کا وقت آ رہا ہے پچھلے کئی سالوں سے کپاس کی فصل کا کسانوں کو نقصان ہو رہا ہے بیماریاں حملہ آور ہیں اس سلسلہ میں حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) محکمہ زراعت کا فیلڈ سٹاف سبزیوں کی کاشت اور فصلوں کی کاشت کے لئے کیا نئے اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(د) باغات کے فروغ کے لئے کیا اقدامات حکومت اٹھا رہی ہے تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) زراعت کے شعبہ میں ترقی کے لئے صوبائی حکومت وفاقی حکومت کے اشتراک سے مختلف فصلات (گندم، چاول، کپاس، کماد، تیلدار اجناس، دالیں، سبز چارہ جات، باغات وغیرہ)، جدید زرعی آلات کی فراہمی اور زرعی پانی کے بہتر استعمال کے میگا پراجیکٹس پر کام کر رہی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کی طرف سے کپاس کی فصل کے فروغ کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جا رہے ہیں:

1. پنجاب حکومت نے کپاس کی پیداوار میں اضافہ کے لئے بیج پر 2 لاکھ ایکڑ رقبہ پر 1000/- روپے فی ایکڑ سبسڈی کا ہدف مقرر کیا ہے۔ یہ سہولت پچھلے سال بھی میسر تھی۔
2. کپاس پر تحقیق میں بہتری کے لئے جدید سہولیات سے آراستہ ایک تحقیقی ادارہ برائے کپاس ملتان میں قائم کیا جا رہا ہے جس پر کل 320.363/- ملین روپے لاگت آئے گی۔
3. کپاس کا بیج پیدا کرنے کے لئے ایک ریسرچ سٹیشن ضلع راجن پور میں تعمیر کیا جا رہا ہے جس پر کل 175.350/- ملین روپے لاگت آئے گی۔
4. کپاس کی فصل پر سفید مکھی کے مؤثر تدارک کے لئے وفاقی حکومت کے اشتراک سے زرعی زہروں پر سبسڈی کے لئے 4.4 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(د) صوبہ پنجاب میں باغات کے فروغ کے لئے محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں:

1. محکمہ نے گزشتہ سال پھلدار پودوں کی اکیس نئی اقسام متعارف کروائیں ہیں۔ مزید بر آں کینو، امرود، بیر اور جامن کی بغیر بیج کی اقسام کی تیاری پر تجربات جاری ہیں۔
2. بیماریوں سے پاک، صحت مند اور صحیح النسل پھلدار پودے تیار کر کے کسانوں کو دیئے جا رہے ہیں۔ گزشتہ سال مختلف پھلوں کے دو لاکھ پودے کسانوں کو فراہم کئے گئے۔

3. نئے پھلدار پودوں (چیکو، بیریز، زیتون، انجیر، ایوکیڈو، کھجور وغیرہ) پر تجربات جاری ہیں۔ اس ضمن میں عمدہ کوالٹی کی حامل غیر ملکی کھجور کی اقسام (عجوہ، امبر، خلاص، برہی، مڈجول وغیرہ) پر مقامی موسمی حالات پر تجربات جاری ہیں اور آنے والے سالوں میں کسانوں کو ان اقسام کے پودے مہیا کئے جائیں گے۔

پیسٹ کنٹرول کا اختیار

محکمہ ایگریکلچر پلانٹ پروٹیکشن کو دینے سے متعلقہ تفصیلات

*4704: **چودھری مسعود احمد:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت نے پیسٹ کنٹرولنگ کا اختیار سال 2017 سے ایگریکلچر پلانٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ کو دے رکھا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب ایگریکلچر پلانٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ کو سال 2017 سے پیسٹ کنٹرول کا کام ذمہ لگایا ہے تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان میں پیسٹ کنٹرول کا ایک ملازم تعینات ہے اس کی کارکردگی کیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایگریکلچر ایکسٹینشن ڈیپارٹمنٹ سال 2017 سے پہلے پیسٹ کنٹرول اور پیسٹی سائیڈ کوالٹی چیکنگ کرتے تھے اور کارکردگی زیادہ بہتر ہوتی تھی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 20-2019 میں کاٹن کراپ کی تباہی اس لئے ہوئی کہ پلانٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ پیسٹی سائیڈ/پیسٹ کنٹرول پروگرام میں ناکام ہوئے اگر ایگریکلچر ایکسٹینشن اور ایگریکلچرل پلانٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ کے دونوں شعبہ جات مل کر پیسٹی سائیڈ / پیسٹ کنٹرول پر کام کریں تو کارکردگی زیادہ بہتر ہو جائے گی۔ حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) یہ درست ہے کہ سال 2017 سے پیسٹی سائیڈ سیمپلنگ اور چھاپہ جات کا اختیار ایگریکلچر پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈ کے پاس ہے۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ محکمہ ایگریکلچر پیسٹ وارننگ کو سال 2017 سے پیسٹ کنٹرول کا کام ذمہ لگایا گیا ہے۔ پیسٹ وارننگ کے اہلکار کی ذمہ داری تحصیل کی سطح پر تمام علاقوں میں فصلوں پر حملہ آور ضرر رساں عوامل کی پیسٹ سکاؤٹنگ کرکے ان کی شدت کے بارے میں حکومت کو آگاہ کرنا اور آنے والے دنوں میں ضرر رساں عوامل کی شدت کے بارے میں پیشنگوئی کرنا ہے۔ پیسٹ وارننگ کا زراعت آفیسر تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان ڈیوٹی کے لحاظ سے ٹھیک کام کر رہا ہے جس کی کارکردگی درج ذیل ٹیبل سے ظاہر ہے۔

نمبر شمار	سال	پیسٹ کنٹرول کے لئے پیسٹ سکاؤٹنگ سپاٹ	نمونہ جات برائے تجزیہ	ان فٹ نمونہ جات
1-	2017	3455	91	7
2-	2018	2669	123	3
3-	2019	4018	120	6
4-	2020	2253	17	0

(ج) یہ درست ہے کہ مارچ 2017 سے پہلے پیسٹی سائیڈز کی کوالٹی بہتر بنانے کے لئے نمونہ جات اور چھاپہ جات کا اختیار ایگریکلچر ایکسٹینشن اور پیسٹ وارننگ دونوں کے پاس تھا اور مارچ 2017 سے پیسٹی سائیڈز کے نمونہ جات اور چھاپہ جات کا اختیار صرف پیسٹ وارننگ کے پاس آگیا کیونکہ ایگریکلچر ایکسٹینشن کے پاس پہلے ہی کافی زیادہ ذمہ داریاں تھیں۔ جہاں تک کارکردگی کا سوال ہے تو جب پیسٹ وارننگ اور محکمہ زراعت توسیع دونوں سیمپل لیتے تھے اس وقت پیسٹی سائیڈز کے نمونہ جات کی تعداد کم تھی سال 2017 اور اس کے بعد جب اختیار پیسٹ وارننگ کے پاس آگیا تو نمونہ جات کا ہدف ہر ضلع اور تحصیل کی سطح پر پیسٹی سائیڈ کے کاروبار کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا اور نمونہ جات کی تعداد اور چھاپہ جات میں واضح طور پر اضافہ ہوا جو کہ ادارہ کی کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

(د) یہ بات درست نہ ہے اور کپاس کی پیداوار میں کمی کی وجہ صرف پیسٹی سائیڈ کو ٹھہرانا مناسب نہیں ہے کیونکہ کپاس کی اچھی پیداوار کا انحصار مختلف عوامل جیسا کہ اچھی اقسام کا بیج، وقت پر کاشت، کھادوں کا متناسب استعمال، موسمیاتی عنصر، آبپاشی، حملہ آور کیڑے مکوڑوں اور بیماریوں کے بروقت انسداد پر ہے سال 2019 میں کپاس کی فصل پر موسمیاتی تبدیلی کے برے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ ماہ ستمبر 2019 کی بے وقت بارشوں اور بعض علاقوں میں پانی کی کمی نے کپاس کی فصل کو بہت زیادہ متاثر کیا۔ سال 20-2019 میں پیسٹی سائیڈ کے حاصل نمونہ جات تقریباً 14275 ہیں۔ پیسٹ وارننگ نے پیسٹی سائیڈ کی کوالٹی کے معیار کو برقرار رکھنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی ہے۔

اوکاڑہ: بصیر پور منڈی احمد آباد میں
سبزی اور فروٹ منڈی کے لئے سرکاری جگہ مختص نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*4772: **جناب نور الامین وٹو:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بصیر پور اور منڈی احمد آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں کوئی سبزی منڈی و فروٹ منڈی کے لئے سرکاری جگہ مختص نہ ہے مذکورہ شہروں میں سرکاری جگہ پر مذکورہ منڈیوں کے نہ ہونے کی وجہ سے کسان کو بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کسانوں کے لئے مذکورہ سہولتیں نہ ہونے کی وجہ سے ان کو ان کی اجناس کی پوری قیمت موصول نہ ہوتی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ شہروں میں سبزی منڈی اور فروٹ منڈی کے لئے جگہ مختص کرنے اور نئی منڈیاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) یہ بات اس حد تک درست ہے کہ بصیر پور اور منڈی احمد آباد میں کوئی سرکاری جگہ سبزی و پھل منڈی کے لئے مختص نہ ہے تاہم وہاں کے کاشتکاروں کو اپنی اجناس کی فروخت کے سلسلے میں کوئی مسئلہ درپیش نہ ہے کیونکہ ان علاقوں کے گردو نواح

میں20 سے 22 کلومیٹر کے فاصلہ پر بمقام حجرہ شاہ مقیم، دیپالپور اور حویلی لکھا میں سرکاری سبزی اور پھل منڈیاں موجود ہیں۔

(ب) درست نہ ہے بلکہ کسان اپنی اجناس قریبی منڈیوں میں فروخت کرتے ہیں اور طلب و رسد کے عوامل ان کی قیمت کا تعین کرتے ہیں۔ متعلقہ مارکیٹ کمیٹی کا عملہ موقع پر زرعی اجناس کی شفاف نیلامی کو یقینی بناتا ہے اور کسانوں کو اپنی اجناس کا جائز معاوضہ ملتا ہے۔

(ج) محکمہ زراعت (مارکیٹنگ ونگ) صوبہ بھر میں جہاں منڈی کی ضرورت ہو اس جگہ پر منڈی کی فزیبلٹی رپورٹ تیار کروا کر وہاں منڈیاں قائم کرتا ہے، مزید برآں حکومت پنجاب جدید منڈیوں کے قیام کے لئے ایک خود مختار اتھارٹی پامرا (PAMRA) کا قیام عمل میں لائی ہے جو صوبہ بھر میں علاقہ کی ضروت کے مطابق جدید منڈیاں قائم کرے گی۔

صوبہ میں ریسرچ ونگ (زراعت) کے
افسران واہلکاران کی تعداد نیز اس شعبہ کے لئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

***4776: چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 20-2019 میں محکمہ نے کسی نئی اجناس کا کوئی بیج ریسرچ کرکے متعارف نہ کرایا ہے زیادہ پیداوار کرنے والی اجناس کے نئے بیج متعارف نہ کرانے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) محکمہ زراعت کے ریسرچ ونگ کے افسران و اہلکاران کی تعداد کیا ہے ان کے نام عہدہ جات اور تعیناتی کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) سال 20-2019 کے بجٹ میں ریسرچ کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا کتنا فنڈ کس مد میں خرچ ہوا صوبہ بھر میں مذکورہ افسران کے زیر استعمال گاڑیوں اور اخراجات کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) کیا حکومت ریسرچ ونگ کو فعال کرنے اور کاشتکاروں کی فلاح کے لئے نئے زیادہ پیداواری بیج فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیرزراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ محکمہ زراعت ریسرچ ونگ نے سال20-2019میں مختلف فصلات اور پھلوں کی 58اقسام متعارف کروائی ہیں۔

(ب) محکمہ زراعت ریسرچ ونگ کے افسران و اہلکاران کی کل تعداد 5033 ہے جن کی تفصیل(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال20-2019ریسرچ ونگ، محکمہ زراعت کے لئے مختص کئے گئے بجٹ اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

	سیلری بجٹ روپے	نان سیلری بجٹ روپے	کل روپے
مختص کردہ بجٹ	2,42,61,59,000	57,63,10,000	3,00,24,69,000
اخراجات	2,38,78,56,634	56,75,09,288	2,95,53,65,922

مزید برآں ریسرچ ونگ، محکمہ زراعت کے افسران کے زیر استعمال 245 گاڑیاں موجود ہیں جن پر سال20-2019 میں پی او ایل اور مرمت کی مد میں بالترتیب -/6,31,21,862روپے اور -/2,52,24,166روپے خرچہ آیا۔

(د) محکمہ زراعت، ریسرچ ونگ نے سال 20-2019 میں کاشتکاروں کی فلاح کے لئے مختلف فصلات اور پھلوں کی 58اقسام متعارف کروائیں ہیں جو زیادہ پیداواری صلاحیت کے ساتھ ساتھ بیماریوں، کیڑوں اور موسمی تغیرات کے خلاف قوت مدافعت بھی رکھتی ہیں۔

بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال کی جانب سے چکوال فتح جنگ اور اٹک میں زیتون کے پھل کی خریداری کے لئے مراکز کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*4905: **محترمہ مومنہ وحید:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال کی جانب سے پبلک پرائیویٹ پاٹنرشپ کے اشتراک سے چکوال، فتح جھنگ اور اٹک میں زیتون کے پھل کی خریداری کے لئے مراکز قائم کئے ہیں؟

(ب) ان مراکز میں زیتون کے کاشتکاروں کو کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ج) پھل آلودگی اور ضائع ہونے سے بچانے کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال ہر سال زیتون کے پھل کی برداشت کے موسم میں مختلف نجی اداروں اور زیتون کے کاشتکاروں کے درمیان رابطے کا ذریعہ بنتا ہے اور یہ نجی ادارے اٹک، فتح جنگ اور چکوال میں خریداری کے مراکز قائم کرتے ہیں۔

(ب) عام طور پر یہ نجی ادارے کاشتکاروں کو پھل کے لئے ٹوکریاں مہیا کرتے ہیں اور کاشتکار یہ پھل ان کے مراکز تک لے کر آتے ہیں۔

(ج)

1. ادارہ ہذا کی جانب سے زیتون کے کاشتکاروں کو پھل کی برداشت اور سنبھال کے بارے میں مختلف مواقع پر تربیتی کورس کرائے جاتے ہیں۔
2. پھل توڑنے کے موسم میں آگاہی مہم چلائی جاتی ہے۔
3. زمینداروں کے لئے اس بارے میں اردو میں پمفلٹ چھپوا کر تقسیم کئے جاتے ہیں۔
4. سماجی رابطے کے ذرائع فیس بک اور بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ کی ویب سائٹ پر راہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔

بہاولپور: ہارٹیکلچر ریسرچ سٹیشن

کے قیام، مقاصد وملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***4939: ملک خالد محمود بابر**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن بہاولپور کب قائم ہوا تھا اس کے مقاصد کیا تھے اپنے مقاصد میں کہاں تک کامیاب ہوا؟

(ب) اس کے کل ملازمین کی تعداد عہدہ، گریڈ مع نام بتائیں؟

(ج) اس کے اخراجات مالی سال20-2019 کے مدوار بتائیں؟

(د) اس کے انچارج کا نام، عہدہ اور گریڈ مع تعلیم بتائیں؟

(ہ) اس ادارے کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں ان کے اخراجات کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں اور یہ کن کن کے زیر استعمال ہیں؟

(و) اس ادارے میں کن کن پھلوں اور فصلوں پر ریسرچ کی جاتی ہے اس ادارے نے جو جو کامیابیاں حاصل کی ہیں، ان کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن بہاولپور 1983 میں بطور سب سٹیشن قائم ہوا اور 2003 میں سٹیشن بن گیا۔ اس کے مقاصد میں آم، کھجور، بیر، انار اور ترشاوہ پھلوں پر تحقیق کے ذریعے باغبانوں کے مسائل کا حل تلاش کرنا، تحقیق سے پھلوں کی پیداواری ٹیکنالوجی تشکیل دینا، پھلوں کی نئی اقسام دریافت کرنا اور ان کو باغبانوں کو فراہم کرنا شامل ہیں۔ ان مقاصد میں ادارہ پوری طرح کامیاب رہا ہے۔ ادارہ ہذا نے کھجور، بیر اور انار کی اعلیٰ اقسام متعارف کرائیں۔ مختلف کتابچوں کے ذریعے پیداواری ٹیکنالوجی باغبانوں کو مہیا کی اور نرسری کے مصدقہ پودے زمینداروں کو فراہم کئے۔

(ب) ادارہ ہذا میں کل 37 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن پر 29 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ادارہ ہذا کے اخراجات مالی سال20-2019 کی تفصیل درج ذیل ہے:

	سیلری	نان سیلری (آپریشنل)	کل بجٹ
اخراجات	1,87,82,147	27,74,897	2,15,57,044

(د) ادارہ ہذا کے انچارج کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام	عہدہ	گریڈ	تعلیم
محمد اخلاق	ماہر اثمار	BS-18+165 S.P	ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر (ہارٹیکلچر)

(ہ) ادارہ ہذا کے پاس دو گاڑیاں (سنگل کیبن پک اپ ڈالہ) ہیں،ایک قابل مرمت جبکہ دوسری انچارج ادارہ کے زیر استعمال ہے۔ ان گاڑیوں کے اخراجات برائے سال 2019-20 کی تفصیل درج ذیل ہے:

تیل کی مد میں اخراجات	مرمت کی مد میں اخراجات	کل اخراجات
4,86,828/- روپے	99,601/- روپے	5,86,429/- روپے

(و) ادارہ ہذا کے مقاصد میں آم، کھجور، بیر، انار اور ترشاوہ پھلوں پر ریسرچ کرنا شامل ہیں اس ضمن میں ادارہ ہذا نے درج ذیل کامیابیاں حاصل کیں ہیں:

- کھجور کی 9 اقسام(خرما، اصیل، زاہدی، شامران، شکری، کپرا، حلینی، حلاوی اور خدراوی)، بیر کی چھ اقسام (پاک وائٹ، عمران، انوکھی، صوفن، بہاولپور سیڈلیس اوریزمان)اور انار کی دو اقسام(پرل اور گولڈن) متعارف کرائیں۔
- باغبانوں کو سال2019-20 میں کھجور کے115، بیر کے1287 اور انار کے 4331 پودے فروخت کئے گئے۔
- باغبانوں کی راہنمائی کے لئے چھ کتابچے شائع کئے، تیس ریڈیو اور پندرہ ٹی وی ٹاک نشریات سے باغبانوں کو مفید معلومات اور مشورے بروقت فراہم کئے۔

شعبہ زراعت کے لئے کھادوں پر
حکومت کی طرف سے سبسڈی دیئے جانے سے متعلقہ تفصیلات

*4956: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں زراعت کے لئے کون کون سی کھادوں پر حکومت سبسڈی دے رہی ہے؟

(ب) یہ دی جانے والی سبسڈی براہ راست عام زمیندار کو دی جائے گی یا پھر دکانداروں اور ڈیلرز کو دی جائے گی؟

(ج) معیاری بیج اور معیاری کھاد کو یقینی بنانے کے لئے حکومت کی کیا حکمت عملی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت، حکومت پنجاب صوبہ میں فاسفورس اور پوٹاش والی کھادوں بشمول ڈی اے پی، این پی، این پی کے، ایس ایس پی، ایس او پی، ایم او پی کھادوں پر بالترتیب 500,800,200,300,200,500 روپے فی بوری سبسڈی فراہم کر رہا ہے۔

(ب) پنجاب میں کھادوں پر موجودہ سبسڈی براہ راست زمینداران کو فراہم کی جارہی ہے اور آئندہ بھی کھادوں پر سبسڈی کے لئے یہی طریق کار اختیار کیا جائے گا۔

(ج) محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کے نامزد کردہ ڈپٹی اور اسسٹنٹ کنٹرولر ضلع اور تحصیل کی سطح پر معیاری کھادوں کی فراہمی اور فروخت کو یقینی بناتے ہیں۔ اس سلسلے میں ڈیلران سے کھادوں کے نمونہ جات حاصل کر کے متعلقہ لیبارٹری سے تجزیہ کروایا جاتا ہے۔ نمونہ جات کے غیر معیاری پائے جانے پر پنجاب فرٹیلائزر کنٹرول آرڈر 1973 (ترمیم شدہ) کے تحت فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

صوبہ میں غیر معیاری کھادوں کی تیاری اور فروخت کی روک تھام کے لئے چھاپے مارے جاتے ہیں اور ملوث افراد کے خلاف فوری کارروائی کی جاتی ہے۔

سال 2020 کے دوران غیر معیاری کھادوں کی فروخت کی روک تھام کے لئے کئے گئے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

اقدامات	(سال)2020 یکم جنوری تا31۔اگست
تعداد حاصل کردہ نمونہ جات	4882
تعداد غیر معیاری نمونہ جات	120
تعداد چھاپہ جات	19
تعداددرج شدہ ایف آئی آر	144
تعداد گرفتار شدگان	21
زائد از قیمت فروخت کے خلاف برموقع جرمانہ(روپے)	5433800
مقدار ضبط کردہ کھادیں)کلو گرام یالیٹر)	35434
ضبط کردہ کھادوں کی مالیت(روپے)	4958496

معیاری بیج کی فراہمی اور فروخت وفاقی حکومت کے ادارہ فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن اور رجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ(FAS&RD)کے دائرہ اختیار میں ہے تاہم محکمہ زراعت حکومت پنجاب صوبہ میں معیاری بیج کی فراہمی اور فروخت کو یقینی بنانے کے لئے ضلع اور تحصیل کی سطح پر محکمہ زراعت کے افسران کو سیڈ انسپکٹر کے اختیارات کے اجراء کے لئے کوشاں ہے۔ اس سلسلے میں وفاقی حکومت متعلقہ وزارت کی اصولی رضا مندی حاصل کرنے کے بعد باضابطہ تحریری گزارشات ارسال کر دی گئی ہیں۔

لاہور:پی پی۔163 میں پختہ کھالوں کی تعداد اوران سے سیر اب اراضی سے متعلقہ تفصیلات

***4977:جناب نصیر احمد:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔163 لاہور میں اس وقت کتنے پختہ کھالے موجود ہیں؟

(ب) ان سے کتنے ایکڑ اراضی سیر اب ہوتی ہے؟

(ج) آخری پختہ کھالے کی تعمیر کب ہوئی تھی؟

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پی پی۔163 لاہور میں اس وقت 17 پختہ کھالے موجود ہیں۔

(ب) ان کھالوں سے تقریباً4250ایکڑ اراضی سیر اب ہو رہی ہے۔

(ج) آخری پختہ کھالے کی تعمیر جون19 20 میں ہوئی۔

صوبہ میں ریسرچ سٹیشن اور ریسرچ انسٹیٹیوٹ اور تحقیقات کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

***4996:جناب صہیب احمد ملک:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ زراعت کے تحت کتنے ریسرچ سٹیشن اور ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہیں؟

(ب) محکمہ زراعت کے ریسرچ ونگ کا مالی سال20-2019 کا بجٹ کتنا تھا،اس کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(ج) صرف ریسرچ اور تحقیقات کے لئے کتنی رقم مختص ہوئی تھی؟

(د) مالی سال میں محکمہ نے کون کون سی فصل، پھل یا سبزی کا نیا بیج دریافت کیا اس کی تفصیل دی جائے؟

(ہ) مالی سال20۔2019کے دوران ریسرچ ونگ کے ملازمین کی تنخواہیں وغیرہ کے اخراجات بتائیں؟

(و) صوبہ بھر میں محکمہ کن کن فصلوں، پھلوں اور سبزیوں پر ریسرچ کر رہا ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت کے زیر سایہ ریسرچ انسٹیٹیوٹس اور ان کے ذیلی اداروں کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت کے ریسرچ ونگ کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی مد وار تفصیل درج ذیل ہے:

	سیلری روپے	نان سیلری (آپریشنل) روپے	کل بجٹ (روپے)
مختص کردہ بجٹ	2,42,61,59,000/-	57,63,10,000/-	3,00,24,69,000/-

(ج) ریسرچ مقاصد کے لئے -/55,15,93,874روپے کی رقم مختص ہوئی تھی۔

(د) مالی سال20-2019میں محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کی جانب سے دریافت نئے بیجوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شار	ادارہ کا نام	بیج کی دریافت
1۔	تحقیقاتی ادارہ برائے کپاس، ملتان	کپاس: ایف ایچ-944
2۔	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	گندم: اکبر19-، جو: سلطان-17اور جو-17
3۔	تحقیقاتی ادارہ برائے دھان، کالا شاہ کاکو	دھان: سپر باسمتی2019اور سپر گولڈ
4۔	تحقیقاتی ادارہ برائے کماد، فیصل آباد	کماد: CPF-250، CPF-251، CPF-252 اور CPF-253
5۔	ایگرانومک ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد	پٹ سن: Golden Jute 2019
6۔	ایرڈ زون ریسرچ انسٹیٹیوٹ، بھکر	گندم: بھکر سٹار
7۔	بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال	انگور کی 3 اقسام (سلطانیہ، باری گریپ 1-، شوگرا(1-انجیر کی 1 قسم (بلیک بال) ماش کی 1 قسم (بارانی ماش)

8-	تحقیقاتی ادارہ برائے چارہ جات، سرگودھا	1- برسیم کی نئی قسم "Punjab Berseem" 2- جئی کی دو نئی اقسام "Super Green Oats" اور "Ever Green Oats" 3- مکئی کی نئی قسم "Super Green Maize"
9-	تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار، فیصل آباد	کھجور کی 9 اقسام خرما، امران، اصیل، زاہدی، کپرا، حلینی، حلاوی، خودروی، شکری (بیر کی 6 اقسام (عمران، انوکی، سوفن، بہاولپور سیڈ لیس، یزمان، پاک وائٹ) انار کی دو اقسام (پرل، گولڈن)
10-	تحقیقاتی ادارہ برائے مکئی، جوار اور باجرہ، ساہیوال	مکئی دوغلی اقسام YH-5427,FH-1036 : مکئی دیسی اقسام: ساہیوال گولڈ، گوہر 19، سٹ پاک، سویٹ 1، پاپ 1 جوار: دوغلی قسم فخر پنجاب
11-	تحقیقاتی ادارہ برائے روغندار اجناس، فیصل آباد	سورج مکھی ہائیبرڈ ORISUN-516 : اور ORISUN-648
12-	تحقیقاتی ادارہ برائے آلو، ساہیوال	آلو: ساہیوال سرخ، ساہیوال سفید اور کوسمو
13-	تحقیقاتی ادارہ برائے دالیں، فیصل آباد	کابلی چنے کی ایک قسم: نور 2019 مسور کی دو اقسام: پنجاب مسور 2019 اور پنجاب مسور 2020
14	تحقیقاتی ادارہ برائے سبزیات، فیصل آباد	شلجم کی ایک ورائٹی (Early PurpleTop)، مولی کی ایک قسم (Minno Local) اور پیاز کی دو اقسام "سلطان" اور" وائٹ پرل"

(ہ) مالی سال 20-2019 کے دوران ریسرچ ونگ کے ملازمین کی تنخواہوں وغیرہ کی مد میں 2,38,78,56,634/- روپے کے اخراجات کئے گئے۔

(و) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے زیر سایہ مختلف انسٹیٹیوٹس اور ان کے ذیلی ادارے جن فصلوں پر ریسرچ کر رہے ہیں ان میں کپاس، گندم، دھان، کماد، مکئی، چنے، مسور، مونگ، ماش، ڈرائی پیز، کاؤ پیز، سورج مکھی، کینولہ، رایا، سرسوں، تل، مونگ پھلی، السی، سویابین، جوار، باجرہ، برسیم، جئی، لوسرن، گوار، پٹ سن، سیسل، سن ہیمپ، سٹیویا، تلسی، اجوائن، سونف، اسپغول وغیرہ شامل ہیں جبکہ پھلوں میں آم، امرود، کھجور، جامن، بیر، انجیر، فالسہ، انار، انگور، زیتون، آڑو، ایوکیڈو، ترشاوہ پھلوں وغیرہ پر ریسرچ کی جارہی ہے۔ مزید برآں موسم گرما اور موسم سرما کی مختلف سبزیات پر ریسرچ

کی جاتی ہے جن میں مولی، شلجم، پالک، ٹماٹر، مرچ، سلاد، بھنڈی توری، بینگن، ہلدی، میتھی، بند گوبھی، پھول گوبھی، پیاز، گاجر، دھنیا، ادرک، مٹر، کھیرا، گھیا کدو، گھیا توری، ٹینڈی، خربوزہ، تربوز وغیرہ شامل ہیں۔

سرگودھا: محکمہ زراعت کے دفاتر ترشاوہ پھلوں پر ریسرچ، ملازمین کی تعداد اور کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

***5000: جناب صہیب احمد ملک**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں، ان کی تفصیل شعبہ وار بتائیں؟

(ب) ان دفتر میں کیا کیا فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں؟

(ج) اس ضلع کو کتنی رقم محکمہ زراعت کو فراہم کی گئی شعبہ وار تفصیل دی جائے؟

(د) اس ضلع میں کتنے ادارے کن کن فصلوں اور پھلوں پر ریسرچ کر رہے ہیں، ان کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ کتنا تھا؟

(ہ) ترشاوہ پھلوں پر جو ادارہ اس ضلع میں کام کر رہا ہے، اس کی تفصیل دی جائے؟

(و) ترشاوہ پھلوں پر ریسرچ کے لئے کتنے ملازم اس ادارہ میں کام کر رہے ہیں ان کے نام تعلیم مع تجربہ اور کارکردگی علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(ز) اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے موسمیاتی تبدیلی پر جو کام کیا ہے اس کی تفصیل دی جائے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ زراعت کے 213 دفاتر موجود ہیں جن کی شعبہ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دفاتر میں سرانجام دیئے جانے والے فرائض کی شعبہ وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضلع میں محکمہ زراعت کو سال20-2019 میں فراہم کی گئی رقم کی شعبہ وار تفصیل درج ذیل ہے:

شعبہ	سیلری بجٹ(روپے)	نان سیلری بجٹ(روپے)	کل بجٹ(روپے)
توسیع	30,17,17,487	8,50,96,344	38,68,13,831
ریسرچ	9,49,60,763	2,04,85,212	11,54,45,975
اصلاح آبپاشی	5,50,74,083	16,03,37,277	21,54,11,360
فیلڈ	4,03,63,389	2,74,23,790	6,77,87,179
پیسٹ وارننگ	1,27,12,380	2,010,483	1,47,22,863
کراپ رپورٹنگ سروس	2,39,59,000	25,69,400	2,65,28,400
اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ	11,53,406	5,06,049	16,59,455
میزان	52,99,40,508	29,84,28,555	82,83,69,063

(د) اس ضلع میں فصلوں اور پھلوں پر ریسرچ کرنے والے اداروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام ادارہ	ریسرچ	کل بجٹ روپے
1۔ تحقیقاتی ادارہ برائے ترشاوہ پھل، سرگودھا	ترشاوہ پھلوں کے تمام پہلوؤں پر ریسرچ کی جاتی ہے	2,18,52,267
2۔ تحقیقاتی ادارہ برائے چارہ جات، سرگودھا	چارہ جات کی مختلف فصلات جن میں برسیم، جئی، لوسرن، مکئی، جوار، باجرہ اور گوار شامل ہیں، پر تحقیقاتی کام کر رہا ہے	7,05,75,461
3۔ Maize ریسرچ سب سٹیشن، سرگودھا	مکئی کی فصل پر ریسرچ کی جاتی ہے	Nil

(ہ) **تحقیقاتی ادارہ برائے ترشاوہ پھل، سرگودھا**

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد کے زیر سایہ چک نمبر38 شمالی، رسالہ نمبر5، تحصیل و ضلع سرگودھا میں واقع اس ادارے کا قیام 04-2003 میں ہوا جس کے اغراض و مقاصد درج ذیل ہیں:

1. **ترشاوہ پھلوں کی مختلف اقسام کو متعارف کروانا تاکہ ان کی دستیابی زیادہ وقت تک ممکن بنائی جاسکے۔**
2. **ترشاوہ پھلوں کی بغیر بیج کی حامل اقسام کو متعارف کروانا۔**

3. ترشاوہ پھلوں کی پیداوار اور خاصیت کو بہتر کاشتی و انتظامی امور مثلاً آبپاشی، تحفظِ نباتات، غذائی ضروریات وبذریعہ کانٹ چھانٹ بہتر بنانا۔
4. ترشاوہ پھلوں کی مختلف بیماریوں اور ضرررساں کیڑے مکوڑوں پر تحقیقاتی کام اور تدارک کے لئے مؤثر سفارشات مرتب کرنا۔
5. ترشاوہ پھلوں کے لئے مختلف روٹ سٹاکس پر تحقیقاتی کام کرنا تاکہ ترشاوہ باغبانی میں مزید بہتری لائی جاسکے۔
6. نرسری کی تیاری پر تحقیقاتی کام کرنا۔
7. بعد ازبرداشت ترشاوہ پھلوں کے نقصانات کو کم کرنے کے طریق کار پر تحقیقی کام و سفارشات مرتب کرنا۔
8. باغبان حضرات کو بذریعہ پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا جدید پیداواری ٹیکنالوجی کے بارے میں راہنمائی مہیا کرنا۔

ادارہ ہذا کے ماہرین محکمہ کی طرف سے مقرر کئے گئے فارمر کے فیلڈ وزٹ مطلوبہ تعداد میں باقاعدگی سے کئے جاتے ہیں جن میں ترشاوہ پھلوں کے باغبان حضرات کو ان کے باغ کے متعلق درپیش مسائل کا ممکن حل بتایا جاتا ہے جس پر عمل کرنے کے بعد باغبان حضرات اپنے مسائل سے بہتر طریقے سے نبرد آزما ہونے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں موسم کی مطابقت سے ٹریننگ پروگرامز منعقد کئے جاتے ہیں جن میں ادارہ ہذا کے ماہرین باغبان حضرات کی صحیح راہنمائی کرتے ہیں۔ ادارہ ہذا کے ماہرین باقاعدگی سے ترشاوہ پھلوں کے متعلق اردو مضامین لکھ کر زراعت نامہ میں شائع کرواتے ہیں اور ریڈیو ٹاکس ریکارڈ کرواتے ہیں تاکہ دور دراز کے باغبان حضرات گھر بیٹھے مستفید ہو سکیں۔ ادارہ ہذا نے ترشاوہ پھلوں کی ایک نرسری بھی قائم کی ہے جہاں ہر سال 30-40 ہزار صحیح النسل پودے تیار کر کے گورنمنٹ کے مقرر کردہ ریٹ پر کسان حضرات کو مہیا کئے جاتے ہیں۔

(و) ترشاوہ پھلوں پر ریسرچ کے لئے کام کرنے والے ملازمین کے نام، تعلیم مع تجربہ اور کارکردگی کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) ادارہ ہذا کے ماہرین موسمیاتی تبدیلیوں اور ان کے اثرات کے پیش نظر اردو مضامین زراعت نامہ لاہور میں شائع کرواتے ہیں اور ریڈیو ٹاکس ریکارڈ کرواتے ہیں تاکہ باغبان حضرات وقت سے پہلے ان کا صحیح تدارک اپنا سکیں۔ پچھلے چند سالوں سے فوگ کی بجائے سموگ نمودار ہو رہی ہے جو نہ صرف فصلات بلکہ انسانی صحت کے لئے بھی مضر ہے اس سے نمٹنے کے لئے ماہرین ریڈیو ٹاکس ریکارڈ کرا کے کسان حضرات کو آگاہ کرتے ہیں تاکہ وہ اس سے صحیح طریقے سے نبرد آزما ہو سکیں۔

ساہیوال: محکمہ زراعت کے فارم، ریسرچ سنٹرز اور بیجوں کی ریسرچ سے متعلقہ تفصیلات

*5018: **جناب محمد ارشد ملک**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ زراعت کے کتنے فارم اور ریسرچ سنٹر کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں، مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) ضلع ہذا میں موجود فارم اور ریسرچ سنٹروں پر کس کس فصل کی پیداوار بڑھانے کے لئے ریسرچ کی جاتی ہے اور ان زرعی فارم پر کون کون سی فصلیں کاشت کی جاتی ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) سال 2020 میں ضلع ساہیوال کے زرعی فارموں کے کتنے رقبہ پر گندم کی کاشت کی گئی اور کتنی پیداوار حاصل ہوئی کس کو فروخت کی گی اور حاصل ہونے والی رقم کتنی ہے، مکمل تفصیل بتائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ زراعت کے زیر انتظام فارمز اور ریسرچ سنٹرز کے نام اور رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام شعبہ	فارم / ریسرچ سنٹر	کل رقبہ
ریسرچ	تحقیقاتی ادارہ برائے مکئی، جوار اور باجرہ، ساہیوال	3060ایکڑ
	1۔نوٹ: تین عدد سیڈ فارمز (سیڈ فارم L-5/64، سیڈ فارم L-9/86	16.3ایکڑ
	اور سیڈ فارم L-14/11 اقبال نگر) ادارہ ہذا سے منسلک ہیں۔	126.25ایکڑ

2۔ تحقیقاتی ادارہ برائے آلو، ساہیوال	37.5ایکڑ
3۔ کاٹن ریسرچ سٹیشن، ساہیوال	150ایکڑ
4۔ تحقیقاتی مرکز برائے سبزیات، ساہیوال	
5۔ ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، ساہیوال	
توسیع گورنمنٹ زرعی فارم، ساہیوال	88.5ایکڑ

(ب) ضلع ہذا میں موجود فارم اور ریسرچ سنٹروں پر کی جانے والی ریسرچ اور کاشتہ فصلوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ تحقیقاتی ادارہ برائے مکئی، جوار اور باجرہ، ساہیوال:

ادارہ ہذا میں مکئی، جوار اور باجرہ پر تحقیقاتی کام کیا جاتا ہے۔ مذکورہ تینوں فصلیں چونکہ cross polinated ہیں اور ان اقسام کا خالص بیج بنانے کے لئے ہر دو اقسام کے درمیان 300 سے 400 میٹر کا فاصلہ رکھنا ضروری ہے اس لئے درمیانی خالی رقبہ پر مختلف فصلیں مثلاً گندم، دھان، سورج مکھی اور آلو وغیرہ کاشت کی جاتی ہیں جس سے نہ صرف زمین کی طبعی حالت بہتر رہتی ہے بلکہ ردوبدل سے بیماریوں، کیڑے مکوڑوں اور جڑی بوٹیوں کا بہتر کنٹرول رہتا ہے جس سے تحقیقاتی مقاصد کے علاوہ ادارہ کی آمدنی میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔

2۔ تحقیقاتی ادارہ برائے آلو، ساہیوال

ادارہ ہذا میں آلو کی فصل کی پیداوار بڑھانے کے لئے ریسرچ کی جاتی ہے۔ آلو کی فصل کے علاوہ ادارہ ہذا میں off season کے دوران آمدنی کے حصول کے لئے گندم، چارہ اور چاول کی فصلات کاشت کی جاتی ہیں۔

3۔ کاٹن ریسرچ سٹیشن، ساہیوال

کاٹن ریسرچ سٹیشن ساہیوال میں فصل کپاس پر ریسرچ کی جاتی ہے اور اس کے علاوہ فصل گندم کاشت کی جاتی ہے۔

4۔ تحقیقاتی مرکز برائے سبزیات، ساہیوال

تحقیقاتی مرکز برائے سبزیات، ساہیوال کے رقبہ پر مختلف سبزیات کے تصدیق شدہ بیج پیدا کئے جاتے ہیں۔

5۔ ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، ساہیوال

اس ریسرچ سٹیشن پر ترشاوہ پھلوں کی مختلف اقسام کی پیداوار بڑھانے کے لئے ان کے پیداواری امور پر تحقیقی کام کیا جاتا ہے۔

6۔ گورنمنٹ زرعی فارم، ساہیوال

گورنمنٹ زرعی فارم ساہیوال کا بنیادی مقصد بیجوں کی افزائش ہے جس کے لئے قومی/صوبائی تحقیقی اداروں سے مختلف فصلات مثلاً گندم، دھان، مکئی چارہ، کینولا اور برسیم کے پری بیسک بیج لے کر کاشت کئے جاتے ہیں۔ متذکرہ بیج کی کاشت سے حاصل ہونے والے بنیادی بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن ودیگر سیڈ کمپنیوں کو بیچے جاتے ہیں تاکہ وہ کاشتکاروں کو معیاری بیج فروخت کریں۔ اڈاپٹیو ریسرچ سٹیشن ساہیوال کے تحت کاشتکاروں کے مسائل، موسمیاتی تبدیلیوں، علاقہ اور آب وہوا کے لحاظ سے مختلف فصلات پر تجربات کئے جاتے ہیں۔

(ج) سال 20-2019 میں ضلع ساہیوال کے زرعی فارموں پر گندم کے کاشتہ رقبہ اور حاصل ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام ادارہ	کاشتہ رقبہ گندم	پیداوار گندم (منوں میں)	فروخت گندم (منوں میں)	سٹاک گندم (منوں میں)	خریدار گندم	حاصل شدہ رقم (روپوں میں)
1۔ تحقیقاتی ادارہ برائے مکئی، جوار اور باجرہ	38ایکڑ	1506	1275	231	پنجاب سیڈ کارپوریشن	17,84,300
2۔ تحقیقاتی ادارہ برائے آلو	2ایکڑ7 کنال	96	96		سٹاف ممبران	1,34,400
3۔ کاٹن ریسرچ سٹیشن	8ایکڑ5 کنال 16مرلے	254	231	23	سٹاف ممبران	3,23,050
4۔ تحقیقاتی مرکز برائے سبزیات						
5۔ ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن						
6۔ گورنمنٹ زرعی فارم	31ایکڑ 6 کنال 13مرلے	1209	759	45	پنجاب سیڈ کارپوریشن	10,99,285
میزان	82ایکڑ 9مرلے	3065	2361	299		33,41,035

نوٹ: گورنمنٹ زرعی فارم ساہیوال سے حاصل کل پیداوار گندم 1209 من میں سے 258 من مزدوری، 177 من پٹہ دار کا حصہ، 9 من پی ڈبلیو فنڈ نکالا گیا جبکہ 39 من گندم کی زمینداروں سے ریکوری کی گئی اس طرح کل 759 من گندم فروخت کی گئی۔

خانیوال: مینگو جرم پلازم پلانٹ کے قیام، رقبہ ملازمین کی تعداد اور گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*5044: **جناب محمد فیصل خان نیازی**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مینگو جرم پلازم پلانٹ، خانیوال کہاں پر واقع ہے اور کتنے رقبہ پر ہے؟

(ب) اس یونٹ کے کتنے ملازمین کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس یونٹ کا مالی سال20-2019 میں بجٹ کتنا تھا؟

(د) اس یونٹ میں آم کے سوک پر قابو کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ہ) اس یونٹ کی کارکردگی کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(و) اس ادارے کے پاس کتنی اور کون کون سی گاڑیاں ہیں؟

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) مینگو جرم پلازم یونٹ خانیوال کے چک نمبر10R/ 84-83 میں واقع ہے اور اس کے زیر انتظام کل رقبہ 25 ایکڑ ہے۔

(ب) مینگو جرم پلازم یونٹ خانیوال میں مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ملتان سے مسٹر عاطف اقبال، اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر کو اضافی چارج دے کر انچارج بنایا ہوا ہے جبکہ اس یونٹ کے ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	منظور شدہ اسامیاں	پر اسامیاں	خالی اسامیاں
1۔	محمد اقبال	بیلدار	3	1	1	-
2۔	خضر حیات	بیلدار	1	1	1	-
3۔	-	چوکیدار	1	1	-	1
	میزان	-	-	3	2	1

(ج) اس یونٹ کا مختص بجٹ برائے مالی سال20-2019 درج ذیل ہے:

سیلری بجٹ	نان سیلری بجٹ(آپریشنل)	کل بجٹ
-/6,54,465روپے	-/4,50,276روپے	-/11,04,741روپے

(د) ادارہ ہذا میں آم کے سوک پر کسی قسم کی ریسرچ نہ کی جاتی ہے۔

(ہ)

1. مینگو جرم پلازم یونٹ خانیوال میں واقع مدر بلاک میں آم کی بیس مختلف اقسام کے پودے محفوظ کئے ہوئے ہیں جہاں سے بوقت ضرورت آم کی قلمیں لی جاتی ہیں۔
2. اس یونٹ میں ملٹی پلیکیشن بلاک قائم کیا گیا ہے جس سے آم کے باغبانوں اور رجسٹرڈ نرسری مالکان کو آم کی کمرشل اقسام کی قلمیں مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

3. اس یونٹ میں روٹ سٹاک بلاک بنایا گیا ہے جس سے آم کے تصدیق شدہ پودے اگانے کے لئے آم کی گٹھلیاں حاصل کی جاتی ہیں۔

(و) ادارہ ہذا کے زیر استعمال کوئی سرکاری گاڑی نہ ہے۔

پنجاب سیڈ کارپوریشن خانیوال کے رقبہ

ملازمین، بیجوں کی تیاری اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*5045: **جناب محمد فیصل خان نیازی:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کا ضلع خانیوال میں کتنا رقبہ کہاں کہاں ہے؟

(ب) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے کتنے ملازمین ضلع خانیوال میں کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) پنجاب سیڈ کارپوریشن نے ضلع خانیوال میں سال 19-2018 اور 2020 میں کس کس فصل کا کسانوں کو کتنی مقدار میں بیج فراہم کیا؟

(د) کتنا اور کون کون سی فصل کا بیج اس ادارے نے خود تیار کیا تھا اور کتنا بیج کس فصل کا بیج کسانوں سے خرید کیا تھا؟

(ہ) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے 20-2019 کے اخراجات کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(و) پنجاب سیڈ کارپوریشن زمینداروں کو اچھا اور اعلیٰ کوالٹی کا بیج فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع خانیوال میں پنجاب سیڈ کارپوریشن کے رقبہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام فارم / چک نمبر	کل رقبہ (ایکڑز)
1۔	81-82/10-R	2507.48
2۔	86-87,75/10-R	2293.70
3۔	83-85/10-R	1468.19
	میزان	6269.37

(ب) پنجاب سیڈ کارپوریشن ضلع خانیوال اور اس سے ملحقہ ذیلی دفاتر واقع ملتان، ڈیرہ غازی خان، بہاولپور اور وہاڑی میں ملازمین کی کل تعداد 234 ہے جن کی ضلع وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب سیڈ کارپوریشن ضلع خانیوال اور اس سے ملحقہ ذیلی سنٹرز میں سال 19-2018 اور 2020 میں کسانوں کو مختلف فصلات کے 6,65,734 من اعلیٰ معیاری بیج فراہم کئے گئے جن کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پنجاب سیڈ کارپوریشن ضلع خانیوال اور اس سے ملحقہ ذیلی سنٹرز میں سال 19-2018 اور 2020 میں مختلف فصلات کا 15,40,371 من بیج رجسٹرڈ گروورز سے معیار پر پورا اترنے کے بعد خریدا گیا اور 43,720 من BNS، پری بیسک، بیسک بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن نے اپنے سیڈ فارمز پر خود تیار کیا جن کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پنجاب سیڈ کارپوریشن ضلع خانیوال کے سال 20-2019 کے اخراجات کی تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) پنجاب سیڈ کارپوریشن ہر سال مختلف فصلات کے اعلیٰ معیاری بیج تیار کرتا ہے اور امسال پنجاب سیڈ کارپوریشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے کسانوں کو اعلیٰ معیاری بیج مہیا کرنے کے لئے اقدامات اٹھاتے ہوئے مختلف فصلات کے بیجوں کی خرید کے ٹارگٹس بڑھا دیئے ہیں جیسا کہ کپاس کے بیج کا ٹارگٹ 4000 میٹرک ٹن سے بڑھا کر 6000 میٹرک ٹن، فصل دھان کے بیج کا ٹارگٹ 3500 میٹرک ٹن سے بڑھا کر 6000 میٹرک ٹن، تیلدار اجناس کے بیج کا ٹارگٹ 200 میٹرک ٹن سے بڑھا کر 400 میٹرک ٹن کر دیا گیا ہے۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن سیڈ فارمز پر اعلیٰ معیاری ہائبرڈ مکئی بیج بھی تیار کیا جا رہا ہے جو کہ پرائیویٹ سیڈ کمپنیوں سے 50 فیصد کم ریٹ پر کسانوں کو فراہم کیا جاتا ہے۔ مزید برآں کاشتکاروں کو تیلدار اجناس کی خریداری پر بھی پریمیم دیا جائے گا۔

لاہور: فروٹ منڈیوں کی تعداد دکانوں اور سٹورز سے وصول شدہ کرایہ اوراس کے تصرف سے متعلقہ تفصیلات

*5058: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کتنی فروٹ، سبزی منڈیاں کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

(ب) ان منڈیوں میں کتنی دکانیں اور سٹورز ہیں ان دکانوں اور سٹور کی مد میں کتنا کرایہ وصول کیا جاتا ہے اور اس کرایہ کو کس اکاؤنٹ میں جمع کروایا جاتا ہے۔ نیز فی دکان / سٹور کا کتنا ماہانہ کرایہ ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان منڈیوں میں آڑھتی حضرات کسانوں سے بہت کم نرخوں اشیاء خرید لیتے ہیں اور ان کو اپنے من مانے ریٹس پر فروخت کرتے ہیں۔ ان منڈیوں کی دیکھ وبھال کن کن محکموں کی ذمہ داری ہے؟

(د) کیا حکومت ان منڈیوں میں کسانوں کو خود اشیاء کی فروخت یقینی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) اس وقت ضلع لاہور میں چھ سبزی و پھل منڈیاں کام کر رہی ہیں:

نمبر شمار	نام سبزی و پھل منڈی مع پتا	نوعیت
1-	سبزی و پھل منڈی راوی لنک روڈ لاہور	یہ منڈی مکمل طور پر کام کر رہی ہے
2-	سبزی و پھل منڈی کاچھا لنک فیروز پور روڈ لاہور	یہ منڈی مکمل طور پر کام کر رہی ہے
3-	سبزی و پھل منڈی ملتان روڈ لاہور	یہ منڈی مکمل طور پر کام کر رہی ہے
4-	سبزی و پھل منڈی سنگھ پورہ جی ٹی روڈ لاہور	یہ منڈی مکمل طور پر کام کر رہی ہے
5-	سبزی و پھل منڈی جلو موڑ جی ٹی روڈ لاہور	یہ منڈی جزوی طور پر کام کر رہی ہے
6-	سبزی و پھل منڈی رائیونڈ (پرائیویٹ)	یہ منڈی مکمل طور پر کام کر رہی ہے

(ب) ان منڈیوں میں دکانوں، سٹورز اور رقم کرایہ وصولی کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نام منڈیاں	دکانات ملکیتی آڑھتیاں	ماہانہ کرایہ وصولی	دکانات ملکیتی مارکیٹ کمیٹی	ماہانہ کرایہ وصولی	کولڈ سٹور ملکیتی آڑھتیاں	ماہانہ کرایہ وصولی
1-سبزی و پھل منڈی راوی لنک روڈ لاہور	211	Nil	Nil	Nil	Nil	Nil
2-مارکیٹ کمیٹی کاہنہ کاچھا	407	Nil	Nil	Nil	Nil	Nil
3-مارکیٹ کمیٹی ملتان روڈ	198	Nil	9 ٹکس شاپ	بوجہ مرمت کرایہ پر نہ ہیں		Nil
4-سبزی و پھل منڈی سنگھ پورہ	58	Nil	14 ٹک شاپس	کل ماہانہ کرایہ 1,33,871 روپے فی دکان تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔	Nil	Nil
5-سبزی و پھل منڈی جلو موڑ	58	Nil	Nil	Nil	8 (دکانات کے اندر)	Nil
6-سبزی و پھل منڈی رائیونڈ (پرائیویٹ)	51	Nil	Nil	Nil	4 (دکانات کے اندر)	Nil
میزان	983	Nil	23 ٹک شاپس	1,33,871	32	Nil

(ج) درست نہ ہے بلکہ بیوپاری و کسان اپنی زرعی اجناس منڈی میں لے کر آتے ہیں اور آڑھتی حضرات ان زرعی اجناس کو بذریعہ نیلام عام (بعوض کمیشن) فروخت کرتے ہیں جن کو محکمہ زرعی مارکیٹنگ، لوکل گورنمنٹ و مارکیٹ کمیٹی کے افسران و اہلکار مانیٹر کرتے ہیں۔ ان منڈیوں کے انتظامی امور کی دیکھ بھال متعلقہ مارکیٹ کمیٹیز کے ذمہ ہے اور صفائی ستھرائی کے لئے مارکیٹ کمیٹیز لاہور اور ملتان روڈ نے LWMC کو ٹھیکہ دے رکھا ہے جبکہ مارکیٹ کمیٹیز کاچھا و سنگھ پورہ خود سے صفائی کرواتی ہیں۔

(د) ضلع لاہور کی متعلقہ منڈیوں میں کسان پلیٹ فارم موجود ہیں جہاں کسان کسی قسم کے کمیشن کی ادائیگی کے بغیر اپنی اجناس خود فروخت کر سکتے ہیں۔

ضلع بہاولپور: محکمہ زراعت کے دفاتر،
ملازمین کی تعداد اور ریسرچ سنٹرز سے متعلقہ تفصیلات

*5082: **ملک خالد محمود بابر**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر ملازمین اور ریسرچ کے ادارے ہیں؟

(ب) جو ادارے اس ضلع میں ہیں ان کے سربراہان کہاں کہاں بیٹھتے ہیں؟

(ج) ان اداروں میں یکم اگست 2018 سے آج تک کتنے ملازمین کو کس عہدہ اور گریڈ میں بھرتی کیا گیا ان کے نام مع تعلیم و پتا جات بتائیں؟

(د) اس ضلع میں آم، کھجور، گندم اور کپاس وغیرہ کی ریسرچ کے ادارے کہاں کہاں ہیں ان کا رقبہ ادارہ وار کتنا ہے ان کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ کتنا تھا؟

(ہ) مالی سال 21-2020 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا ہے اس کی مدوار تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع بہاولپور میں محکمہ زراعت کے 102 دفاتر، 911 ملازمین اور گیارہ ریسرچ کے ادارے ہیں۔

(ب) ریسرچ ونگ کے زیر سایہ ضلع بہاولپور میں موجود تمام اداروں کے سربراہان علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، گلبرگ روڈ، ماڈل ٹاؤن اے، بہاولپور میں بیٹھتے ہیں جبکہ شعبہ توسیع (اڈاپٹیو ریسرچ) کے زیر انتظام اداروں کا سربراہ ڈائریکٹر زراعت (فارم، ٹریننگ و اڈاپٹیو ریسرچ) رحیم یار خان میں بیٹھتا ہے۔

(ج) یکم اگست 2018 سے آج تک 30 ملازمین کو بھرتی کیا گیا جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع ہذا میں آم، کھجور، گندم اور کپاس وغیرہ کی ریسرچ کے اداروں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نام ادارہ مع پتا	رقبہ (ایکڑوں میں)
1۔علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، گلبرگ روڈ، ماڈل ٹاؤن اے، بہاولپور	178
2۔کاٹن ریسرچ سٹیشن، گلبرگ روڈ، ماڈل ٹاؤن اے، بہاولپور	45
3۔ایگرانومک ریسرچ سٹیشن، بہاولپور	25
4۔ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، بہاولپور	50
5۔ویجیٹیبل ریسرچ سب سٹیشن، بہاولپور	21
6۔آئل سیڈز ریسرچ سٹیشن، بہاولپور	29
7۔زرعی تحقیقاتی سٹیشن، بہاولپور	42
8۔انٹومالوجیکل ریسرچ سب سٹیشن، بہاولپور	0

درج بالا اداروں کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ 17,19,79,894 روپے تھا۔

(ہ) مالی سال 21-2020 (پہلی سہ ماہی) میں فراہم کردہ بجٹ کی مد وار تفصیل درج ذیل ہے:

	سیلری بجٹ (روپے)	نان سیلری بجٹ (روپے)	کل بجٹ (روپے)
فراہم کردہ بجٹ (Allocation)	4,09,74,400	97,53,664	5,07,28,064

راجن پور: محکمہ زراعت کے دفاتر، ملازمین، رقبہ، گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*5148: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ زراعت کے کون کون سے دفاتر کام کر رہے ہیں نیز محکمہ کے کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) محکمہ کا اس ضلع میں کتنا رقبہ کہاں کہاں ہے، کتنا رقبہ لیز یا پٹہ پر ہے اور کتنا محکمہ کے زیر استعمال ہے تفصیل بتائی جائے؟

(ج) مذکورہ ضلع میں محکمہ کے زیر انتظام کس کس فصل پر ریسرچ کی جاتی ہے؟

(د) مالی سال 20-2019 اور 21-2020 میں اس ضلع کو کتنا بجٹ فراہم کیا گیا ہے اور اس بجٹ کو کس کس مد میں خرچ کیا گیا، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ کے پاس کون کون سی گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں اور یہ گاڑیاں کن کن افسران کے زیر استعمال ہیں ان گاڑیوں کی مینٹیننس اورپٹرول کے اخراجات کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور تعینات 271 ملازمین کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ کا ضلع میں دفاتر کے علاوہ کل 50 ایکڑ رقبہ کاٹن ریسرچ سب سٹیشن، راجن پور میں واقع ہے جو محکمہ کے زیر استعمال ہے۔

(ج) کاٹن ریسرچ سب سٹیشن، راجن پور میں کپاس کی فصل پر تحقیقاتی سرگرمیاں سرانجام دی جاتی ہیں۔

(د) مالی سال20-2019 میں اس ضلع کو فراہم کردہ بجٹ اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

مدوار تفصیل	مختص بجٹ20-2019 (روپے)	اخراجات20-2019 (روپے)
سیلری(روپے)	133526828	132516834
نان سیلری(روپے)	161547953	157837784
کل(روپے)	295074781	290354618

مالی سال21-2020 (پہلی سہ ماہی) میں اس ضلع کو فراہم کردہ بجٹ اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

مدوار تفصیل	مختص بجٹ 21-2020 (روپے)	اخراجات21-2020 (روپے)
سیلری(روپے)	37820710	21866688
نان سیلری(روپے)	21796380	2434651
کل(روپے)	59617090	24301339

(ہ) ضلع ہذا میں محکمہ کے پاس گاڑیوں، ان کی مینٹیننس اور پٹرول کے سال20-2019 کے اخراجات کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

راجن پور: محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ کے افسران، ملازمین، زراعت کے آلات اوران کی حالت سے متعلقہ تفصیلات

*5149: **محترمہ شازیہ عابد:** کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ کا ضلعی آفیسر کون ہے اس کا سٹاف کتنا اور کتنے عرصہ سے تعینات ہیں؟

(ب) اس دفتر کے پاس کون کون سے آلات / بلڈوزہیں اوران میں کتنے چالو حالت میں اور کتنے خراب ہیں کیا یہ ضلع کی عوام کے لئے کافی ہیں؟

(ج) ضلع میں کتنے کسانوں کو سبسڈی پر کتنے اور کون سے زرعی آلات فراہم کئے گئے نیز کس کس شعبہ کے کون کون سے منصوبہ جات چل رہے ہیں؟

(د) ضلع ہذا میں پچھلے تین سالوں میں کتنے کھال پختہ کئے گئے اور مزید کتنے کھال پختہ کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیرزراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف)

سیکشن	نام ضلعی آفیسر	عہدہ	عرصہ تعیناتی
بلڈوزر	محمد عثمان	نائب زرعی انجینئر (فیلڈ آپریشن)	1سال 4 ماہ
ویل ڈرلنگ	اختر سعید ولد زاہد حسین	نائب زرعی انجینئر(ویل ڈرلنگ)	تقریباً 3سال

ضلع میں تعینات باقی سٹاف اٹھارہ افراد پر مشتمل ہے جن کی عرصہ تعیناتی کی تفصیل (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) **بلڈوزر سیکشن:**

دفتر نائب زرعی انجینئر فیلڈ آپریشن کے پاس کل سات بلڈوزر ہیں جو تمام چالو حالت میں ہیں اور کسانوں کی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں۔

ویل ڈرلنگ سیکشن:

1. ویل ڈرلنگ سیکشن کے پاس دو عدد بورنگ پلانٹ دس "قطر کے ہیں جن میں سے ایک ہینڈ بورنگ پلانٹ قابلِ استعمال ہے جو ٹیوب ویل بور کرنے کے لئے محکمانہ رعایتی نرخوں پر زمینداروں کو کرایہ پر مہیا کیا جاتا ہے اور یہ پلانٹ ڈیمانڈ کے مطابق کافی ہیں۔

2. ایک عدد الیکٹریکل ریزسٹیویٹی میٹر ہے جو کہ زیر زمین پانی کی کوالٹی اور گہرائی کو بتاتا ہے۔یہ آلہ زمینداروں کو محکمانہ رعایتی نرخوں پر کرایہ پر مہیا کیا جاتا ہے۔

3. " انرجی آڈٹ آف ٹیوب ویل "کے آلات موجود ہیں جو کہ پہلے سے لگے ہوئے ٹیوب ویلز پر انرجی کے زیاں کی روک تھام کے لئے زمینداروں کو آگاہ کرتے ہیں۔ یہ سہولت زمینداروں کو مفت مہیا کی جاتی ہے۔

(ج) ضلع میں محکمہ زراعت کی جانب سے سال20-2019 میں کاشتکاروں / زرعی خدمات فراہم کرنے والوں کو چالیس لیزر لینڈ لیولرز بحساب دولاکھ پچاس ہزار روپے فی یونٹ سبسڈی پر فراہم کئے گئے۔

ضلع ہذا میں محکمہ ہذا کے درج ذیل منصوبہ جات جاری ہیں:

شعبہ	جاری منصوبہ جات
1۔توسیع	1۔ قومی منصوبہ برائے بڑھوتری پیداوار گندم
	2۔ قومی منصوبہ برائے بڑھوتری پیداوار کماد
	3۔ قومی منصوبہ برائے بڑھوتری پیداوار تیلدار اجناس
2۔اصلاح آبپاشی	1۔ پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداوار بڑھانے کا منصوبہ
	2۔ قومی منصوبہ برائے اصلاحِ کھالاجات (فیز-II) پنجاب
	3۔ڈرپ / سپرنکلر نظامِ آبپاشی چلانے کے لئے سولر سسٹم کی تنصیب
	4۔بارانی علاقوں میں کمانڈ ایریا میں اضافہ کا قومی پروگرام پنجاب

(د) ضلع ہذا میں محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاحِ آبپاشی کی جانب سے پچھلے تین سالوں میں 41 غیر اصلاح شدہ کھالاجات اور 137 جزوی اصلاح شدہ کھالاجات اور 31 آبپاش سکیموں کی اصلاح و پختگی کی گئی جبکہ سال 21-2020 میں آٹھ غیر اصلاح شدہ کھالاجات اور 9 جزوی اصلاح شدہ کھالاجات کی اصلاح و پختگی کرنے کا ارادہ ہے۔

بہاولنگر میں گندم و کپاس کے ریسرچ سنٹرز اور زرعی یونیورسٹی کیمپس بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*5356: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر ایک زرعی علاقہ ہے جس کی 90 فیصد آبادی کا تعلق زراعت کے پیشہ سے وابستہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ضلع میں گندم اور کپاس صوبہ بھر کے تمام اضلاع کی نسبت زیادہ کاشت کی جاتی ہے اور اس ضلع کو گندم اور کپاس کی فصل کی پیداوار میں نمایاں حیثیت حاصل ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ضلع میں گندم اور کپاس کا کوئی ریسرچ سنٹر یا انسٹیٹیوٹ نہ ہے جس کی وجہ سے اس ضلع میں گندم اور کپاس کے پرانے بیج کاشت کئے جاتے ہیں؟

(د) کیا محکمہ اس ضلع میں گندم اور کپاس کے ریسرچ سنٹر اور زرعی یونیورسٹی کا کیمپس بنوانے کے لئے اقدامات اٹھائے گا نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع بہاولنگر بنیادی طور پر زرعی علاقہ ہے اور اس کی آبادی کا زیادہ تر انحصار زراعت کے پیشہ سے منسلک ہے (تاہم مذکورہ ضلع میں زراعت کے شعبہ سے منسلک افراد کے درست اعداد و شمار بیورو آف سٹیٹسٹکس محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ حکومت پنجاب سے حاصل کئے جاسکتے ہیں) یہاں موجود انڈسٹری (کاٹن فیکٹریز، رائس فیکٹریز، شوگر مل) بھی خام مال کے لئے زراعت پر انحصار کرتی ہے۔ ضلع بہاولنگر کا کل رقبہ 18,33,556 ایکڑ ہے جبکہ 15,32,082 ایکڑ زیر کاشت ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر ان اضلاع میں شامل ہے جہاں گندم اور کپاس بہت زیادہ رقبہ پر کاشت کی جاتی ہے اور یہ بھی درست ہے کہ اس ضلع کو گندم اور کپاس کی پیداوار حاصل کرنے میں نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ گندم کی کاشت اور اوسط پیداوار میں ضلع بہاولنگر پنجاب میں پہلے نمبر پر ہے اور تقریباً 9 لاکھ ایکڑ پر گندم کاشت

کی جاتی ہے۔ امسال محکمہ خوراک کی گندم کی خریداری کے حوالے سے بھی ضلع بہاولنگر کا پنجاب میں پہلا نمبر تھا جبکہ کپاس کی کاشت چھ لاکھ ایکڑ سے زائد رقبہ پر کی جاتی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ اس ضلع میں گندم اور کپاس کا کوئی ریسرچ سنٹر یا انسٹیٹیوٹ موجود نہ ہے لیکن یہ کہنا درست نہ ہو گا کہ ضلع بہاولنگر میں کاشتکار پرانے بیج کاشت کرتے ہیں بلکہ بہاولپور ڈویژن میں محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے زیر انتظام ریجنل زرعی تحقیقاتی ادارہ، بہاولپور گندم جبکہ کاٹن ریسرچ سٹیشن بہاولپور کپاس پر ریسرچ کر رہا ہے اور بہاولپور میں تیار کردہ گندم اور کپاس کا بیج ضلع بہاولنگر کے لئے بھی موزوں ہے۔علاوہ ازیں پنجاب سیڈ کارپوریشن اور دیگر پرائیویٹ کمپنیوں کے ڈپو بھی موجود ہیں جہاں سے کاشتکار بیج خریدتے ہیں مگر چونکہ یہ مکمل ضرورت پوری نہیں کرتے اس لئے کاشتکار دوسرے کاشتکاروں سے لے کر یا گھر کا بیج کاشت کرتے ہیں۔

(د) ضلع میں گندم اور کپاس کے ریسرچ سنٹر بنوانے کی ضرورت ہے۔اس ضمن میں حکومت پنجاب کے وژن اور احکامات کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔پہلی تحریک استحقاق جناب امان اللہ وڑائچ کی ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! سوالات pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ اب سوالات ایوان کی میز پر رکھے گئے ہیں۔ جناب امان اللہ وڑائچ کی تحریک استحقاق ہے لیکن وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ اپوزیشن نے لاء اینڈ آرڈر پر بحث کے لئے اجلاس کی ریکوزیشن دی ہے لہٰذا لاء اینڈ آرڈر پر بحث کا آغاز کون کرے گا؟

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! کیا مجھے بات کرنے کی اجازت ہے؟

سرکاری کارروائی

بحث

پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر عام بحث

جناب سپیکر: جی، سردار اویس احمد خان لغاری آغاز کریں گے۔ بسم اللہ کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! آپ کی بڑی مہربانی کہ اپوزیشن کی طرف سے دی گئی ریکوزیشن پر آپ نے بروقت اجلاس بلایا۔ آج کل کے کشیدہ سیاسی حالات میں ایک دفعہ پھر آپ نے جمہوریت کا خیال رکھتے ہوئے ہمارے ہاؤس کے قوانین کیrespect میں ہاؤس کی عزت رکھی اور لیڈر آف دی اپوزیشن کورونا کی بیماری کے بعد پروڈکشن آرڈر کے ذریعے ہاؤس میں آئے جس پر ہم سب آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ آپ نے اور جناب ڈپٹی سپیکر نے جب بھی موقع دیا ہے تو میں نے کوشش کی ہے کہ بطور ممبر اپوزیشنconstructive and limits میں رہ کر تنقید کروں۔ حکومت کو راہ راست پر رکھنا، اس سے استدعا کرنا اور معاملات میںconvince کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ جو معاملات غلط ہو رہے ہیں ان کی نشاندہی عوام کے سامنے اس ہاؤس کے ذریعے ہمیشہpositive کے اندر کی ہے۔

جناب سپیکر! آج بھی میں امید رکھتا ہوں کہ حکومت ہماری تمام گزارشات کو حوصلے سے سنے گی۔ جب 2018 کا الیکشن ہوا تو اس کے بعد ہم نےblack bands پہن کر احتجاج اور اعتراضات اٹھانے کے تحت ہم نے اس ہاؤس کے اندر حلف لیا اورUpper Houses کے اندر بھی اسی ماحول میں حلف لیا گیا۔ ہم نے حلف اس لئے اٹھایا تا کہ 1977 جیسے حالات پیدا نہ ہوں۔ جمہوریت جیسی بھی ہے چاہے ٹوٹی پھوٹی ہے یا کمزور ہے لیکن ایک rigged الیکشن کے ذریعے اسمبلیاں معرضِ وجود میں آئیں اور ہم پوری نیک نیتی سے جمہوریت کی خاطر حلف لے کر ان اسمبلیوں کا حصہ بنے۔ ہماری اپوزیشن کی تمام سیاسی جماعتوں کے لیڈران نےreconciliation کیoffer کی، جمہوریت کو چلانے اور برداشت کرنے کی بات کی، ماضی کی تلخیوں کو ختم کرنے کی بات کی اور یہ باتیں مسلسل دو سال سے ہو رہی ہیں۔ ان باتوں کے ساتھ ساتھ ہم نے معیشت اور

لاء اینڈر آرڈر میں support کرنے کی offer کی۔ ہم نے ایک جمہوری ماحول کو create کرنے اور اس کو آگے لے کر چلنے کے لئے پوری محنت کی۔ ہم نے اسی اثناء میں حکومت کی غلطیوں کو بھی identify کیا، اسمبلیوں میں openly بولے، پریس کانفرنسز میں بولے، talk shows میں بولے اور ہر جگہ بول بول کر تمام چیزیں عوام کے سامنے رکھ کر حکومت کو صحیح راستہ دکھانے کی کوشش کی۔ ہم نے اڑھائی سال کے اندر حکومت کی طرف سے عدم برداشت دیکھا اور انتہائی غصے کا attitude دیکھا جسے انگریزی میں hatred کہتے ہیں۔ ہم نے تمام segments of society چاہے وکلاء، ڈاکٹر، انجینئرز، سیاستدان، طلباء، صحافی، خواتین یا مرد ہوں ان تمام حضرات کی اس سوسائٹی میں تذلیل ہوتے دیکھی ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے اڑھائی سال میں اس سوسائٹی کے اندر آزادیٔ صحافت کو ختم ہوتے دیکھا ہے یہاں تک کہ blind people کی تذلیل ہوتے ہوئے بھی دیکھی ہے۔ یہاں ایک blame game شروع ہوئی یعنی ایک دوسرے پر الزام ہی لگتے رہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یاد کروانا چاہتا ہوں کہ جس شخص اور جس عہدے کی طرف سے اسمبلی کا سیشن call کیا جاتا ہے وہ گورنر آف پنجاب ہے۔ گورنر صاحب نے تین چار دن پہلے خود الیکٹرانک میڈیا پر اس بات کو تسلیم کیا کہ آج پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ ایک دوسرے پر بغیر تحقیق اور تصدیق کئے الزامات لگانا ہے اور یہ اُن کی اپنی زبان کی بات ہے۔ اُن کو شاید یہ بھول گیا ہو گا کہ آج سب سے بڑا مسئلہ غریب کے منہ میں دو وقت کی روٹی کا جانا ہے لیکن ہم نے اُن کی بات تسلیم کی کیونکہ الزام لگانا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر! اب میں اسی حکومت کے الزامات آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ 56 کمپنیوں کے الزامات جو بغیر ریسرچ کے لگائے گئے وہ اس اڑھائی سال کی history کا حصہ ہیں۔ خواجہ آصف کے اوپر جو آرٹیکل 6 کے الزامات تھے وہ بھی انہی اڑھائی سالوں کا حصہ ہے جس کی گورنر صاحب بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان کے اوپر منشیات کا کیس انہی الزامات کا حصہ ہے جس کو گورنر صاحب آج غالباً تسلیم کر رہے ہیں۔ کچھ دن پہلے شاہدرہ کے پولیس سٹیشن کے اندر لاء اینڈ آرڈر کے نام پر جو تہجد کے وقت ایک پرچہ درج کیا گیا، ساؤتھ پنجاب فارسٹ کمپنی کے اوپر

انٹی کرپشن کا پرچہ، میں خود آپ کے سامنے کھڑا ہوں، میرے اوپر درج کرایا گیا تو پچھلے ہفتے ملتان ہائی کورٹ کے اندر bail proceedings کے دوران پراسیکیوشن نے آکر کہا کہ we here by withdraw our plea to cancel his bail because of lake of any kind of evidence یہ شاید وہ چیزیں ہیں جن کا گورنر صاحب electronic media کے اندر ذکر کر رہے تھے۔

جناب سپیکر! ہمیں سارا کچھ acceptable ہوتا اگر اس عوام کا فائدہ اڑھائی سال میں ہو چکا ہوتا، ہمیں سارا کچھ acceptable ہوتا اگر 25 ہزار روپے کی تنخواہ والا آدمی آج 20 دن کے بعد باقی مہینہ روٹی کو پانی میں ڈبو کر نہ کھا رہا ہوتا، ہمیں ہر چیز acceptable ہوتی اگر ایک کروڑ jobs کی طرف ہماری اکانومی رواں دواں ہوتی، ہمیں ہر چیز acceptable ہوتی اگر پانچ ملین گھروں میں سے پانچ ہزار گھر بھی بن چکے ہوتے، ہمیں ہر چیز acceptable ہوتی اگر مہنگائی آپ کے کنٹرول میں ہوتی، ہمیں ہر چیز acceptable ہوتی اگر employment بڑھی ہوتی اور ہمیں ہر چیز acceptable ہوتی اگر جنوبی پنجاب کا صوبہ بن گیا ہوتا؟

جناب سپیکر! یہ وہ خواب تھے کہ جنہیں سن کر عوام بھی بے وقوف بنے اور ہم بھی بے وقوف بنے کہ ہم کالی پٹیاں باندھ کر oath لے بیٹھے لیکن کہاں ہیں وہ خواب جس سے ایک انگریزی کے لفظ ہم mesmerize ہو گئے تھے، ہل گئے تھے اور shock میں چلے گئے تھے۔ کیا بات ہے، کیا خواب ہیں اور ان کی وجہ سے پاکستان پتا نہیں کہاں پہنچے گا؟ یہ اب expose ہو چکے ہیں، وہ خواب کدھر ہیں اور ان کی طرف جانے کا رستہ کدھر ہے؟ ہماری اکانومی نیچے جا چکی ہے اور اس حد تک نیچے جا چکی ہے کہ آج پاکستان کی نیشنل سکیورٹی at risk ہے۔ آپ ایک ایٹمی ملک ہیں اور واحد اسلامی ملک پاکستان ہے جس کے پاس الحمدللہ نیوکلیئر capability ہے۔ کون کون سا ملک اس دنیا میں ہمارے خلاف نہیں ہو گا۔ جب اس قسم کے ممالک economically تباہ ہوتے ہیں تو ہماری حیثیت USSR کے سامنے کیا ہے؟ جب وہ بھی economically کمزور ہوئے تو ملک بٹ گئے۔ آپ کے خیال میں economically کمزور محتاج اور اپاہج ہونے کی وجہ سے کیا ہمارے نیوکلیئر پروگرام کے اوپر یہ آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کے لوگ کسی دن شک کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکیں گے؟ ہم نے ان اڑھائی سالوں کے اندر "مودی" کو wish کیا کہ آپ الیکشن جیتو گے تو کشمیر

کا مسئلہ حل ہو گا۔ اس کے بعد اسے تین تین فون کئے اور پھر اسے مبارکبادیں دیں۔ کیا ہوا؟ کشمیر چلا گیا۔ انہی اڑھائی سالوں کے اندر تاریخ میں لکھا جائے گا کہ 2018 میں جب پاکستان کے اندر جو بھی حکومت تھی اس کے ہوتے ہوئے مقبوضہ کشمیر کے اوپر بھارت نے ایسا قبضہ کیا کہ آپ اسے ختم نہیں کروا سکے جبکہ آپ صرف ایک تقریر کے اوپر خوش ہوتے رہ گئے۔ انہی اڑھائی سالوں میں اور کیا کیا ہوا۔ اب ایک اے پی سی ہو گئی ہے اور ایک ملٹی پارٹی کانفرنس ہو گئی ہے تو آپ لوگ ہل گئے ہوئے ہیں۔ آپ لوگوں نے ان اڑھائی سالوں میں جو بیج بوئے ہیں اب انہیں harvest کرنے کا وقت آ چکا ہوا ہے۔ حضرت علیؓ کے اقوال پر ہمارا سب کا ایمان ہے ناں۔ حضرت علیؓ کا قول ہے کہ:

"جو نہیں جانتا اور نہیں جانتا کہ وہ نہیں جانتا وہ بے وقوف ہے۔"

جناب سپیکر! کیا ہوا ہے کہ شوگر کی export کرنے کی approvals دیں بعد میں کہتے ہیں کہ اس سے تباہی ہو گئی ہے اور چینی کی قیمت زیادہ ہو گئی ہے تو ہم اس بات کو نہیں جانتے تھے؟ آٹا کے متعلق کہتے ہیں کہ ہم تو نہیں جانتے تھے۔ Sedition کا کیس ہوتا ہے پہلے وہ ایک انٹرویو کے اندر فرماتے ہیں اور اس کے بعد ان کے spokes persons فرماتے ہیں۔ ایک نیا بیانیہ پیدا کرتے ہیں اور چار دن اس بیانیے کی زندگی تھی۔ یہ کرپشن کا بیانیہ تو چلیں انہوں نے اڑھائی سال چلا لیا جبکہ کرپشن اور accountability کی جتنی خدمت انہوں نے کی ہے آئندہ کوئی بھی نہیں کر سکے گا۔ اگر accountability کا کوئی شک یا hope بھی کسی کو تھی تو وہ بھی تباہ کر دی ہے کیونکہ accountability کا process ہی ایسا کیا ہے کہ accountability کی جڑ مار دی ہے۔ اگر میں بے ایمان ہوں تو مجھے پکڑو۔ مجھے 25،25 سال قید کی سزا دے دو لیکن پہلے ثابت کرو۔ ثابت کئے بغیر جب تم صرف اپوزیشن کو جیلوں میں ڈالتے ہو، میاں محمد شہباز شریف کی arrest کی وجہ سے آج ہم نے یہ کالی پٹیاں باندھی ہوئی ہیں، ہمارے ملک کے لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں جبکہ یہاں اس اسمبلی میں پچھلے 16 ماہ سے ہمارے اپوزیشن لیڈر کو اندر کیا ہوا ہے ثابت تو کرو۔ یہ ایسا کیوں کر رہے ہو؟ صرف ایک وجہ سے یہ ایسا کر رہے ہیں تاکہ میں بطور جناب عمران خان کے اگلے الیکشن میں تقریریں کر سکوں کہ دیکھا انہیں میں نے کیسے tough time دیا اور جیلوں میں بھگایا۔ تمہیں تو دو وقت کی روٹی نہیں دلوا سکا میں، تم سے روٹی چھین لی، تم سے تو بجلی

چھین لی، تم سے تو آٹا چھین لیا، تم سے تو چینی چھین لی، تم سے تو سکیورٹی چھین لی، موٹر وے کے اوپر ہماری بچیوں، ماؤں اور بہنوں کی عزتیں خراب کروائیں، عابد آج تمہیں مل نہیں رہا، ساہیوال میں بچوں کے سامنے والدین کے قتل کروائے اور ہم تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکے۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ این آر او، این آر او کی وجہ سے ایسا کر رہے ہیں۔ ایمان سے اس ہاؤس میں مجھے کوئی معزز ممبر اُٹھ کر بتائے کہ جو اے پی سی کے 26 پوائنٹس ہم نے دیئے ہیں جس میں truth commission کا ذکر کیا ہے تو اس میں این آر او کدھر ہے؟ ہم نے fair general elections کا ذکر کیا ہے اس میں این آر او کا کیسے تعلق ہے؟

جناب سپیکر! ہم نے پرائس کنٹرول کمیٹیوں کے ذریعے آٹا، دال، چینی اور پٹرول کی قیمتوں میں کمی کرنے کا کہا ہے تو اس میں این آر او کدھر ہے؟ ہم نے سی پیک کی pace تیز کرنے کی بات کی ہے تو اس میں این آر او کدھر ہے؟ ہم نے ہائر ایجوکیشن کے بجٹ کو improve کرنے کی بات کی ہے تو اس میں این آر او کدھر ہے؟ ہم نے freedom of press کی بات کی ہے تو اس میں این آر او کہاں ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جمہوریت کے اوپر ہم سب کا ایمان ہے اور آپ کا بھی بذات خود جمہوریت کے اوپر ایمان ہے تو اسی جمہوریت کے اندر لوکل باڈیز کو ہم نے بحال کروانے کی بات کی ہے تو اس میں این آر او کی بات کہاں ہے؟

جناب سپیکر! میں آج بطور جنرل سیکرٹری پاکستان مسلم لیگ (ن) کے officially floor of the House کھڑا ہوں اور اپنی پارٹی کی اجازت سے بات کر رہا ہوں کہ ہمیں این آر او نہیں چاہئے اور تم این آر او دینے والے ہوتے کون ہو؟ تم ہوتے کون ہو سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد بھئی یہ contempt of court ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر آپ کہیں کہ ہم سے این آر او مانگ رہے ہیں اور ہم نہیں دینا چاہتے تو دینے والے یا اسے refuse کرنے والے تم کون ہوتے ہو؟ سپریم کورٹ کے اس پر فیصلے آ چکے ہوئے ہیں۔ شاہدرہ کا کیس ہوا تو کیا سہانی وہ صبح تھی اور تہجد کا وقت تھا۔ وزیر اعظم اپنا Birth day cake کاٹ رہے تھے اس وقت حکومت پنجاب نے انہیں ایک gift عنائت فرمایا کہ یہ لو جی یہ ہے کہ آپ کا غداری کا Birth day present from Mr پتا نہیں کون۔ (قہقہے)

جناب سپیکر! یہ تو ہمیں پتا ہی نہیں ہے لیکن یہ بات تو طے ہے اور یہ ریکارڈ کی بات ہے کہ شاہدرہ کا پولیس سٹیشن وزیر اعلیٰ کے کنٹرول میں آتا ہے اور وزیر اعلیٰ پی ٹی آئی کی حکومت کا ہے۔ یہ بات تو پکی ہے ناں کہ پی ٹی آئی کی حکومت کے اختیار کے اندر وہ کیس رجسٹر ہوا ہے کہ نہیں۔ یہ بھی کہیں گے کہ یہ پاکستان مسلم لیگ(ن) کی حکومت ہے۔(قہقہہ)

جناب سپیکر! جس طرح پہلے دو سال کے اندر ہر چیز کا ہمارے اوپر blame کر رہے ہیں۔ اگر جناب عمران خان اور پی ٹی آئی کو آج تک یہ نہیں پتا چل سکا کہ یہ کس نے کیا تو سبحان اللہ اس ملک کی کیا بات ہے۔

جناب سپیکر! ان کو responsibilities لینی چاہئیں، پچھلے دو اڑھائی سالوں میں ہر کام جو غلط ہو رہا ہے اس کی ذمہ داری لیں۔ آپ کے وزراء اور ایڈوائزرز سے اسلام آباد کی پریس کانفرنسوں کے اندر جب سوال کیا جاتا ہے تو وہ میرے ملک کے institutions کو، وہ institutions میرے ہی ہیں، میں ان institutions کی قدر کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! ان کے متعلق کہتے ہیں، اخبار والوں کو، سوشل میڈیا کے سامنے جب ان کو کہتے ہیں کہ میاں محمد نواز شریف کو کس نے دیا تو وہ ان institutions کی طرف انگلی اُٹھاتے ہیں۔ کیوں آپ institutions کو رگڑا دے رہے ہیں۔ آپ لوگوں میں اپنی غلطیاں اور ذمہ داریاں اٹھانے کی ہمت کیوں نہیں ہے؟ آپ کیوں نہیں کہتے کہ یہ ہماری حکومت ہے اس میں پٹرول مہنگا ہوا ہے، اس میں آٹا مہنگا ہوا ہے اس میں چینی مہنگی ہوئی ہے اس میں لوگوں کی نوکریاں ختم ہوئی ہیں اور یہ میری ذمہ داری ہے آپ کیوں نہیں کہتے؟ آپ ہمارے اداروں پر ان ذمہ داریاں کو کیوں ڈال رہے ہیں؟(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میاں محمد نواز شریف جو اس وقت اس حکومت کی سیاسی victimization کا قیدی تھا اور وہ قید میں تھا اس کی صحت کے معاملے پر آپ لوگ جواب اور سوال دینا اور لینا نہیں جان سکتے تو آپ لوگ کیا کریں گے؟

جناب سپیکر! آپ کی ہیلتھ منسٹر کہتی ہیں کہ وہ بیمار تھے اور آپ سب لوگ کہتے ہیں کہ وہ بیمار نہیں تھے اگر آپ لوگ اس چیز کو assess نہیں کر سکتے اور اگر یہ حکومت assess نہیں کر سکتی تو وہ کس چیز کو assess کرے گی؟ ہم کس طرح خاموش رہیں اور جلسے جلوس نہ کریں جب

آپ نے اگلے تین مہینے میں بجلی کی قیمت -/6روپے فی یونٹ مہنگی کرنی ہے۔ یہ میں آج ادھر، I can swear on this fact. کہ آپ اگلے ایک سال کے اندر اندر چھ سے سات روپے۔۔۔

(اذان عشاء)

جناب سپیکر: جی، سردار اویس احمد خان لغاری! اپنی بات جاری رکھیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! بہت مہربانی، میں صرف دو تین منٹ اور لوں گا۔ حضور والا! یہ حالات جو ہیں اس کے مطابق جو آج پاکستان کے اندر حالات بن رہے ہیں۔ ابھی پچھلے دو اڑھائی سال میں، ہمارے لئے مکہ مکرمہ کے بعد ہم مسلمانوں کے دلوں کے اندر مدینۃ المنورہ کی بہت respect ہے۔ اس خوبصورت اور باعزت شہر کا نام جس طرح اپنے سیاسی مقاصد کے لئے اس ملک کے اندر لیا گیا اور بار بار ریاست مدینہ کی بات کی گئی تو ریاست مدینہ کی بنیاد ہی عدل و انصاف پر تھی۔ آج سے ایک سال پہلے ایک اور ڈرم اس ملک میں بجایا گیا۔ وہ جو ترکی کا ڈرامہ ارتغل والا resurrection اس کا پرچار کیا گیا اور ہر ایک یہ دیکھے کہ کیا بات ہے اس کی، اس کے اندر اگر آپ 500 اقساط کا وقت نکال بھی لیں، ملک کو چلانے کے بعد اگر آپ کے پاس ماشاءاللہ اتنا وقت ہو اور آپ نے اتنا وقت لگایا ہو، دو وقت کی روٹی غریب کو مل نہیں رہی اور آپ بیٹھ کر ڈرامے دیکھ رہے ہیں تو اس میں بھی اگر آپ دیکھیں تو پوری series کا جو انحصار ہے اور جو basis ہے اس state کی foundation کا وہ بھی عدل اور انصاف ہے وہ بار بار کہتا ہے۔ کیا اس ملک کے اندر عدل اور انصاف آج قائم ہے؟ پھر آج سے چار پانچ دن پہلے میں نے ٹوئٹر پر جناب عمران خان کی ایک interesting چیز دیکھی۔ اس میں انہوں نے ایک اور مہربانی کر کے پورے ملک کو مشورہ دیا ہے۔ Elif Shafak ایک author ہے اس کی Forty Rules of Love ایک کتاب ہے اس کتاب کا سارا basis ہے کہ مولانا رومی اور اس کے استاد شمس تبریزی کی جو آپس میں ایک تعلق استاد اور شاگرد کا تھا جس کے ذریعے اسلام ایک دوسرے کو سکھایا اور سمجھا۔

جناب سپیکر! اس کی basis پر ایک پوری کتاب ہے اگر کسی نے پڑھی ہو یا نہ پڑھی۔ اس کتاب کی base ہی اس چیز پر ہے کہ جو انسان اپنی اللہ کی creations سے love کرتا ہے اور جو انسان سوسائٹی کے اندر اور اپنے مزاج کے اندر ایک معاشرہ ایک برداشت کی بنیاد پر قائم کرتا

ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات اور unity پر اس کو قائم کرتا ہے وہی شخص اللہ کے زیادہ قریب ہوتا ہے اور اسی شخص کو اس دنیا میں اور آخرت میں بہتری ملتی ہے۔

جناب سپیکر! آج اس ملک میں پچھلے اڑھائی سال کے اندر انتشار سیاسی جماعتوں کا آپس میں زیادہ بڑھا ہے یا کم ہوا ہے؟ آج کیا کشمیر کے اوپر اور گلگت بلتستان کے اوپر اس شخص کے ساتھ جو وزیر اعظم پاکستان ہے ہم اکٹھے بیٹھ سکتے ہیں؟ نہیں۔ اس کتاب کے اندر جو مولانا رومی ہیں ان کی کتاب سے ایک چھوٹی سا حصہ پڑھ دیتا ہوں جس پر کوئی آدھا منٹ لگے گا۔ مولانا رومی کہتے ہیں کہ Keal filth یعنی اصل گندگی وہ ہے is the one inside جو اندر ہے باقی جو گندگی اوپر لگی ہوئی ہے وہ دھونے سے نکل جاتی ہے۔ The rest is simply washed of. There is only one type of dirt ایک ہی قسم کا گند اور میل ہے that cannot be cleansed with the purest of the water یعنی آپ اندر کے گند کو آب زم زم سے بھی دھولو گے تو وہ نہیں دھلے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! And that is the stain of hatred یہ وہ داغ ہے یعنی نفرت and bigotry contaminating the soul. جس نے تمھاری soul کو زہر آلود کیا ہوا ہے۔ جب آپ۔ Elif Shafak کی کتابیں پاکستان کی یوتھ کو recommend کرتے ہیں۔ جب آپ ہمیں Forty Rules of Love کو پڑھنے کو کہتے ہیں تو شکر ہے کہ آپ سے بہت پہلے کی ہم نے پڑھی ہوئی ہیں۔ جب آپ اس کو discover کرتے ہیں اور ہمیں وہ دکھانے کی کوشش کرتے ہیں تو اس وقت اس کے اندر دی ہوئی تعلیمات اور اس کے اندر دی ہوئی نصیحتیں آپ کے actions اور آپ کی حرکات سے بالکل مختلف ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! آخر میں صرف ایک عرض کروں گا کہ اس وقت کوئی لگتا ہے، معاف کریں کہ اگر میری زبان اونچی نیچی ہوئی ہو تو گستاخی کی معافی۔ اس وقت لگتا ہے کہ کوئی بھوت خصلت کی حکمرانی ہے۔

جناب سپیکر! ایک بات تو مشہور ہے کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ بڑی مہربانی۔ سردار اویس احمد خان لغاری بڑی علمی اور ادبی گفتگو کر رہے سن میں انہاں نوں خراج تحسین پیش کرناں اور توقع کرناں کہ شاید اے گفتگو اگلیاں نوں سمجھ وی آجائے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ کیا ہے مکرر مکرر، یہاں کوئی شاعری ہو رہی ہے ؟سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنی speech کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تُسیں ایویں rescue کرن لگ پیندے او میں کوئی مکرر کرن لگاں اے جے۔

جناب سپیکر! پچھلے سیشن دے وِچ ساڈے اک بڑے وڈے نام نیں، بڑے وڈے وزیر نیں انہاں نوں میرے پارلیمانی حجم تے بڑا اعتراض سی کہ ستاں بندیاں دی پارلیمانی پارٹی اے۔ مینوں فخر اے کہ میں ستاں بندیاں دی پارلیمانی پارٹی دا اِک ممبر ہاں، او ایس لئی اے کہ پارٹیاں وڈیاں چھوٹیاں نفوس دے نال نیں ہوندیاں او اپنی روایات نال، اپنی سوچ اور فکر نال وڈیاں چھوٹیاں ہوندیاں نیں۔

جناب سپیکر! تُہانوں یاد ہونا اے جناب leader of the House سن اور ایتھے جناب نے تقریر وِچ آکھیا میں اودوں وی انہاں بنچاں تے ایتھے ہی ساں۔ جناب نے کہیا کہ سات واری وی بلکہ ستر واری وی اگر وردی وِچ پرویز مشرف نوں صدر بنانا پیا تے میں اُوہنوں بناواں گا۔ اُس ویلے تہاڈے پیچھے اک بہت وڈی فوج سی لیکن اج جناب سپیکر! تہاڈے وِچ کوئی کمی نیں، تہاڈے خاندان دی رواداری، بردباری، برداشت لوگاں نوں نال لے کے چلن دیاں صلاحیتاں آج وی اُنج ہی نیں لیکن اُنہاں لوگاں دا ظرف ہے کہ اُنہاں نیں اک وار ایم پی اے بنن لئی اپنی وفاداریاں تبدیل کیتیاں، مینوں فخر اے کہ میں اج ہاؤس وِچ تیسری واری ممبر ہاں اور میں شہید ذوالفقار علی بھٹو دی وجہ توں ایتھے کھلوتا ہویاہاں، میں اج وی آصف علی زرداری دی وجہ تو ایس ہاؤس وِچ کھلوتا ہویاہاں اور میں جوتی دی نوک تے لکھدا اں ایسیاں membership اور ایسیاں وزارتاں جہڑیاں مینوں میری قیادت توں دور کر دین۔ میں اج تہانوں بڑی humble جئی request کراں گا کہ میں کسے وزیر کولوں، میں پہلے ذاتی تعلق دی وجہ توانہاں نوکم وی کہہ لیندا ساں لیکن اج میڈیا وی

سن رہیا اے، میرا پروردگار وی سن رہیا اے اور اے ہاؤس وی سن رہیا اے کہ میں لعنت بھیج رہیاں اُس شخص تے جہیڑا انہاں کول جا کے کسے ٹائم وی کسے کم دی بھیک منگے۔

جناب سپیکر !میری پارٹی دا انہاں نے حجم ویکھنا اے اسیں اُوہ لوگ ہاں جنہاں جناب پرویز الٰہی نوں ڈپٹی وزیر اعظم بنا دتا سی۔ اسیں تے اپنی ہر شے نوں برداشت کرن توں بعد اسیں فیر کہیا کہ اکٹھے مل کے چلن وچ ای سیاست ہے۔ اے میں پہلی جماعت دیکھی اے جس نے ایس ملک نوں اٹی اٹی کر دیتا اے کوئی طبقہ اکٹھا نئیں، پورا ملک پوری سوسائٹی انتشار دا شکار اے، ساڈے اندر مذہبی عدم برداشت ایس حد تک ہو گیا اے کہ لوگ صرف ایس گل تے بندے نوں مار دیندے نیں کہ اے میرے عقیدے دا کیوں نئیں۔ اسیں ایس معاشرے نوں کہڑے پاسے لے کے جا رہے ہاں ایتھے تے اے وی آکھیا جاندا اے کہ یار اے تقریر کر کے ٹُر جاندا اے ساڈی واری اے گل ہی نئیں سُندا میں تہاڈی گل نہیئں سُندا۔ میں اُوہ گلاں راتیں پی ٹی وی تے جو سن لینیاں نئیں، تہاڈے کول بہہ کے ضرور سناں۔ ایس ہاؤس دے بہت وڈے نام نیں اُنہاں نوں فیر وی حسرت رہنی اے کہ حسن ایتھے بہہ کہ ساڈیاں گلاں نہیئں سنیاں، پی ٹی وی تے ہی سنیاں نیں۔

جناب سپیکر !اک پینڈ دا چودھری سی اُوہنوں نال دے پینڈ وچ نیاز لنگر کھان دی دعوت مل گئی چودھری نے دعوت قبول کر لئی۔ ٹُر دیاں نال اپنا گاماں مراسی وی لے گیا اُوتھے گیا تے اُنہاں کہیا کہ اے ورتارا وی تُسیں کرنا اے اُہنے اُو وی قبول کر لیا، دیگ تے ورتان لئی بہہ گیا، گاماں مراسی نال بہہ گیا، دیگ دا ڈھکنہ کھلیا تے گامے نوں چھوٹے گوشت دی، دیسی گھیو دی، تھوم، پیاز دی خوشبو آئی گاما اُٹھیا تےautomaticallyلائن وچ لگ گیا۔ چودھری نے آکھیا گامیا توں میرے ذہن وچ ایں اُوہ وچارا لائن وچوں نکل کے فیر بہہ رہیا۔ دیگ مک گئی دوئی دیگ شروع ہوئی گامے دیاں حسرتاں ودھیاں اُوہ فیر لائن وچ لگ گیا، چودھری آکھیا پُتر تینوں آکھیا توں میرے ذہن وچ ایں ایتھے آ کے بہہ جا اُوہ بہہ گیاfinally تیسری دیگ تے آخری دیگ دا جدوں ڈھکن کُھلیا تے گاماں فیر جا کے لائن وچ جا لگیا تے چودھری آکھیا توں میرے ذہن وچ ایں ایدھر آ جا گامے آکھیا جناب بچیا والیا مینوں کیویں ذہن چوں کڈھ دیگ وی مکدی پئی اے تے مینوں ذہنوں کڈھ خدا دا واسطہ ای۔

جناب سپیکر !تریجا سال شروع ہو گیا اے آخری دیگ جے اللہ دا واسطہ جے اپوزیشن نوں ذہن چوں کڈھ دیو تہاڈے ذہن وچ اپوزیشن بہہ گئی اے اینوں ذہنوں کڈھ دیو لوکی باہر مر گئے نیں کسے کول دھی وھیان لئی کوئی شے کوئی نیں، کسے کول پتر پر نال لئی کجھ نیں، کسے کول پُتر پڑھان لئی کجھ نیں، کسے کول علاج واسطے کجھ نیں، تُسیں سانوں ذہن وچ رکھی جاندے اُو، تسیں مینوں دسو سانوں کجھ اعتراض نیئں میاں محمد شہباز شریف نوں اگر اندر رکھ لو، رکھی رکھو، کینی دیر رکھ لوگے، باہر والیاں نوں روٹی تے دے دیو، اے ساڈے ممبر خلیل طاہر سندھو دے مسائل حل کر دیو اُوہ ہن وی کیوں کہہ رہیا اے، ایس وچارے معزز ممبر دے اگر مسئلے حل ہو جان تے کوئی فکر نیں، حمزہ شہباز نوں تُسیں اندر رکھیا ہویا اے، کوئی مینوں دسو قومی اسمبلی وچ اپوزیشن لیڈر رہن دتا جے، صوبائی اسمبلی وچ رہن دیتا جے اور نہ ہی بلدیاتی سسٹم رہن دتا جے کہ گراس روٹ لیول تے عوام دی کوئی گل نہ سن سکے۔

جناب سپیکر !ایڈا وڈا ظلم اور حیرانی اے، ڈھائی اے اسیں کہیے کہ یار ساڈی زراعت تباہ ہو گئی اُوہ موسماں والی مائی آکھدی اے COVID دے 19 نکات نیں، ایڈی incompetency ہئیCOVID دے 19 نکات کر دتے نیئں کسی ایک بندے نیں اُس نوں کہیا اے کہ بی بی کرماں والئیCOVID دے کتھوں 19 نکات ہو گئے نیں کسے اُوہنوں نیں کہیا ایس ملک دے اندر بجلی دی قیمت ودھی، گیس مہنگی ہوئی لوگاں نیں کہیا جناب تُسیں تے آپ کہندے سو کہ اگر بجلی مہنگی ہووے، گیس مہنگی ہووے سمجھو وزیراعظم چور اے اُوہناں آکھیا نیں نیئں پچھلا وزیراعظم چور اے، پچھلے حکمران چور نیں، کسے آکھیا جناب اے کی کر رہے او سانوں تُسیں وبا دے رحم و کرم تے چھڈ دتا اے وبا آئی اے تُسیں herd immune declare کر دتا اے جیہڑے مر گئے مر گئے، جیہڑے بچ گئے تُسیں ساڈا کوئی پچھیا ای نیئں، اُوہناں آکھیا پچھلا وزیراعظم چور سی، اے پچھلیاں حکومتاں چور سن، اسیں ستر سال دا حساب، بہتر سال دا حساب لینا اے۔ خدا دے بندیو جنرل ضیاء الحق والے دس سال دا وی ساڈے کولوں حساب لینا جے، جنرل ایوب خان والے دس سال دا وی ساڈے کولوں حساب لینا جے۔ جس دے پُتر آج وی تہاڈی cabinet وچ وزیر نیں اُوہ وی حساب ساڈے کولوں لینا جے۔ جنرل یحییٰ دا حساب وی ساڈے کولوں لینا جے، جنرل پرویز مشرف دا حساب وی ساڈے کولوں لینا جے من لیا اوہناں دا حساب

ساڈے توں لے لو، قائداعظم والا سال تے وچوں کڈھ دیو تُسیں تے قائداعظم والا سال وی ساڈے کھاتے پادتا۔ جیہڑیاں سول حکومتاں رہیاں نیئں اونہاں دا حساب ساڈے کولوں لوو۔ آمراں تے ڈکٹیٹراں دے وارث تے تسیں جے اونہاں دا حساب وی ساڈے کولوں لینا جے تے کوئی شرم کرو یار۔ سانوں پھانسیاں تے چڑھا گئے اوہ، تے سانوں کوڑے وے مار گئے اوہ، سانوں جیلاں، قلیاں وچ وی سٹ گئے او، تے اج وی اونہاں دا حساب ساڈے کولوں لئی جاندے او۔

جناب سپیکر! ایہہ حکومتاں انج نئیں جے چلدیاں جویں ایہہ چلائی جاندے نیں۔ تہاڈے ہاؤس دے اندر اج تک اڑھائی سال ہو گئے نیں کمیٹیاں نئی بنیاں تے تہاڈا ہاؤس مکمل نئی اے۔ تسی ہاؤس دیاں سپیشل کمیٹیاں بنا دیتاں نے تے اونہاں نال تسی اپنا ہاؤس چلا رہے او، تے کی ایہہ وی بچھلیاں دا قصور اے، ایہہ وی بچھلیاں دی غلطی اے۔ اگر اسیں تہانوں کہنے آں کہ اسیں اٹھارہویں ترمیم roll back نئی ہون دینی اسیں این ایف سی ایوارڈ roll back نئیں ہون دینا تے تسی کہندے او کہ اسیں این آر او منگی جاندے آں۔ این آر او ہر گز اوہ نئی جیہڑا تسی کہندے او۔ اوہ نیازی روے تے تسی روندیاں رہنا اے۔ ایس ہاؤس وچ تے قومی اسمبلی وچ جدوں تک اپوزیشن اے تسی ترس جاؤ گے لیکن تسی این ایف سی ایوارڈ roll back نئیں کرو گے۔ تسی اٹھارہویں ترمیم ول ڈنگی اکھ کر کے نئیں دیکھ سکدے۔ اور اوہ وقت بہت جلد آون والا اے۔

جناب سپیکر! اج میں تھلے ویکھیا اے کہ اک ایم پی اے دے نال کی حشر ہو ریا سی اور میں اللہ توں توبہ توبہ کر ریا ساں کہ یا اللہ معاف کر دیویں ایس گل نالوں تے اوہ ایم پی اے ڈوب کے مر جاوے کہ لوٹا لوٹا ہو رہی سی اور جناب میں بہت زیادہ لوٹے ہوندے ویکھ رہیا جے۔ ایس گل نوں اگر روک سکدے جے اور پارلیمنٹ دی عزت نوں اگر بحال رکھ سکدے جے، اگر ایس قوم اور عوام نال رائی برابر وی پیار اے تے ایہہ حکومت قوم کولوں معافی منگے اور اپنے بیانیے نوں اج وی درست کر لوے کیونکہ جیہڑا ایس حکومت دا بیانیہ اے اوہ ایس ملک و قوم خدانخواستہ کسی المیے دی طرف نہ لے جاوے۔ ایس ملک دی جیہڑی حقیقی عوامی قوتاں تے قیادتاں نیں اگر اونہاں نال ایسے طرح دا رویہ رکھیا گیا تے فر ایہندی ذمہ دار پی ٹی آئی دی حکومت ہووے گی۔

جناب سپیکر! پی ٹی آئی نوں میں ایس گل داon the floor of the Houseکھلا دس رہیا آں کہ کسی وی حکومت نوں گالاں آخری سال وچ پیندیاں نیں لیکن تہانوں پہلے ہفتے توں پینیاں شروع ہوئیاں نیں۔ لوک تہانوں جھولی چُک چُک کے بدعاواں دے رہے نیں۔ اج لوکاں دے کول کھان لئی روٹی نئیں۔ اک ڈاکٹر ظفر مرزا اپنے سہولت کار نوں خوش کرن لئی تے اوس نوں مالی فائدہ پہنچان لئی تسی دوائیاں دی قیمتاں 500 فیصد مہنگیاں کر دتیاں تے اوس توں بعد او جہاز تے چڑھ گیا جے۔ تسی ایس عوام کولوں ماسک تے سینیٹائزر تک کھوہ لئے جے۔ تہاڈی حکومت نے کمیشن بنایا تے اوہندی رپورٹ وچ جہانگیر ترین چور ثابت ہویا اور خسرو بختیار اوس دے ذمہ دار ٹھہرائے گئے اور تسی اوہندی وزارت بدل دتی تے اونوں جہاز وچ بٹھا کے باہر دے ملک بھیج دتا۔ کدی کسی person spokesنے اکھیا اے کہ اوہ ملک لٹ کے باہر دے ملک گیا اے تے ایہہ تہاڈے کمیشن دی ہی رپورٹ اے۔ کدی کسی نے انٹرپول نال رابطہ کیتا اے کہ اوہنوں واپس ایس ملک وچ لیایا جاوے تے اینہاں نے کوئی رابطہ نئیں کیتا لیکن اک ہی رٹ لائی ہوئی اے کہ چھوڑوں گا نہیں، چھوڑوں گا نہیں، اوہ جنہاں نے چھُٹنا ہوندا اے اوہ چھٹ وی جاندے نیں تے چلے وی جاندے نیں۔ تسیں اوہناں نوں ڈک وی نئ سکدے۔ تسیں خود نواز شریف صاحب نوں باہر جاون دی اجازت دتی اے اور تسیں خود اکھیا اے کہ میں شوکت خانم ہسپتال دے ڈاکٹراں کولوں اینہاں دی میڈیکل رپورٹ داcross checkکروایا اے تے اوہ واقعی بیمار جے۔ اج تسیں صرف اور صرف اپنی ناکامیاں تے نااہلیاں اپنی لٹ مار نوں لوکاں لئی تسی کدی نواز شریف دی بیماری دے پچھے چھپدے او۔ کدی تسیں پاکستان دی سلامتی دے اداریاں دے پچھے چھپدے او تسیں ذمہ دار او۔ اج اگر کوئی آدمی فوج دے خلاف گل کردا اے تے اوہندی ذمہ دار حکومت اے۔ تسیں ٹماٹراں دے ریٹ وچ وی ڈی جی آئی ایس پی آر نوںinvolveکر لیندے او کیوں؟ ایس چیز دے جواب دہ وی تسیں او کیونکہ ایہہ تہاڈیاں ہی پالیسیاں نیئں۔ تہاڈی وجہ نال ہی ایہہ ملک بحراناں دا شکار اے۔ تسی تے روایات دیاں اینج دھجیاں اڑایاں نیئں کہ کوئی اگر اپوزیشن دا ممبر واک آؤٹ کر کے چلا جاوے تے تسی اونوں مناون لئی کوئی بندہ نئ بھیجدے۔ تسی کہندے اوہ جی اک بندہ چلا گیا اے تے کی فرق پیندا اے اسیں ہاؤس چلا لواں گے تے اینج نئیں جے ہاؤس چلدے۔ ایہہ آمریتاں جیہڑیاں ہوندیاں نیں ایہہ چند دن دیاں ہی ہوندیاں نیں۔

کدی کسے دور وچ ایوب خان دا بڑا طوطی بولدا سی تے اج قبر تے کوئی فاتحہ پڑھن والا وی نئیں اے۔ تیری یاد آئی تیرے جانے کے بعد۔ اوہ 7 ممبراں والے قائد دی قبر تے اج وی میلے لگے ہوندے جے۔ کوئی جنرل ضیاء الحق دی قبر تے اج وی نئیں جاندا۔ جا کے ویکھو اوہ عبرت دا نشان بن گئے نیں۔ سب تو وڈی عبرت تے مشرف نال ہو رئی اے اوہ دبئ وچ بیٹھا ہویا اے اوس دے خلاف کوئی بیان دیوے کسی دی کی جرات اے کہ کوئی اوہنوں اینج آکھے کہ مشرف نوں پھڑ کے لے آؤ۔ تسی ایتھے جہیڑیاں عوامی قیادتاں نوں آئے روز چور چور تے ڈاکو ڈاکو کہہ کے کی ثابت کرنا چاہندے جے۔ تہاڈی پارسائی نال اگر کسے نوں روٹی نئیں ملدی تے تہاڈی پارسائی دا کوئی فائدہ نئ۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں زیادہ لمبی بات نہیں کروں گا اور میری کوشش ہو گی کہ میں کوئی ایسی متنازعہ بات بھی نہ کروں جو کہ کسی کی دل آزاری کا باعث بنے۔

جناب سپیکر! میں یہاں صرف یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہاں پر سزاؤں کے حوالے سے بھی بات ہوتی ہے۔ ابھی میرے انتہائی محترم سردار اویس احمد خان لغاری نے بھی سزاؤں کے حوالے سے بات کی اور محترم سید حسن مرتضیٰ بھی سزاؤں اور پکڑ دھکڑ کے حوالے سے بات کر رہے تھے۔

جناب سپیکر! میں آج آپ کی توجہ صرف دو چیزوں کی طرف مبذول کرواؤں گا۔ پہلی چیز یہ ہے کہ میرے خیال میں نا صرف یہ ایوان بلکہ پوری دنیا اس بات کی شاہد ہے جب پانامہ لیکس کا سلسلہ شروع ہوا تو اس وقت حکومت کس کی تھی اس وقت جناب عمران خان کی حکومت تھی، آپ کی اور نہ ہی کسی اور کی حکومت تھی ان کی اپنی حکومت تھی۔

جناب سپیکر! آپ کے اپنے حکومتی دور میں میاں محمد نواز شریف کے خلاف مقدمات بنے۔ آپ کی اپنی حکومت کے دوران ان مقدمات کے فیصلے ہوئے۔ آپ کی اپنی حکومت کے دوران میاں محمد نواز شریف نااہل ہوئے۔ آپ کی اپنی حکومت کے دور میں متبادل وزیر اعظم

آئے۔ آپ کی اپنی حکومت رہی اور میاں محمد نواز شریف کے جانے کے کچھ سال بعد تک آپ کی اپنی حکومت رہی۔

جناب سپیکر! میں صرف آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ جو زیادتی ہوئی تھی اس زیادتی کا ازالہ کس نے کرنا تھا جب آپ اپنی وزارت عظمٰی کے دوران اپنے ساتھ اپنے قائد کے ساتھ ہونے والی زیادتی کا ازالہ نہیں کر سکے تو پھر آج رونا کس بات کا ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو کہ راکٹ سائنس ہو اور نہ ہی یہ کوئی مولانا رومی صاحب کا کوئی قول ہے بلکہ یہ تو ایک عام حقیقت ہے۔ اگر آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی اور آپ کی اپنی حکومت اس کے ایک سال بعد تک رہی۔ آج آپ کے سابق وزیر اعظم محترم شاہد خاقان عباسی انقلاب کی جو باتیں کرتے ہیں وہ ایک سال تک وزیر اعظم رہے۔ ان کے اپنے قائد کو نااہل قرار دیا گیا اور اپنے قائد کو سزا دی گئی اور وہ وزارت عظمٰی کے مزے لیتے رہے۔ میرے بھائیو اس طرح کے کام نہ کریں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے خیال میں بعض اوقات انسان کو کچھ دلیرانہ فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے استدعا کرتا ہوں اور میں دور کی بات نہیں بلکہ کل رات کی بات کرنا چاہتا ہوں کل رات ARY NEWS پر ارشد شریف کا ایک گھنٹے کا پروگرام چل رہا تھا اس ایک گھنٹے کے پروگرام میں، میں کسی ایک شخص کا نام بھی نہیں لوں گا بلکہ صرف آپ کو دعوت دوں گا کہ اس پروگرام کو دیکھیں، اسے سنیں، اس پروگرام میں انہوں نے جو جو الزامات لگائے ہیں، جو جو چارج شیٹ دی ہے بلکہ انہوں نے نیب کی لگائی ہوئی چارج شیٹ کو reproduce کیا ہے۔ آپ ایک چھوٹا سا کام کریں، یہ پنجاب اسمبلی کا ایوان ہے، میں عدالت کی بات ہی نہیں کرتا بلکہ میں تو آپ سے request کرتا ہوں کہ اٹھیں اور ایک قرارداد لے کر آئیں کہ ایک میڈیا ہاؤس نے، ایک اینکر پرسن نے غلط باتیں کیں اور آپ ان کے خلاف sue کریں، آپ ان کے خلاف ہرجانے کا دعویٰ کریں کہ اس نے آپ کی عزت کے خلاف بات کی ہے۔ انہوں نے اپنے پروگرام میں آپ کے خاندان کی خواتین کے نام لئے ہیں جو میں یہاں پر لینا چاہتا ہوں اور نہ ہی لوں گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کو دعوت دیتا ہوں اور یقین کیجئے کہ آپ قرارداد لے کر آئیں حکومتی بنچز اس کی مخالفت نہیں کرے گا بلکہ خاموش بیٹھے گا، آپ کل ہائی کورٹ میں ان کے خلاف sue کریں، آپ انہیں کل ہر جانے کا نوٹس دیں لیکن ذرا آگے تو آکر دیکھیں، ذرا دو قدم تو بڑھیں خالی زبانی کلامی نہیں۔اگر کسی پر الزام لگتا ہے تو اس الزام کو ختم کرنے کے لئے کچھ عملی اقدامات کرنے پڑتے ہیں، مثال کے طور پر اگر آج نیب چارج شیٹ دیتا ہے تو وہ چارج شیٹ یہاں پر صوبائی اسمبلی میں تقریر کرنے سے تو ختم نہیں ہو گی بلکہ وہ چارج شیٹ تو ان سوالوں کے جواب دینے پر ہی ختم ہو گی۔

جناب سپیکر! میں آپ کی سیاسی بصیرت اور سیاسی فیصلوں کو سلام پیش کرتا ہوں، انہوں نے اپنی ریکوزیشن میں categorically طور پر لکھا کہ ہم میاں محمد شہباز شریف کی غیر قانونی گرفتاری پر اجلاس بلانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں صرف ایک عرض کرنا چاہتا ہوں آئیں اس بات کا پہلے فیصلہ کر لیں کہ میاں محمد شہباز شریف کو گرفتار کس نے کیا، کیا انہیں حکومت نے گرفتار کیا اور کیا انہیں جناب عمران خان نے گرفتار کیا؟

معزز ممبران حزب اختلاف: جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میرے بھائی میری بات سن لیں! اگر میں غلط کہہ رہا ہوں تو آپ میرے خلاف تحریک استحقاق لے کر آئیں۔ میاں صاحب نے bail before arrest move کی ہوئی تھی اس پر arguments ہوئے اور انہوں نے عدالت کا فیصلہ آنے سے پہلے اپنی bail before arrest کو withdraw کر لیا اور ان کی petition has been treated as withdrawn اگر میں غلط ہوں تو میں معافی چاہتا ہوں لیکن میں یہ حقیقت بیان کر رہا ہوں۔ ان کی application that has been treated as withdrawn کیونکہ انہوں نے درخواست واپس لے لی اور جب انہوں نے درخواست واپس لی تو انہوں نے گرفتار کرکے انہیں جیل میں بھیج دیا۔

جناب سپیکر! اگر دومنٹ فرض کر لیں کہ نیب نے گرفتار کیا ہے عدالت نے انہیں جیل بھیجا ہے۔ میرے بھائیو! اٹھیں ایک تحریک التوائے کار لے کر آئیں، تحریک استحقاق لے کر آئیں یہ آپ عدالت کے خلاف لے کر آئیں، جس سے آپ کو تکلیف پہنچی ہے جنہوں نے گرفتار کیا ہے ان کے خلاف کچھ لے کر آئیں۔ حکومت کو گالیاں دینے سے تو آپ کا مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ آپ کا مسئلہ تب حل ہونا ہے جب آپ حقائق کو واضح کریں گے اور ان حقائق سے اپنی جان چھڑائیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں سردار اویس احمد خان لغاری نے بات کی کہ یہ میرے ملک کے institution کی بات کرتے ہیں ان کے اشارے most probably کچھ ایڈوائزرز کی طرف تھا کہ وہ institution کی بات کرتے ہیں جبکہ وہ institution ہمارے ہیں۔ سردار اویس احمد خان لغاری! میں آپ کے ان الفاظ پر آپ کو سلام پیش کرتا ہوں کہ آج آپ نے on the floor of the House اپنے ملک کے اداروں کو اپنا ادارہ کہا ہے۔ میں آپ کی اس بات کو appreciate کرتا ہوں میں پھر آپ سے صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم مقابلے کی فضا پیدا نہیں کرنا چاہتے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے ہی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں سے institutions کے خلاف بات شروع ہوئی وہ statements آپ کے سامنے ہیں، وہ پریس کانفرنسز بھی آپ کے سامنے ہیں۔ اس بحث میں بھی نہیں جاتے بلکہ کل میں قرارداد لے کر آتا ہوں کہ یا آپ قرار داد لے کر آئیں، ہم افواج پاکستان کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے قرار داد لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس ملک میں ہونے والے اس سیاسی کھیل سے افواج پاکستان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں امید کرتا ہوں کہ یہ دوست ہمارا ساتھ دیں گے۔ اگر ساتھ نہیں دیں گے تو پھر اگر کوئی ادھر اشارہ کرتا ہے تو سردار اویس احمد خان لغاری اگر آپ یا میں کسی کی طرف اشارہ کریں گے تو جن کی طرف اشارہ ہوتا ہے وہ بھی سمجھ لیتے ہیں اور جو اخبارات میں پڑھتے ہیں یا ٹیلی ویژن پر سنتے ہیں وہ بھی سمجھ لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کو بھی پتا ہے اور مجھے بھی پتا ہے اب اس بات کو ختم کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ آئیں مل کر افواج پاکستان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور commit کرتے ہیں کہ اس ملک کے سیاسی عمل سے افواج پاکستان کا کوئی تعلق نہیں ہے اور ہم افواج پاکستان کا احترام کرتے ہیں۔ آئیں مل کر آگے چلیں۔

خواجہ سلمان رفیق: آگے چلنے دیں گے تو بات بنے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں تو کہہ رہا ہوں کہ ہمت کریں اور آگے چلیں، بیٹھ کر بات کرنے سے بات نہیں بنے گی بلکہ عمل سے بات بنتی ہے پھر سردار اویس احمد خان لغاری نے مولانا رومی کے حوالے سے بات کی تو میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا قائد ایک پڑھا لکھا آدمی ہے، اسے رومی کا بھی پتا ہے، اسے شمس تبریز کا بھی پتا ہے اور اسے عالمی سیاست کا بھی پتا ہے۔ میری بات سُن لیں! آپ نے مولانا رومی کو quote کیا ہے اب میں مولانا رومی کو quote کرنے لگا ہوں کہ مولانا رومی کی ہی یہ quotation ہے کہ آپ دروازے پر دستک دیتے رہیں آپ کو جواب ضرور ملے گا۔ یہ جو ہمارا قائد چور چور کہتا ہے یہ اس لئے کہتا ہے کہ ایک دن چور چور ثابت ہو جائے گا، وہ اس لئے بار بار کہہ رہا ہے۔ آپ نے مولانا رومی کو quote کیا تو میں نے بھی انہیں quote کر دیا ہے اور یہ مولانا رومی کی ہی quotation ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سردار اویس احمد خان لغاری کی ایک بات سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں کہ بہت سارے لوگوں نے بہت سارے سیاسی کارکنوں نے ایک بات کا تہیہ کیا ہوا ہے اور میرے خیال میں آپ نے اس ملک کی اکثریتی عوام کے دل کی بات کی ہے کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے، ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف ایک مثال دے کر اپنی بات ختم کرنا چاہوں گا اگر سوموار کو تقاریر ہوں گی تو انشاءاللہ پھر بات کر لیں گے لیکن میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آج پاکستان تحریک انصاف کی حکومت اور پاکستان تحریک انصاف کی قیادت اس لئے strive کر رہی ہے کہ ہم اپنے معاشی حالات کو ٹھیک کریں تو یہاں ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم یہ بھی دیکھیں کہ ہمارے معاشی

حالات خراب کیوں ہوئے، کیسے خراب ہوئے؟ یہ کوئی ایک دو دن کی بات نہیں ہے۔ہم مرکز کی بات نہیں کرتے بلکہ ہم اپنے صوبے کی بات کرتے ہیں، ہم جناب پرویز الٰہی کو گواہ بنا کر بات کرتے ہیں، اگر میں غلط ہوں تو سزا کا واجب ہوں۔ جناب پرویز الٰہی اسی صوبے کو 100 ۔ارب surplus چھوڑ کر گئے تھے اگر میں غلط کہہ رہا ہوں تو معافی مانگ لوں گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ 100 ۔ارب surplus چھوڑ کر گئے تھے لیکن میرے بھائیو جب آپ چھوڑ کر گئے تو 56۔ارب روپے کے چیک dishonor ہوئے ہوئے ہمیں دے کر گئے۔

جناب سپیکر! اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ جہاں پر اقتصادی حالات یہ ہوں کہ حکومت کے dishonor چیک کسی حکومت کو دے دیئے جائیں تو پھر اس سے اس بات کی توقع کی جائے کہ روٹی سستی ہو، آٹا سستا ہو، فلاں چیز سستی، فلاں چیز بھی سستی ہو تو اس کے لئے وقت لگتا ہے، صوبہ 1100 ۔ارب روپے کا مقروض تھا اس سے نکلنے کے لئے ٹائم لگتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ آج کی باتیں نہیں ہیں، میں پھر یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ چلیں کسی وقت سیاسی حصار میں سے نکل کر اس صوبے کی بہتری کی بات کر لیں، ہم مل بیٹھ کر way forward کی بات کر لیتے ہیں۔ سردار اویس احمد خان لغاری نے فرمایا کہ ہم نے حکومت کی طرف ہاتھ بڑھایا اس پر ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! آج میں حکومتی بنچز کی طرف سے آپ سے request کرتا ہوں کہ آئیں مل کر اس صوبے کی بہتری کے لئے way forward کی بات کرتے ہیں۔ آج اس صوبے میں ایک بہتر economic environment create کرنے کے لئے ہم آپس میں مل کر چلتے ہیں۔ سپیکر صاحب نے حکم دیا تھا کہ حقائق کے برعکس کوئی بات نہیں کرنی اور کسی کی دل آزاری نہیں کرنی۔ میں نے اپنی اس commitment کو پورا کرتے ہوئے صرف اور صرف وہی بات کی ہے جو تاریخی حقائق ہیں۔اگر میں نے کچھ غلط کہا ہے تو اس کے لئے بھی معذرت خواہ ہوں اور اگر کسی میرے بھائی یا بہن کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں اس کے لئے بھی معذرت خواہ ہوں۔

جناب سپیکر! میں ایک مرتبہ پھر یہ گزارش کرتا ہوں کہ آئیں اداروں کا احترام سیکھیں، افواج پاکستان یا عدلیہ سب اداروں کا احترام کیا جائے کیونکہ اداروں کا احترام ہم سب پر لازم ہے۔ آئیں اس commitment کو پورا کریں۔

جناب سپیکر! میں ایک مرتبہ پھر یہ کہوں گا کہ خالی زبانی کلامی باتیں کرنا کافی نہیں بلکہ عملی طور پر ایسا کرنا ہو گا اگر آپ کہتے ہیں تو ہم افواج پاکستان اور عدلیہ کے حق میں قرارداد لے کر آتے ہیں۔ ہمارے جو بھائی اداروں کی تکریم کی بات کرتے ہیں ہم ان کو most welcome کہتے ہیں اور ہم ان کا ساتھ دیں گے۔ خُدا کے لئے ہمیں اپنے ذاتی مفادات کی خاطر اداروں کو کبھی تنقید کا نشانہ نہیں بنانا چاہئے اور ہمیں اشارتاً، کنارتاً بھی اس قسم کی بات نہیں کرنی چاہئے۔ بہت شکریہ

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں ایک clarification کرنی چاہتا ہوں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! مجھے ایک منٹ بات کرنے کی اجازت دی جائے کیونکہ میں نے ایک انتہائی اہم بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! سوموار والے دن لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنے کے لئے سب سے پہلے آپ کو فلور دیا جائے گا اور آپ پوری تسلی سے بات کر لیجئے گا۔ جناب محمد الیاس! آپ بھی سوموار کو بات کر لیجئے گا۔

آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 12۔اکتوبر 2020 بوقت 2:00 بجے دوپہر تک ملتوی کیا جاتا ہے۔